SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, December 07, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at quarter to five in the evening with Mr. Acting Chairman (Mr .Khalil-ur- Rehman) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

والذین یجتنبون کبٰئر الاثم و الفواحش و اذاما غضبوا ھم یغفرون-
والذین استجابوا لربہم و اقاموا الصلوۃ و امرھم شوریٰ بینہم و مما
رزقنھم ینفقون- والذین اذا اصابھم البغی ھم ینتصرون- وہ جزؤا سیئۃ
سیئۃ مثلھا فمن عفا و اصلح فاجرہ علی اللہ انہ لایحب الظلمین-

(ترجمہ) اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم (و تعدی) ہو تو

(مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں۔اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے۔ مگر جو درگزرکرے اور (معاملےکو) درست کر دے تو اس کا بدلہ خدا کے ذمے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(سورۃ الشوریٰ آیات 37 تا 40)

جناب قائم مقام چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ Dr. Sahib, I notice with great dismay that none of the concerned Ministers is here who are in the questions. Are you representing somebody? آپ کا اپنا ہے ۔ باقی کہاں ہیں؟ It is going to be dead sort of session. Nobody is here and this is despite the fact that I have sent various messages to the Prime Minister آپ کو بھی میں نے کہا تھا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: وہاں پر ایکنک کی میٹنگ ہو رہی ہے but they should have made their time good to come here. اس کا جواب Chief Whip دے گا۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! آپ نے جب کل announce کیا اس وقت جتنے لوگ موجود تھے اس سے زیادہ لوگ یہاں پر موجود ہیں لیکن جب آپ بعد میں announce کرتے ہیں سوا چار بجے ------

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں جی time کی بات نہیں ہے ۔ ہم تو Ministers کی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: آپ کام شروع کریں ۔ Minister for Parliamentary Affairs موجود ہیں ۔ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں ہے۔ ہمارے قائد ایوان موجود ہیں۔ ٹھیک ہے آپ شروع کریں۔

Mr. Acting Chairman: Buledi Sahib, please sit down. Q. No. 3, Mr. Sanaullah Baloch. Answer taken as read.

(Questions Nos. 3, 8, 15 and 27 were originally set down for answering on 26th November, 2004, but were deferred)

3. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 2-11-04 at 1.35 p. m.)*

Will the Minister for Industries, Production and Special Initiatives be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to lift ban on the import of re-conditioned vehicles; and

(b) the steps proposed to be taken to bring down prices of the locally manufactured vehicles?

Mr. Jahangir Khan Tareen: (a) There is no proposal under consideration of the Government to lift ban on the import of re-conditioned vehicles.

As per existing policy of the Government, commercial import of reconditioned/used vehicles is not allowed. However, the Government has provided the facility to import used vehicles under different schemes *i.e.* Personal Baggage, Transfer of Residence and Gift Schemes to the Pakistanis working abroad under the Import Policy Order.

(b) The Government taking cognisance of the issues of prices of locally manufactured vehicles have taken a number of steps to bring down their prices. These includes:

(i) Downward revision of custom duty on import of cars of all engine capacities to create an atmosphere of competition and better choice for the consumers.

ii. Sale of locally manufacturers vehicles except motorcycles and tractors to the holder of NTN.

However the steps taken by the government could not achieve the desired results due to the fact that the auto industry is entirely in the private sector and working in a competitive environment. Government is exerting for increased volumes, reduced delivery times and may take more steps if correction does not take place.

Mr. Chairman: Any supplementary.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: جناب! آپ کو یاد ہوگا کہ گزشتہ ایک اجلاس میں محترم جہانگیر خان ترین صاحب وفاقی وزیر برائے، صنعت و پیداوار سے میں نے سوال کیا تھا کہ پاکستان میں اس وقت کاروں کی demand اور delivery پوری نہیں ہو رہی - پاکستان کے کئی ایسے شہری ہیں جو گاڑی رکھنے کی خواہش رکھتے ہیں اور ہمارے ہاں جو بھی موجودہ production ہے وہ اس demand کو پورا نہیں کر رہی۔ دنیا میں کہیں بھی کوئی ایسا ملک نہیں جہاں پر re-conditioned گاڑیوں کی اجازت نہ ہو even ہمارا مائی باپ جو کہ امریکہ ہے' USA ہے

Mr. Acting Chairman: Please some semblance of order here amongst the front rows.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: جناب! میں کہہ رہا تھا کہ جو ہمارا مائی باپ امریکہ ہے وہاں پر بھی re-conditioned گاڑیوں کی import پر پابندی نہیں ہے - میں نے یہ سوال پچھلی دفعہ اٹھایا اور انہوں نے اس کے جواب میں دیا ہے کہ حکومت مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں کرسکی - یہاں پر ایک جگہ لکھا ہے کہ گاڑیوں کی قیمتوں میں کمی کی کوششیں کی جارہی ہیں لیکن گزشتہ ہفتے auto industry نے گاڑیاں بنانے والی کمپنیوں نے خاص کر TOYOTA نے---

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں! تقریر تو نہ کریں - اس کے اوپر ضمنی سوال پوچھیں -

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: تقریر نہیں کر رہا- میں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے جواب غلط دیا ہے- گاڑیوں کی قیمتوں میں پچاس ہزار روپے فی گاڑی increase ہوئی ہے - میں حکومت

سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ پاکستان کے انسانوں کو ایک چار پہیے والی گاڑی سے کیوں محروم رکھنا چاہتی ہے ۔ چند صنعت کاروں کو فائدہ دینے کے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں بھائی ' کیوں محروم رکھنا چاہتے ہیں ۔ کون جواب دے گا اس کا ۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: یہ سارے خود محروم ہیں جناب۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Raza, I have noted, sit down, I have spoken, I have told every one.

آپ جواب دینے کو تیار ہیں ؟ Please جواب دیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب والا! بات یہ ہے کہ ہماری home industry کو live رکھنے کے لیے 'اس کو بڑھانے کے لیے یہ ضروری ہے۔ اگر اس طریقے سے re-conditioned کاروں کی پالیسی revise ہو جائے اور import کی اجازت ہو جائے تو جو یہاں industry قائم ہوئی ہے اس کو اتنا set back ہوگا کہ وہ فیکٹری انہیں بند کرنی پڑے گی۔ اسی طرح جو ملک میں foreign investment ہوئی ہے اور یہاں پر فیکٹریاں لگائی گئی ہیں اور کمپنیاں آئی ہیں تو وہ کام بند کردیں گی ۔ درمیان میں ایک period آئے گا کہ ہماری اپنی industry بیٹھ جائے گی اور اس طریقہ کار سے نہ foreign exchange نہیں آئے گا ۔ اس لیے اس کی چھوٹ دی گئی ہے ۔ معزز رکن نے اگر یہ پڑھا ہوتا یہاں پر government policy میں کہ آپ gift کی صورت میں منگوا سکتے ہیں' دوسری حالتیں بھی ہیں جو ہماری Downward revision of customs duty on import of cars taxation ن structural policy ہے اس میں بہت ساری چھوٹ دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ہے sale of locally manufactured vehicles except motorcycles and tractors وغیرہ' جس کا national Income tax کا کارڈ ہو وہ منگوا سکتے ہیں۔ تو اس طریقہ کار سے بہت سی steps لیے گئے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں' یہ بات سچی ہے کہ شروع

میں 8 سال پہلے یہاں پر black ہو رہی تھی' 150,000 per car of Toyota Corolla was now that has come down. اور وہ black ہو رہی تھی ext. charged

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! منسٹر صاحب آ گئے ہیں۔ I think وہ صحیح جواب دیں گے۔ آپ کا جواب صحیح نہیں تھا' وہ زیادہ صحیح جواب دیں گے۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: جناب! میں دوبارہ سوال کر لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ وہ question repeat کر دیں۔ صرف سوال' don't give the speech.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: نہیں جناب! منسٹر صاحب کے علم میں لانا ہے۔ جب وہ ہمارے علم میں اضافہ کرتے ہیں بحیثیت۔۔۔۔

Mr. Acting Chairman: It is not my time, it is your time, it is one hour, if you want to waste it like this, it is your job.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: Thank you sir. محترم جہانگیر ترین صاحب تشریف رکھتے ہیں ان کو یاد ہو گا کہ ایک گزشتہ اجلاس میں یہ question defer ہوا تھا' اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے یہ کہا تھا کہ پاکستان میں جو بھی آپ کی auto industry ہے اس کی delivery اور demand پوری نہیں ہو رہی' پاکستان کے بہت سے شریف النفس شہری آپ کی پالیسیوں کی وجہ سے گاڑیوں کی سہولت سے محروم ہیں۔ آپ مجھے figures میں صرف یہ بتا سکتے ہیں کہ موجودہ کمپنیوں سے آپ کو کتنی رقم ٹیکس کی مد میں حاصل ہو رہی ہے اور اگر reconditioned cars allow کریں تو کتنے لوگ آپ کو taxes دیں گے۔ آپ مجھے یہ difference بتائیں۔

جناب! یہ سوال دو حصوں پر مشتمل ہے' ہم نے کہا تھا کہ گاڑیوں کی قیمتوں میں کمی کے لیے کیا اقدامات ہیں' انہوں نے کہا کہ جی اقدامات کئے جا رہے ہیں لیکن گزشتہ دنوں Toyota Company نے اپنی گاڑیوں میں 50 ہزار روپے کا اضافہ کر دیا ہے۔ لہذا آپ کیوں چند صنعتکاروں کو تحفظ دینے کے لیے پاکستان کے غریب انسانوں کو چار پہیوں والی گاڑی سے

محروم رکھنا چاہتے ہیں؟ آیا یہ حکومت یہی پالیسی pursue کرنا چاہتی ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: بس بہت ہو گیا۔ جی منسٹر صاحب بولیں۔

جناب جہانگیر خان ترین (وفاقی وزیر برائے صنعت و پیداوار): شکریہ چیئرمین صاحب۔ جناب! یہ جو گاڑیوں کا issue ہے، واقعی جب یہ نئی Cabinet بنی تھی تو یہ سوال بلوچ صاحب کی طرف سے آیا تھا۔ اس میں بہت کوشش کی گئی۔ میں پورے سینیٹ کو یقین دلاتا ہوں کہ پہلے own money کا سلسلہ تھا اس میں ہم نے کافی changes کی ہیں، جس میں ایک نمایاں change یہ تھی کہ ایک NTN نمبر پر ایک سے زیادہ booking نہ ہو۔ اس کے بعد پھر ہم نے through computer checking بھی کی کہ ایک NTN نمبر جو ایک province میں book ہوتا تھا اسی پر دوسرے province میں بھی جا کر book ہو جاتا تھا۔ یہ سارا کچھ کیا گیا اور حالات کچھ بہتر ہوئے اور گاڑیوں کی own money کچھ کم ہوئی لیکن جو basic problem ہے وہ excess demand کی ہے there has been sudden demand because ایک تو economy grow کر رہی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ نئی commercial banking میں حکومت کی پالیسی کی وجہ سے ایک اچھی increase شروع ہو گئی ہے، more banks are leasing cars, more banks are giving cars and loans اس کی وجہ سے سپلائی کی جو demand بڑھ گئی ہے، اس کو پوری طرح سے meet نہیں کر سکتے۔ اسی کو دیکھتے ہوئے پچھلے بجٹ میں اس حکومت نے گاڑیوں کی جو import duties تھیں اس میں substantial reduction کی تھی جس کی وجہ سے completely built up units کی تعداد جو پہلے آتی تھی اس سے بڑھ گئی ہے یعنی کہ supply بڑھ گئی ہے۔ میں example دوں گا کہ Mitsubishi ایک Japanese car ہے جو کہ built up unit پاکستان میں نہیں آتی تھی۔ اب باقاعدہ dealership ہے، گاڑیاں آنی شروع ہو گئی ہیں، اس سال تقریباً 8 ہزار گاڑیاں آئیں گی۔ اس کے علاوہ bags کے rules میں، gift کے rules میں بھی changes کی گئی تھیں hoping کہ supply اتنی بڑھ جائے گی مگر ابھی تک supply اتنی نہیں بڑھ سکی جتنی کہ demand بڑھ گئی ہے۔ Therefore the problem still exists.

اب issue یہ آ جاتا ہے کہ حکومت کیا کرے۔ ایک need ہے' یہ problem solve ہو سکتا ہے' آپ اگر reconditioned گاڑیوں کی import completely کھول دیں تو short term میں taxes بھی شاید زیادہ آ جائیں گے لیکن import duties آئیں گی۔ کیا ہم صرف یہاں پر تین مہینے اور چھ مہینے کی policies بنانے کے لیے بیٹھے ہیں' ہم ایک long term vision کے ساتھ کام کر رہے ہیں جس میں maximum گاڑیوں کی production پاکستان میں ہونی چاہیے' vendors کی development ہونی چاہیے تاکہ اس ملک کا جو سب سے بڑا مسئلہ ہے' وہ job creation کا ہے۔ ایسی policy follow کی جائے جس میں ہم یہ نہ دیکھیں کہ اگلے چھ مہینوں میں ہمیں taxes میں روپے آ جائیں گے' اگر ہم گاڑیوں کی import کھول دیں گے but آپ یہ دیکھیں کہ ملک میں investment آنی چاہیے' ملک میں نوکریاں create ہونی چاہییں' vendor industry کی بہتری ہونی چاہیے۔ اس سلسلے میں بہت سی کارروائی ہو رہی ہے اور کچھ اچھی خبریں یہ بھی ہیں کہ جو Honda Civic, Honda City manufacturer ہیں تو ان کی production اس مہینے they are adding another shift of production کہ اس Honda گاڑی and we hope ہو جائے گی at the end of the month double کے delivery times substantially ہو جائیں گے in the next three to four months. تو ہم یہ ایک effort کر رہے ہیں' کوئی ایسا this is admittedly a difficult time ہے نہیں immediate solution but the Government is doing whatever it can to follow the long term policy and we are negotiating with existing companies اور ہم یہ بھی effort کر رہے ہیں کہ companies بھی ملک میں آ کر plants لگائیں تاکہ supply بڑھے اور competition میں قیمتیں کم ہوں۔ اب آپ نے قیمتوں کی بات کی تھی as you know that جو regulatory economy concept تھا' وہ اب نہیں ہے' یہ free market forestall پر operate کرتے ہیں even then ہم کوشش کرتے ہیں کہ companies کے ساتھ رابطہ رکھیں تاکہ ان کی prices کو وہ unreasonably increase نہ کر سکیں۔ But we have to understand, market forces are operative forestall on the price of steel, as you are aware in the last six آج ہی ایک سوال ہے

months to a year because of the huge demand of China's growing economy, steel prices and commodity prices in the entire world have increased اس کا اثر ہمارے اوپر بھی پڑے گا۔ اسی طرح سے dollar, we read in the newspapers everyday is being devalued against all other currencies. اس کا result یہ ہے کہ Yen ہمارے کے rupee against significantly appreciate کر گیا in the last six months, based on these, they have increased prices. I think, we have to be reasonable کہ اگر free market میں reasonable cost push کی وجہ سے prices increase کی جاتی ہیں تو ہم اس پر کوئی فوری طور پر action نہیں لے سکتے۔ Thank you.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Akram sahib.

Senator Muhammad Akram Wali: . . . . is on industry and production is working closely with the Ministry to address this very genuine problem and as the Minister has highlighted that there are serious issues that the general public is confronted with and at the same time, as the Standing Committee, I can say this with full confidence that a lot of initiatives have actually been and genuinely been taken to address the issues but the issues are very serious.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ سوال پوچھیں۔

Senator Muhammad Akram Wali: Therefore, I want to assure to the floor that you are working with the Ministry to address these issues and there are steps being taken like the depreciation in the duty reductions have helped quite a bit.

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ آپ کا سوال نہیں ہے۔ ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار جناب چیئرمین صاحب! unfortunately سوال کچھ تھا اور

the کہ I would like to bring to the attention of the Minister ' جواب کچھ ہے

Minister --- کہ جواب دے رہے ہیں کہ quesiton was about reconditioned vehicles

صاحب کے آنے سے پہلے کہ another honourable Minister also tried to explain

used vehicles under different schemes are allowed to be imported, personal baggage, transfer of residence Sir, two things are completely separate either they do not understand what is reconditioned import policy is what is used vehicles under those that they are totally two different subjects and it is totally inappropriate reply No.1. Sir, No.2 here they have indentified certain steps and I would just like to read for your information sir, the answer says, the Government is exerting for increased volumes, reduced delivery times and may take more steps.

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی اذان کی آواز سنائی دی)

Mr. Acting Chairman: Would the House like to adjourn for the "*Maghrib*" Prayers or we continue, what is the sense? Alright, the House is adjourned to meet here exactly in 20 minutes that is 5.27 p.m. I shall be sitting here, it is Question Hour and I will start. Thank you.

(The House was then adjourned for "Maghrib" prayers to meet again after 20 minutes)

[The House was re-assembled after "Maghrib" prayers at 5.27 P.M. with Acting Chairman (Mr. Khalil-ur-Rehman) in the Chair.]

Mr. Acting Chairman: Where is Sanaullah?

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! میں سوال کر رہا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ہاں! آپ نے پورا کیا تھا سوال؟

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: نہیں جی اذان ہوگئی تھی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ہاں اذان والا سوال ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میں گزارش کر رہا تھا کہ جو سوال ہے اسی کا جواب ہونا چاہیے irrelevant چیز نہیں ہونی چاہیے۔ سوال was very clear کہ used vehicles under different اب ہمیں بتایا جا رہا ہے کہ reconditioned vehicles schemes are allowed, infact reconditioned vehicles and used vehicles are different sir, reconditioned are banned and I think the reply must be very the steps کے بارے میں کہا کہ prices جو categorical that it is banned. Secondly has replied, تو جناب معزز منسٹر proposed to be taken to bring down prices the government is exerting for increased volume, reduced delivery time and take more steps if correction does not take place. Sir, everybody knows اور یہ جو انہوں نے فرمایا کہ جی وہ local industry کو protection دے رہے ہیں the کہ Sir, it is very clear انہوں نے بتائے various scenarios اور پھر administrative action by the government is always necessary in this set At the same, they are already working on the ۔ بڑھ رہی ہے capacity تو نہ up ٹھیک ہے اگر یہ چاہتے ہیں کہ جی full capacity, so اس لیے on a longer basis import نہیں کر رہے کہ local industry sick نہ ہو، تو کم از کم یہ تو ensure کریں کہ اس کی black market نہ ہو، اس کی جتنی quantity ہے وہ وقت پر ملے۔ Why people are paying premium. You can buy the car next day in the open market you know the industry جناب! میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کو چاہیے کہ bookings have been sold.

والوں کو بلائیں اور they can try to convince them پھر ایسے administrative measures, I am not going..

Mr. Acting Chairman: So, what is the question?

Senator Muhammad Ishaq Dar: The question No. 1 reconditioned.

کا جواب دیں بلکہ آپ ان کو direction دیں کہ جی the reply must be the categorical recondition is اور جواب یہ ہو کہ under this ہے کہ نہیں ہے recondition allowed steps میری گزارش یہ ہے کہ یہ کیا still not allowed, I know the policy. Second reality is that, جناب! یہ may takes action will be..... لے رہے ہیں؟ یہ کہنا کہ جی the public is suffering.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ترین صاحب! آپ جواب دے دیں۔

جناب جہانگیر خان ترین: جناب! میں reconditioned اور used car کی بات کر رہا ہوں کہ this is the matter of semantic used and reconditioned cars but obviously used cars which have been reconditioned یہ ایک semantic مسئلہ ہے but import of used cars, the reconditioned cars are not allowed in the current policy. Some can come in the gift scheme جس میں کچھ تھوڑی سی بہتری ہوئی ہے اور گاڑیاں آئی ہیں۔ جہاں تک پالیسی ہے of talking, in carrying investment in the country, the Ministry of Industries has been cognizante کئی meetings ہوئی ہیں اور as the result of those meetings ایک تو Honda کی president of Toyota is visiting Pakistan in دوسرا second shift شروع ہو رہی ہے capacity double کی existing plant کے یہاں ہماری effort یہ ہے کہ نہ صرف March. Pakistan should be used as the base of کی جائے بلکہ ہماری effort یہ ہے کہ production for export in the region. تو اس میں کافی major issues ہیں۔ اگر ہم اس

میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ Toyota اپنا ایک base بنا لیتی ہے تو پھر hundreds of millions of dollars کی investment آئے گی and you will be exporting cars to Central Asia and cases like that. تو

let me assure the House that the Ministry is making its best possible efforts and we will continue to make them and we will increase them after the comment of Mr. Ishaq Dar here and we will immediately again call a meeting of the Automobile Association and convince them to do whatever they have to do much faster and we will continue to make our efforts

تا کہ premium کم ہو جائے یا پھر reduce ہو جائے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Tanvir Khalid Sahiba. Actually there should be three supplementaries but it's a hot issue. So, I am letting some extra questions.

جی تنویر خالد صاحبہ! اپنا مائیک آن کریں۔

سینیٹر تنویر خالد: جو ہمارے ملک کے Industrialists ہیں کیا وہ اس industry کی طرف پیش قدمی نہیں کرتے ہیں دلچسپی کے ساتھ اور جیسے کہ پڑوسی ملک میں چھوٹی سی کار اپنے ہی ملک میں بنتی ہے and it's very popular there. تو ہمارے ہاں کیا رکاوٹ ہے کہ ہم ایسی popular car نہیں بنا سکتے اور لوگ کیوں نہیں استعمال کرتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ تو بالکل نیا سوال ہوگیا This is not relating to the question. Thank you very much. اسفند یار صاحب! آپ نے ہاتھ اٹھایا تھا بڑی دیر ہوئی۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا: میں نے ہاتھ اٹھایا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں جی just a second, I am coming, one from here and one from there. Please wait for your turn.

سینیٹر اسفند یار ولی: چلیں، ان کو بول لینے دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا: جناب چیئرمین! میں نے سب سے پہلے ہاتھ اٹھایا تھا یہ بہت بعد میں آئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، نہیں، میں ایک ادھر سے لے رہا ہوں اور ایک ادھر سے لے رہا ہوں۔ چار آدمی میرے پاس گھر میں آئے تھے وہاں مجھے انہوں نے کہا تھا۔ کیا میں یہ بھی کہہ دوں آپ کو؟ اچھا بولیں۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا: میں تمام باتوں کے ساتھ agree کرتی ہوں کہ cost pushed economy ہے، اس کی قیمت بڑھ گئی ہے، demand زیادہ ہے because پیسے آگئے ہیں economy کی وجہ سے یا قرضوں کی وجہ سے پیسے آگئے ہیں لیکن یہ تو کوئی اس کا جواب نہ ہوا اس لیے کہ ہمیں کاریں چاہیں، ہمیں لوگوں کی بہتری چاہیے۔ جہاں سے بھی وہ پیسے لاتے ہیں اگر لا کے وہ کار خریدنا چاہتے ہیں transportation is a big problem تو اس کے لیے یہ کہہ دینا، کچھ عرصے کے لیے یہ reconditioneds cars کھول دیں۔ ہم یہ نہیں کر سکتے کہ reconditioneds cars بالکل open کردیں because ہماری economy.....

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال پوچھیں نا۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا: جی سوال یہ ہے کہ re-conditioned کاریں کیوں نہیں کچھ عرصے کے لیے کھولتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: کیوں نہیں کچھ عرصے کے لیے کھول سکتے؟ جواب دیں گے آپ؟

جناب جہانگیر خان ترین: میں نے شروع میں یہ عرض کی تھی کہ ایک short term gain کے لیے ہم long term نقصان اس ملک کا، economy کا اور job creation کا نہیں کرنا چاہتے اگر اس issue کو solve کرنا ہے but I am saying is that this issue cannot be solved in short term but اگلے تین چار یا پانچ مہینے یہ problem اسی طرح رہا اور Automobile Association اور جو assemblers اور manufacturers

ہیں ان کی طرف سے کوئی خاطر خواہ change نہ ہوئی تو ہم اگلے بجٹ میں serious قسم کی changes کریں گے تا کہ supply کو مزید بڑھایا جائے اور یہ issue resolve ہو۔

Mr. Acting Chairman: Asfand Sahib, do you want to ask a question because you raised your hand long time before?

سینیٹر اسفند یار ولی: میں نے یہ پوچھنا ہے جناب چیئرمین! کہ کافی عرصہ ہوا ٹیلی ویژن پر اور اخبارات میں رپورٹ آئی کہ کیبنٹ نے ایک کمیٹی بنائی and this will be going in to the details of this issue. آیا اس کمیٹی نے کچھ کام کیا یا نہیں کیا۔ اس کی رپورٹ آپ کے پاس آئی یا نہیں آئی یا وہ کمیٹی سرے سے بنی ہی نہیں، کام ہی نہیں کیا that was my question.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وہ کمیٹی بنی، نہیں بنی، کام کیا یا نہیں کیا؟

جناب جہانگیر خان ترین: یہ کمیٹی بنی تھی پچھلی کیبنٹ کے ہوتے ہوئے اور اس کمیٹی نے اس issue کو اسی طرح handle کرنے کی کوشش کی تھی۔ان کی بھی یہی رپورٹ تھی کہ short term benefit کے لیے long term gains کو sacrifice نہیں کرنا چاہیے اور اب ہم اسی رپورٹ کو لے کر زیادہ aggressively implement کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور میں یہ بھی بتا دوں کہ سوزوکی موٹرز have just applied to buy one hundred acres of land, additional land, next as a factory کیونکہ وہ اپنی capacity double کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی ایک اچھی بات ہے۔اس بات پر ہمیں خوش ہونا چاہیے کہ ہماری economy میں investment آ رہی ہے اور اس کے علاوہ ہم کئی اور چیزیں بھی کر رہے ہیں۔ Engineering Development Board ایک organization ہے جو سب dilate policy کو monitor کرتی ہے اور handle کرتی ہے۔ Engineering Development Board کو بھی ہم revamp کر رہے ہیں اور اس میں ہم fresh blood inject کر رہے ہیں تا کہ پورے auto sector اور engineering sector کی بہتری ہو سکے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Mr. Mohim Khan.

سینیٹر مہیم خان بلوچ: جناب والا! بات reconditioned گاڑیوں کی ہو رہی ہے اور ہمارے فاضل دوستوں کی طرف سے بھی یہی بات سامنے آ رہی ہے۔ تاہم فی الحال گورنمنٹ کی پالیسی یہی ہے کہ ہم گاڑیاں import نہیں کریں گے کیونکہ اس سے local vehicle manufacturing industry پر اثر پڑے گا۔ میں اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ اپنی local industry کا دفاع کرنا چاہیے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ India and China ہمارے border سے ملتے ہیں، وہاں 800CC and 1000CC گاڑیوں کی قیمت ایک لاکھ روپے ہے جو وہاں بنتی ہیں۔ یہاں اور وہاں کی technology ایک ہے لیکن وہاں قیمت ایک لاکھ روپے بنتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مہیم خان صاحب! آپ دیکھیں کہ سوال اور ہے۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ: میں عرض کرتا ہوں، بات اس طرف آتی ہے۔

Mr. Acting Chairman: It does not relate to that question.

سینیٹر مہیم خان بلوچ: جب ہم اس بات کا دفاع کرتے ہیں کہ ہماری local manufacturing industry متاثر ہوتی ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کی prices میں اتنا difference کیوں ہے؟ دوسری بات ہے کہ Honda and Toyota company کے حوالے سے ہماری ایک پالیسی ہے کہ عوام advance booking کروائیں۔ عوام نے چھ ماہ advance booking کروائی۔ اس طرح سے ان کے پاس کروڑوں روپے جمع ہو گئے ہیں لیکن چھ ماہ کی بجائے دو سال ہو گئے ہیں اور انہیں order کے مطابق گاڑیاں نہیں ملی ہیں۔ اگر آپ ڈیڑھ، دو لاکھ روپے اضافی دے دیں تو پھر آپ اسی وقت local market سے جا کر خرید سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بہت شکریہ۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ: جناب والا! ایسا کیوں ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں! یہ ایک بڑا burning issue ہے۔ آپ ذرا اس کا جواب دے دیں حالانکہ it does not relate to the question.

جناب جہانگیر خان ترین: میں جناب والا! اس burning issue کا چوتھی بار جواب دے رہا ہوں اور اب بھی حاضر ہوں۔ جناب والا! انہوں نے ایک issue یہ raise کیا ہے کہ انڈیا میں گاڑیاں سستی ہوتی ہیں جو کہ ہمارا neighbouring country ہے ۔ بالکل yes, ایسا ہے there is a basic- difference in the economy of India and Pakistan. انڈیا کا engineering sector ہم سے زیادہ developed ہے۔ اس لیے آپ یہ بھی پڑھتے ہوں گے کہ انڈیا کی bicycle بھی پاکستان سے سستی ہے ۔ یہ differences economy میں ہوتے ہیں۔ انہوں نے engineering sector کو زیادہ push کیا تھا اور ان کی local manufacturing in engineering is much more than Pakistan. اس چیز کو ہم redress کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ جیسے میں نے عرض کیا کہ ہم Engineering Development Board کو بھی revamp کر رہے ہیں اور اس کو upsize کر رہے ہیں اور صرف اسی کام کے لیے کر رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ ہم بہت سی اور چیزیں بھی کر رہے ہیں جو میں کسی اور موقع پر عرض کروں گا مگر جہاں تک own money کا تعلق ہے ، میں نے اس کے بارے میں آپ کو پہلے بھی عرض کر دیا تھا کہ یہ ہے our and we are trying best کہ اسے ختم کیا جائے ۔ انشاء اللہ

in a very short period of time, it will be improved.

Mr. Acting Chairman: Abdullah Riar Sahib, last two questions and then I will not take any more question after that.

Senator Dr. Abdullah Riar: Thank you Mr. Chairman. I would like to request the honourable Minister to answer the fifth time on my simple question and that is sir, what steps have been taken to force the manufacturing cartel to undertake specific measures in the vehicle manufacturing to attend the emission control and environment friendly vehicles production.

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ تو بالکل نیا سوال ہے - This is a new question. Put it up. It is a good question. آپ بولیں۔

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری: جناب والا! Engineering Development Board کی بات ہو رہی ہے۔ جو گاڑیوں کا مافیا ہے، انہوں نے Engineering Development Board پر قبضہ کیا ہوا ہے by hook and by crook ان کو انہوں نے خریدا ہوا ہے۔ یہ صرف انہی کے تابع رہ کر کام کرتے ہیں۔ ہمارا Engineering Development Board اس بات کو monitor نہیں کر رہا ہے کہ last time کتنے accidents Toyota Company کی وجہ سے ہوئے ہیں اور ان کی breaks کتنی ناقص ہیں۔ وہ ایک piece جو شاید 80,000 روپے کا ہے، وہ اس میں نہیں ڈال رہے ہیں۔ Engineering Development Board والوں کی اس طرف توجہ نہیں جاتی ہے۔ Engineering Development Board والوں کی توجہ صرف اس بات کی طرف جاتی ہے اور وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہماری economy disturb ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بھائی! سوال کیا ہے۔ آپ سوال پوچھیں۔

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری: سوال یہ ہے کہ Engineering Development Board کیا کر رہا ہے اور اس نے اس معاملے میں ابھی تک کیا رپورٹ دی ہے اور جو deaths ہوئی ہیں، ان کی کیا وجوہات تھیں؟

Mr. Acting Chairman: It does not relate to this question.

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری: جناب والا! اس سے متعلق ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اگر ہے تو آپ اس کے لیے ایک question دے دیں اور وہ اس کا جواب دے دیں گے۔ سانکزئی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی: میرا سوال ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہو گیا ہے۔ دلاور عباس صاحب۔

سینیٹر سید دلاور عباس: جناب والا! I think that وزیر صاحب نے میرے

سوال کا پہلے ہی جواب دے دیا ہے کہ they are revamping the Engineering Board

یہ جو ان کا dilation پروگرام ہے - which is very much required at this stage.

because are they going to ask them to fulfil and make a commitment to

perform on their dilation programme ever after the Board is revamped. یہ

سوال ہے۔

Mr. Acting Chairman: This is not a related question

یہ used کار کی بات ہو رہی ہے۔

سینیٹر سید دلاور عباس: جناب نہیں ! used کار کی نہیں-----

سینیٹر کامل علی آغا: یہ relevant ہے۔ It is very well related question.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ جواب دیں گے۔

سینیٹر کامل علی آغا: یہ متعلقہ سوال ہے۔

Senator Syed Dilawar Abbas: Sir, it is all because of the dilation programme.

سینیٹر کامل علی آغا: ٹویوٹا کمپنی کی وجہ سے بہت سی اموات ہو چکی ہیں۔نیازی صاحب کا بچہ اسی ٹویوٹا کار کے حادثے میں شہید ہوا ۔ اور لوگ جو ہیں وہ damage ہو رہے ہیں ۔ کل پرسوں بھی ایک بہت بڑا accident ہوا ہے ۔ یہ نصیر اللہ بینگل بھی ٹویوٹا کمپنی کی زد میں آئے ہیں۔ان کا بھی یہی accident ہوا ہے یہ brake کا جو failure ہے اس کا واقعی نوٹس لیا جائے۔ ۸۰ ہزار روپے کا ایک instrument ہے وہ نہیں ڈالا جا رہا ۔ یہ بتائیں انہوں نے اس کے اوپر کیا نوٹس لیا؟

جناب قائم مقام چیئرمین: گلشن سعید صاحبہ۔ بولیں۔

Senator Syed Dilawar Abbas: Sir, I am still on the floor.

Mr. Acting Chairman: Can we have some order please. I thought your mike was off.

سینیٹر گلشن سعید: ٹویوٹا کار کے accident کے باوجود اس کی قیمت ابھی تک دو لاکھ plus ہے۔یہ کون کہتا ہے کہ ۲ لاکھ روپے نہیں ہے۔ عام لوگ تو خرید نہیں سکتے۔ چھ ماہ کے لیے دس لاکھ روپے جمع کرائیں۔یہ مسئلہ آج سے پہلے بھی تھا ۔ پہلے منسٹر صاحب بھی کہتے رہے ہیں مگر اس میں کوئی change نہیں ہوئی ۔ جب بورڈ بنا تھا تو بورڈ کے بعد 50 ہزار روپے کاروں کی قیمت بڑھ گئی تھی بجائے کم ہونے کے۔ہمارے عوام جو کار تین لاکھ میں لے سکتے ہیں وہ ان کو چھ لاکھ میں پڑتی ہے۔یہ بات ہر دفعہ بتائی ہے ۔یہ ساری چیزیں related ہیں ٹویوٹا کار والوں کو کہا جائے کہ وہ upto the standard لائیں۔ ورنہ ہمیں ان کی کار کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میرا خیال ہے ترین صاحب! اس کا کوئی جواب دے ہی دیں ۔ تو بہتر ہے۔

سینیٹر سید دلاور عباس: میں صرف ایک point کہہ دوں کہ dilation programme one کی total relevancy اسی پروگرام سے ہے because dilation programme ایک cover ہے، جو ان کو پروگرام دیا جاتا ہے۔ If they would have fulfilled and stuck to their commitment then اس وقت یہ premium اور دوسری چیزیں کافی حد تک ہو جاتیں، اس لیے میں یہ clear کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ ۔ اب آپ بتا دیں۔ You want to ask that is it related question? ان کا بھی سن لیں۔ بولیں جی آپ۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا: جناب والا! منسٹر صاحب نے بڑے واضح طور پر کہا ہے، the Government is taking cognizance of the issues of prices of locally manufactured vehicles and they have taken a number of steps. اگلے روز لاہور میں، میں نے دیکھا ایک بالکل نئی گاڑی بغیر نمبر پلیٹ کے اور اس کے پیچھے مالک نے ایک بورڈ لگایا ہوا تھا۔ I have just paid 12 lacs for this junk, اپنی گاڑی کے پیچھے لکھا ہوا تھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو issue prices کا ہے، یہ پوری قوم کو hurt کر رہا ہے اور ہاؤس کو اس

matter کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ دیکھنا چاہیے۔ میری گزارش ہے کہ جو concerned committee ہے، اس کو یہ issue refer کر دیں تاکہ اس کو بغور ملاحظہ کیا جائے کہ کیا جو step یہ کہہ رہے ہیں، یہ کافی ہیں یا اس سے کچھ مختلف عمل ہونا چاہیے۔ میں نے اب مثال دی ہے کہ مالک نے نئی گاڑی لے کر پیچھے یہ لکھا ہوا ہے۔ He may be hurt by it.

Mr. Acting Chairman: Thank you.

میری تجویز یہ ہے بلکہ آپ سے گزارش ہے۔ آپ میں سے کوئی حضرت اس کے اوپر adjournment motion لائے کیونکہ subject is so big and everybody is talking about it. آپ اس کا جواب دے دیں۔ And this is end of the question.

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا: اسے کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: پہلے اس پر adjournment motion دیں اور discuss کریں۔ First discuss it and then send it to the Committee.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، آپ اسے adjournment motion میں لائیں۔ Let's discuss it. Let's find the problem and then refer it to the Committee.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: Adjournment motion تو چھ مہینے تک نہیں آئے گا۔ یہ وہاں پر kill ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بلیدی صاحب! آئے گا، kill نہیں ہوگا۔ نہیں kill کریں گے۔ بولیں جی۔

جناب جہانگیر خان ترین: جناب! یہ issue جو سینیٹر دلاور صاحب نے اٹھایا Engineering Development Board کا، میں نے واضح طور پر پچھلی دفعہ جب میں جواب دینے کے لیے اٹھا تھا، عرض کیا تھا کہ

Engineering Development Board is being revamped and I think, it is very crucial which people should understand and fresh lot is going to be

تاکہ اس سے ہمارا خیال we get a fresh perspective on the entire auto sector. یہ ہے کہ کافی فرق پڑے گا اور یہ ہم already کر رہے ہیں in fact in the next few days یہ شاید ہم announce کرنے کی پوزیشن میں بھی ہو جائیں۔ جہاں تک TOYOTA گاڑی کی بریک کا issue ہے we will immediately take notice of this. یہ پہلے بھی خبریں آئی ہیں and we have referred the matter to the TOYOTA people who آج جو یہاں پر have assured us that there is no short cut in quality but سینیٹ کا ایک sense ہے

I will personally take it up with TOYOTA, we will write to them, we will approach them, we will call them and we will solve this issue, we will *Insha Allah* solve this to the satisfaction of the Senate and of the Ministry. Thank you.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Q No. 8. Dr. Muhammad Ali Brohi.

Q.No. 8. یہ آپ ہی ہیں۔

8. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** *(Notice received on 2-11-04 at 1.40 p. m.)*

Will the Minister for Industries, production and special initiatives be pleased to state:

(a) the names, educational qualifications and place of domicile of the Chairman and General Managers of Pakistan Steel Mills; and

(b) the salary and other fringe benefits admissible to them?

Mr. Jahangir Khan Treen: (a) The information is at Annexure. I please.

(b) The information is at Annexure. II & III please.

Annexure-I

PARTICULARS OF CHAIRMAN, DIRECTORS & GENERAL MANAGERS OF PAKISTAN STEEL

Sr. No.	Name	Designation	Qualification	Domicile
1.	Lt.Gen. Abdul Qayyum HI(M(Retd)	Chairman	M.Sc War Studies	Punjab
2.	Mr.Khurshid Anwar	Director (Finance)	BA(Hon)LLB	Sindh(U)
3.	Mirza Tariq Begg	Director (Production)	B.E(Metallurgy)	Sindh(U)
4.	Mrs. Qaisar Hasan	General Manager/ Adjusted against the post of Dir.(Admn. &Personnel)	M.A(Economics)	Punjab
5.	Mr.Khalid M.Akhtar	General Manager/ Incharge (Commercial Directorate)	MS.(Chemical)	Punjab
6.	Dr.N.I. Khowaja	General Manager (HRD) Human Resource Development	MS(Chemical) PGD (Chemical) Ph.D (Metallurgy)	Sindh(U)
7.	Mr.Muhammad Habib	General Manager (Rolling)	B.E(Mechanical)	Sindh(U)
8.	Mr.Taha Saeed	General Manager, Pakistan Steel Fabricating Company Limited (PSFCL)	B.E (Mechanical)	Punjab
9.	Mr.Saleem Ahmed	General Manager (Finance & Accounts	ACMA	Sindh(U)
10.	Mr.M.Moquit Qureshi	General Manager (Elect.Opns)	B.E(elect)	Sindh(U)
11.	Mr.S.H.Irshad Rizvi	General Manager/ Incharge (Technical Services Directorate)	B.E (metallurgy)	Sindh(U)
12.	Mr.M.Azam Janjua	General Manager, Quality Assurance Deptt.(QAD)	B.E(Chemical)	Punjab
13.	Mr.Khursheed Alam	General Manager, Balancing Modernization Renovation & experience.	B.E(Metallurgy)	Punjab
14.	Mr.M.Akhtar Shakeel	General Manager, Central Maintenance Deptt. (CMD)	B.E(Metallurgy)	Punjab
15.	Mr.Wasif Mehmood	Geneal Manager Production Planning & Control (PP&C)	M.S(Metallurgy)	Sindh(U)

16.	Mr.Manzoor Ul Haq	General Manager, (Attached with Rolling Deptt)	B.E(Metallurgy)	Punjab
17.	Mr.Hamid Pervez	General Manager, (Admn.&Personnel)	B.Sc. Advance Labour Administration Course from Oxford University (UK)	Punjab
18.	Lt.Col. Masood Ahmed	General Manager (Security)	BA from PMA Academy (Kakol)	Punjab
19.	Mr.Ahmed Ali Perwani	General Manager, (Purchase)	ACMA/ICMA	Sindh(U
20.	Lt.Col.Saeed Ahmed Malik (Retd)	General Manager(Civil)	M.Sc War Studies PGD (Mapping & Charting USA	Punjab

Annexure-II

SALARY AND OTHER FRINGE BENEFITS OF CHAIRMAN AND GENERAL MANAGERS OF PAKISTAN STEEL MILLS

Sr. No.	Name	Designation	Present Pay	Fringe benefits
1.	Lt.Gen. Abdul Qayyum. Hi(M) (Retd)	Chairman	Rs.1.30.000/-	Annexure-III
2.	Mr.Khurshid Anwar	Director (Finance)	Rs.28073/-	Annexure-III
3.	Mirza Tariq Begg	Director (Production)	Rs.33584/-	Annexure-III
4.	Mrs. Qaisar Hasan	General Manager/ Adjusted against the post of Dir.(Admn&Personnel)	Rs.31704/-	Annexure-III
5.	Mr.Khalid M.Akhtar	General Manager/Incharge (Commercial Directorate)	Rs.31704/-	Annexure-III
6.	Dr.N.I. Khowaja	General Manager. (Human Resource Development) (HRD)	Rs.31704/-	Annexure-III
7.	Mr.Muhammad Habib	General Manager (Rolling)	Rs.31704/-	Annexure-III
8.	Mr.Taha Saeed	General Manager . Pakistan Steel Fabricating Company Ltd. (PSFCL)	Rs.31704/-	Annexure-III
9.	Mr.Saleem Ahmed	General Manager (Finance & Accounts)	Rs.31704/-	Annexure-III

10.	Mr.M.Moquit Qureshi	General Manager (Elect.Opns)	Rs.31704/-	Annexure-III
11.	Mr.S.H.Irshad Rizvi	General Manager/ Incharge (Technical Services Directorate)	Rs.31704/-	Annexure-III
12.	Mr.M.Azam Janjua	General Manager, Quality Assurance Department (QAD)	Rs.28044/-	Annexure-III
13.	Mr.Khursheed Alam	General Manager (Balancing Modernization Renovation& experience) (BMR&E)	Rs.28044/-	Annexure-III
14.	Mr.M.Akhtar Shakeel	General Manager, Central Maintenance Deptt. (CMD)	Rs.28044/-	Annexure-III
15.	Mr.Wasif Mehmood	General Manager, Production Planning & Control (PP&C)	Rs.28044/-	Annexure-III
16.	Mr.Manzoor Ul Haq	General Manager (Attached with Rolling Deptt)	Rs.28044/-	Annexure-III
17.	Mr.Hamid Pervez	General Manager (Admn.&Personnel)	Rs.26824/-	Annexure-III
18.	Lt.Col. Masood Ahmed	General Manager (Security)	Rs.20950/-	Annexure-III
19.	Mr.Ahmed Ali Perwani	General Manager (Purchase)	Rs.23164/-	Annexure-III
20.	Lt.Col.Saeed Ahmed Malik (Retd)	General Manager(Civil)	Rs.14624/-	Annexure-III

Annexure-III

PAY SCALES, ALLOWANCES/PERQUISITES OF CHAIRMAN AND GENERAL MANAGERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION-KARACHI

S.No.	ALLOWANCES/ PERQUISITES	PSMC.III GENERAL MANAGERS Scale-14624-1220-31704	PSMC.I CHAIRMAN Scale 19440-1538-40972
1.	House Rent Allowance/Rental Ceiling	Rental Ceiling upto Rs.14,600/-PM	The post of Chairman Pakistan Steel is in PSMC.I but the present Chairman has been granted scale MP1 (130,000-10000-160,000) with the approval of the Prime Minister, other benefits are: -
2.	Conveyance Allowance	1000 CC Car with Driver with 240 liters petrol per month	
3.	Entertainment Allowance	10% of the Basic Pay	
4.	Utilities	Electricity 650 Units, Gas 2 Cu m.m. Water Actual	
5.	Appliances (House Hold)	1 A.C. OR 1. Fridge/Deep Freezer or Rs.600/-pm	
6.	Personal Staff Subsidy	Rs.1000/- per month	
7.	Special Additional Allowance(20% Frozen at the level drawn as on 4.9.2001)	Rs.1,828/- per month	
8.	Special Relief Allowance (15% of Pay)	Rs.2,194/- per month	
9.	Leave Fare Assistance (LFA)	70% of Basic Pay per annum	
10.	Club Membership	Nil	
11.	Telephone Calls	600 local calls on reimbursable basis (residence)	
12.	C.P.Fund Deduction Payment	10% of Basic Pay per month on membership Employees /Employer Share	
13.	Gratuity	One month's Basic Pay for each year of service after completion of five years of qualifying service	
14	TA/DA	Normal DA: Rs.800	
15.	Cash compensation in lieu of Driver For official car	Rs.3,500 per month	

House Rent: Rs. 50,000/-

Utilities: Rs. 6500/-

One Chauffer Driven Car with 340 Lt Petrol P.M

TA/DA as admissible to civil servants of highest grade

Gratuity:
One month's pay for each completed year

Medical facilities:

Reimbursement of medicals. charges for self and children

Mr. Acting Chairman: Any supplementary.

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی : شکریہ چیئرمین صاحب ! جناب میرا وزیر صاحب سے سوال یہ ہے کہ ہمارے Steel Mills کے چیئرمین اور تمام GMs اور تمام Managers کی جو مراعات اور ان کی جو تنخواہیں ہیں، میری عرض یہ ہے کہ ہزاروں لوگوں کو بیروزگار کرکے پاکستان سٹیل ملز سے نکالا گیا ہے اور وہاں پر یہ شاہانہ انداز چل رہا ہے ۔ میری وزیر صاحب سے گزارش یہ ہے کہ آیا جن غریب لوگوں کو نکالا گیا ہے ان کو بحال کرنے کے لیے کوئی proposal ہے، اس پر کچھ نظرثانی کریں گے ۔ ہم ویسے بھی خسارے کی بات کر رہے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ترین صاحب۔

جناب جہانگیر خان ترین : I understand the question, it relates to جو پاکستان سٹیل ملز میں retrenchment ہوئی ہے over the last couple of years. میں آپ سے یہ عرض کردوں کہ پاکستان سٹیل ملز یا کوئی اور حکومت کا ادارہ جو ہے has to operate on a commercially profitable basis, پاکستان سٹیل ملز کئی سالوں سے بہت بری حالت میں تھی ۔ but the fortunate thing is کہ Billion of rupees کا loss تھا in last two years this has become a profitable concern. Pakistan اس وقت Steel is making profit of I think چار ارب روپے کا منافع پچھلے سال بنا تھا اور سات ارب روپے کا منافع اس سال expected ہے، اسی profit کو استعمال کر کے پاکستان سٹیل فوری طور پر ایک balancing and modernization کا پروگرام launch کر رہی ہے ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا کوئی interest نہیں ہے Steel Mills میں شاید؟

جناب جہانگیر خان ترین : جس سے 1.1 million tons سے اس کی production capacity 1.5 million tons ہو جائے گی اور quality بھی improve ہو

جائے گی ۔ اور یہ سارے کا سارا دو سو ملین ڈالرز کا پروگرام ہے جو Steel Mills اپنے resources سے implement کرے گی اور open tendering کے through کرے گی and therefore, the best possible price at least cost کے انشاء اللہ کی جائے گی ۔ میں یہ عرض کردوں کہ اس وقت پاکستان سٹیل ملز کے پندرہ ہزار ملازمین ہیں اور 1.1 million ton production ہے ۔ چین میں سٹیل مل ہے جس کی دس ملین ٹن پیداوار ہے ' اس کے بھی پندرہ ہزار ملازمین ہیں ۔ آپ خود سوچ لیجیے کہ کہاں سے آئیں گی profitabilities اور کیسے چلیں گے ادارے اگر آپ اس میں ضرورت سے بہت زیادہ عملے کو رکھتے جائیں گے ۔ ہمیں balance کرنا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ پندرہ ہزار سے اس کو ہم کم کریں گے ۔ اس وقت اور retrenchment نہیں ہوگی اور ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ Pakistan Steel Mills کی capacity پہلے phase میں 1.5 million بڑھا دیں ۔ اس کے بعد ایک اور expansion کرکے اس کو تین ملین ٹن پر لے جائیں تاکہ مزید jobs ہم create کریں اور زیادہ لوگوں کو accommodate کیا جاسکے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ ۔ پروفیسر صاحب ۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میرے دو بہت ہی simple سے سوال ہیں ۔ پہلا یہ کہ جو عملہ دیا گیا ہے ان بیس افراد میں NWFP , Sindh (R) اور بلوچستان سے کوئی ایک بھی نہیں ہے ۔ کیا فی الحقیقت ایسا ہی قحط الرجال ہے یا پالیسی ہماری discriminatory نہیں ہے ۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جو qualifications میں نے ان بیس افراد کی پڑھی ہیں ان میں سے سترہ وہ ہیں جو relevant qualifications ہیں لیکن تین بہت ہی اہم positions ہیں ان میں M.Sc یا Degree from War Studies ہیں ۔ ذرا بتا سکیں گے کہ یہ War Studies کا Steel Production سے کیا تعلق ہے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین: بتائیے جی connection ہے کوئی ۔

سینیٹر محمد انور بیگ: جناب چیئرمین! میں اس سے related ہی سوال کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی کریں ۔

سینیٹر محمد انور بیگ: یہ جو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ Mr. Khurshid Anwar, Director (Finance), his qualification is B.A. (Hon).L.L.B and Mrs. Qaiser Hasan, GM (Personnel), M.A(Economics) and Mr. Khawaja at No.6 is GM, Human Resource, he is M.Sc (Chemical) تو یہ کیا سلسلہ ہے - Could the Minister be kind enough to explain on what basis the selection was made

Mr. Acting Chairman: All right, on what basis the selections were made.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں جواب تو دینے دیں۔ آج تو آپ دولہا میاں لگ رہے ہیں، بیٹھ جائیں تھوڑی دیر کے لیے -جی -

Mr. Jehangir Khan Tareen: Sir, I will start with Chairman, Pakistan Steels, Lt. Gen. Retd. Abul Qayyum.

سوال کیا گیا ہے کہ about his qualification. Qualification if I may say جو ہوتی ہے qualification کہ your basic education is noted written down here آپ کی ڈگری اس میں ہے۔ میں آپ سب کو remind کرانا چاہتا ہوں کہ ڈگری آپ لیتے ہیں that also کیا ہے experience اس کے بعد آپ کا when you finish schooling counts for a very significant amount.

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Let him answer please.

Mr. Jehangir Khan Tareen: Gen. Qayyum has proved to be a very good Chairman of Pakistan Steel Mills.

اس کا proof ہوتا ہے آپ کی

performance and he has experience of running very heavy industrial undertaking and he was Chairman of Pakistan Ordnance Factory, where his performance was also examplary. So, I don't see any problem in that.

Now, the second part of the question about Director Finance having LLB degree and Director Production, somebody else having a degree in Economics.

ان لوگوں کو hire کرنے کے جو فیصلے ہوتے ہیں یہ پاکستان سٹیلز کا ایک Independent Board of Directors ہے جو کہ یہ فیصلے کرتا ہے، یہ منسٹری فیصلے نہیں کرتی اور نہ ہی منسٹری کو فیصلے کرنے چاہییں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ بات سنیں تو، ذرا صبر کریں۔

Mr. Jahangir Khan Tareen: Board of Directors is appointed and the Board of Directors is resposible as long as institution is performing well, is being profitable, is investing money, is going to create more jobs in the future, we are finalizing this.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Professor sahib.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میرا سوال یہ تھا کہ ان 20 میں سے تین provinces سے کوئی ایک شخص بھی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں وہ کچھ ہے۔ میرے خیال میں آپ کا normal procedure ہوتا ہے۔

جناب جہانگیر خان ترین: جب ایک Board of Directors فیصلہ کرتا ہے on what grounds to hire اس میں I don't think کہ کسی quota basis پر یہ چیز کی جاتی ہے مگر کوشش یہ کی جاتی ہے کہ اگر available qualified staff ہو تو whole country کا

but it is not possible all the time. ایک geographical myth ضرور ہونا چاہیے

Mr. Acting Chairman: Let Bhinder sahib ask a question please.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تنخواہوں کا ایک chart دیا گیا ہے جس میں چیئرمین صاحب کی تنخواہ ایک لاکھ تیس ہزار اور fringe benefits شامل کریں تو کوئی دو لاکھ کے قریب بنتی ہے۔ غالباً Prime Minister of Pakistan سے چار گنا زیادہ تنخواہ ہے، وزیر اعظم پاکستان 56 ہزار لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Prime Minister کو نہیں بتائیں ورنہ وہ job چھوڑ کر اُدھر چلے جائیں گے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! جو sanctioned ہے۔ یہ ملاحظہ فرمائیں کہ ان کا جو ratio ہے کہ جتنے ملازمین لیے گئے ہیں وہ 28 ہزار پر کام کر رہے ہیں، کوئی 30 ہزار پر کام کر رہا ہے اور ایک دو لاکھ پر کام کر رہا ہے۔ جناب! performance ایک آدمی کی نہیں ہوتی، performance سارے institution کی as a whole ہوتی ہے but why this disparity? پاکستان میں یہ سلسلہ چل نکلا ہے کہ دو دو لاکھ، تین تین لاکھ، چار چار لاکھ تنخواہیں دو۔ Why this disparity?

Mr. Acting Chairman: Tareen Sahib, why this disparity?

کہیں کہ میرے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔

جناب جہانگیر خان ترین: جناب! issue یہ ہے کہ ایک commercial organization run کرنے کے لیے جس کی 35 billion کی turn over ہو، جس کا 7 billion expected profit ہو، آپ اس پر argument کریں گے کہ اس کی ایک لاکھ ہونی چاہیے کہ دو لاکھ ہونی چاہیے، this is not how to approach these things. Mr. Chairman, in the modern age, market salaries are paid and so good people are attracted. اگر نہیں pay کریں گے تو you will not attract good people. ایک point جو بھنڈر صاحب کا ہے کہ there is disparity تو perhaps we should raise the salaries of

other people so that the disparity is finished.

جناب قائم مقام چیئرمین: بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب چیئرمین صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ میں جناب وزیر موصوف صاحب سے ایک سادہ سوال کرتا ہوں کہ کیا ایک بہترین فزیشن کو ہم ایک آپریشن کے لیے بھیج سکتے ہیں کہ وہ جا کر کسی مریض کا آپریشن کرے۔ اگر جواب نہیں میں ہے تو پھر سٹیل مل میں جو اتنی بے قاعدگیاں ہوئی ہیں اور جس کا وہ ذمہ دار بورڈ کو قرار دے رہے ہیں تو کیا وہ بورڈ کے خلاف کوئی action لیں گے؟ اگر وہ اس بورڈ کے خلاف action نہیں لیتے تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اس بورڈ کے ان سیاہ کارناموں میں برابر کے شریک ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ویسے physician کو تھوڑا بہت operation کا experience ہوتا ہے' ہاں بولیں۔

جناب جہانگیر خان ترین: Sir, وہ اس بات کو تھوڑا سا آگے بھی لے کر جا سکتے ہیں' بالکل صحیح فرما رہے ہیں کہ ایک سرجن ڈاکٹر ہی operation کرتا ہے مگر جس hospital میں سرجن کام کرتا ہے اور جو administration کا incharge ہے he does not have to be a doctor sir, تو مختلف چیزیں ہوتی ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you.

کلثوم پروین صاحبہ۔ اس کے بعد آپ۔

جناب جہانگیر خان ترین: اس طرح کی professional management کے اندر Board, if اور دوسری بات یہ ہے کہ جو there are certain things that can happen Pakistan Steel is making profit and increasing its profit تو Board کی performance کو ہم اس وقت تک criticise نہیں کر سکتے' اگر problem ہوا' اگر خسارے میں جائے' کوئی اس طرح کی outrageous قسم کی چیز کریں جس کا ہم notice لیں تو obviously ہمارے پاس power ہے to change the Board مگر اس وقت Pakistan Steel is doing well, it is profitable, it is investing in the future

and I think, we don't have a problem.

Mr. Acting Chairman: Thank you.

کلثوم صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ جناب چیئرمین۔ وزیر موصوف سے میرا سوال ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ایک سوال، بہت سوال ہیں۔

سینیٹر کلثوم پروین: جی بہت سے سوال کروں گی۔ وزیر موصوف سے میرا سوال ہے کہ جو کوئلہ Steel Mill میں استعمال ہوتا ہے، وہ انڈونیشیا، ملائشیا وغیرہ سے یا باہر کے countries سے منگوایا جاتا ہے جبکہ بلوچستان میں بہترین کوئلہ ملتا ہے، اگر بلوچستان کا کوئلہ استعمال ہو تو میرا خیال ہے کہ وہ اتنا expensive بھی نہیں ہوگا اور کافی بچت بھی ہو گی۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جہاں تک ملازمتوں کا سوال ہے، آج بھی اس list میں بلوچستان کا کوئی quota نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ جو ہونا تھا، وہ ہو چکا۔ کیا آنے والے وقت کے لیے کوئی ایسا بلوچستان کا quota Steel Mills کے لیے مخصوص ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ اگر high qualification نہ ہو تو کم qualification کے لوگ وہاں adjust ہو سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال پوچھ لیں۔

سینیٹر کلثوم پروین: جی یہی میرا سوال ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ سوال ہے۔

سینیٹر کلثوم پروین: آئندہ بلوچستان کے لوگوں کو کس طریقے سے adjust کیا جائے گا اور بلوچستان کا بہترین کوئلہ ہے، وہ استعمال کیوں نہیں ہوتا؟

جناب قائم مقام چیئرمین: ترین صاحب! مجھے پتا ہے، تین سوالات ہوتے ہیں لیکن آپ بڑے عرصے کے بعد پھنسے ہیں، آپ آتے نہیں ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ the issues are very burning.

جناب جہانگیر خان ترین: میں حاضر ہوں۔ Sir, I have no problem. اس میں issue یہ ہے کہ بلوچستان کے coal کا ایک technical issue ہے۔ جب ایک furnace

design ہوتا ہے تو اس کے لیے جو iron ore یا coal استعمال کیا جاتا ہے، وہ ایک predetermined quality کا ہوتا ہے۔ جب یہ Steel Mills 70s میں design ہوئی تھی تو ایک particular kind of coal اور iron ore پر design ہوئی تھی، بلوچستان کا coal وہ quality پوری نہیں کرتا۔ Infact ہم یہ بھی کوشش کر رہے تھے کہ بلوچستان کا دلبند iron ore جو ہے، Steel Mills میں استعمال ہو۔ Infact میں پرسوں وہاں تھا، DG minerals کو بھی ہم نے بلایا ہوا تھا اور ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم جتنا بھی indigenous raw material استعمال کر سکتے ہیں، ضرور استعمال کریں۔ ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور انشاء اللہ کام کرتے رہیں گے۔ جہاں تک بلوچستان کے کوٹے کا تعلق ہے it is something that a commercial organization cannot be told to do مگر ہم اپنی social responsibility کو نہیں بھولیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ across the country different provinces سے we will try our best کہ increased capacity میں ہم جب hiring کریں گے تو ایک geographical myth ضرور ہونی چاہیے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you.

رضا صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! Minister صاحب بہت محترم شخص ہیں، بڑے دلچسپ جوابات دے رہے ہیں۔ جناب! ہم ایسے جوابات بارہا سنتے رہے ہیں لیکن Steel Mills ملک کا سب سے اہم ترین ادارہ ہے اور اس پر تمام ملک کے billions روپے خرچ ہوئے ہیں لیکن آپ دیکھ لیں کہ ان کی 20 key posts ہیں، ان میں پشتونوں، بلوچوں، سندھیوں اور سرائیکی قوم کا کوئی نمائندہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال پوچھیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: Sir, سوال یہ ہے کہ اس کی یہ جو حالت ہے تو یہ نیچے بھی ایسے ہی ہے۔ انہوں نے 15 ہزار ملازمین بتائے۔ ایک منصوبے کے تحت Steel Mills سے تمام قوموں کو بے دخل کیا گیا ہے۔ اب یہ صرف ہندوستانی مہاجر کی property بن گئی ہے اور

political share کی وجہ سے پنجابی عہدیداران اس میں شامل ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you.

سینیٹر رضا محمد رضا: یہ جو production نہیں دے رہی sir, اس میں جو material ہے۔ دیکھیں یہ بڑا اہم مسئلہ ہے' اس کے لیے committee بنائی جائے' اس کی تحقیقات کی جائے کہ یہ کیا سلسلہ ہے کہ بڑے بڑے ملکی ادارے یا assets سے ملک کی جو قومیں ہیں' عوام ہیں' صوبے ہیں ان کو مسلسل بے دخل کیا جا رہا ہے۔ یہ بڑا سنگین مسئلہ ہے' Steel Mills پر کوئی خاموش نہیں رہ سکتا ہے۔ Sir, یہ بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا خان صاحب! I think, Rule-58 کے through آپ یہ motion لائیں' again اس کو discuss کریں and then we will refer it to the Committee

سینیٹر رضا محمد رضا: تو sir, ہم ایسے سوالات سے مطمئن نہیں ہوں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مہیم خان last question. I am not going to refer it to the Committee, let it be discussed properly here and then we will sort it out. مہیم خان۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ: جناب چیئرمین! ہم ہر معاملے پر کوشش کرتے ہیں قومی consensus کی۔ بڑی اچھی بات ہے کہ قومی مسائل پر چاہے معاشی مسئلہ ہو' سیاسی مسئلہ ہو یا معاشرتی مسئلہ ہو تو قومی consensus ضروری بات ہے۔ سٹیل ملز ایک قومی کارپوریشن ہے۔ اس میں ایک بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس میں دو عہدے Director Finance and General Manager, B.A, M.A. اور L.L.B. کے ہیں۔ آیا بلوچستان میں' سرحد میں' فاٹا میں اور کشمیر میں B.A. اور L.L.B. نہیں تھے کہ ان کو بھی اس قومی کارپوریشن میں شامل کیا جاتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ میرے فاضل دوست Minister صاحب نے کہا کہ یہ فیصلہ بورڈ نے کیا ہے۔ میں ان سے سوال کرتا ہوں کہ B.A. اور M.A. کو ان بڑے عہدوں پر جو

لیا گیا ہے وہ کن بنیادوں پر لیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: کن بنیادوں پر لیا گیا ہے۔ بولیں۔

جناب جہانگیر خان ترین: جناب چیئرمین! experience کی بنیاد پر لیا گیا تھا۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Please, no more questions.

دیکھیں، پھر ایک سوال پر اٹک جائیں گے۔ باقی سوال نہیں آئیں گے۔ میں نے کہا ہے کہ اس کو under motion 58 لے آئیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: آپ ہمیں سوال پوچھنے دیں کیونکہ پھر آپ motion کو بھی نہیں آنے دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ لائیں تو سہی اسے۔ جی جواب دیجیے۔

جناب جہانگیر خان ترین: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں میرے برادر پٹھان رضا خان صاحب نے ایک بات کی ہے جس کا میں جواب دینا چاہتا ہوں۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ: یہ پٹھان کا لفظ اس ایوان میں استعمال نہ کریں۔ یہ میرے فاضل دوست کہیں۔ انہوں نے بحیثیت پٹھان نہیں کہا ہے۔ اس نے ایک پارٹی کی نمائندگی کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ اگر یہاں پر پشتون، بلوچ اور پنجابی کی بات شروع ہوئی تو یہ اچھی بات نہیں ہو گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مہیم خان! زبان ہے تھوڑی پھسل جاتی ہے۔ جی جواب دیں۔

جناب جہانگیر خان ترین: جناب چیئرمین! تو میں جواب دینا چاہ رہا تھا کہ پاکستان سٹیل ملز میں کبھی ماضی میں political pressure کی وجہ سے بھرتی یا بے دھلی ہوئی ہو گی۔ میں اس کے بارے میں سب کچھ جانتا بھی نہیں ہوں اور کہنا بھی نہیں چاہتا۔ مگر میں House کو یہ assure کرتا ہوں کہ اب پاکستان سٹیل ملز میں political pressure کے تحت نہ کوئی بھرتی ہو گی اور نہ بے دھلیاں۔

Mr. Acting Chairman: Prof. Khurshid sahib, please bring this as an Adjournment Motion.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Question No. 15, Bhinder sahib.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب چیئرمین! جب سے آپ نے کارروائی شروع کی ہے یہ تیسرا question ہے۔ یہ list دیکھ لیں کتنے سوال ہیں یہاں پر؟

جناب قائم مقام چیئرمین: ابھی ہم صرف تیسرے question پر پہنچے ہیں۔ بیٹھ جائیں۔ مسئلہ ہے تو آپ اس کو motion کے ذریعے لائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! under Rule 194 یہ motion لا سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ under 58 بھی لا سکتے ہیں۔ میں نے کہہ دیا ہے پروفیسر صاحب لا رہے ہیں۔ جی بھنڈر صاحب، بولیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: Please بیٹھ جائیں۔ No more. Nobody is allowed to speak. Please آپ بیٹھ جائیں۔ آپ سب پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ یہ کتاب کہتی ہے کہ تین سوال پوچھے جائیں گے مگر ہم نے ۱۲ پوچھ لیے ہیں۔ Do you want to go any further? Give the suggestion in writing to him. بھنڈر صاحب، آپ بولیں۔

Question No. 15.

---

15. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** *(Notice received on 2-11-04 at 2.00 p. m.)*

Will the Minister for Industries, production and special initiatives be pleased to state:

(a) the grant sanctioned for the Ministry of Industries and production in the Budget for the year 2003-04;

(b) *the amount released from the said grant by the Finance Division the year 2003-04;*

(c) *the amount spent out of the released grant during that year and the amount which remained unspent and was surrendered;*

(d) *the amount allocated in the Public Sector Development Programme (PSDP) for the year 2003-04 for various projects concerning the Ministry of Industries and Production and the amount spent out of the same on the schemes during the said year?*

Mr. Jahangir Khan Tareen: (a) An amount of Rs. 390,561,000 including Supplementary Grants was allocated to the Ministry of Industries, Production and Special Initiatives for the year 2003-2004.

(b) The total amount as indicated at (a) above was released by the Finance Division during the year 2003-2004.

(c) An amount of Rs. 375,811,000/- was spent during the year while Rs. 14,091,000/- was surrendered.

(d) An amount of Rs.468,258,000/- was allocated for the Public Sector Development Programme (PSDP) concerning Ministry of Industries, Production and Special Initiatives during the year 2003-2004. The unspent amount of Rs. 400,000,000 was surrendered on due date.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں نے اس سوال میں یہ دریافت کیا تھا کہ Ministry of Industries کو کتنی grant ملی تھی اور اس grant میں سے کتنی خرچ ہوئی؟ تو جناب والا! PSDP میں ان کو 468258000/= روپیہ ملا تھا جس میں سے 68200000/= خرچ ہوا اور 40 کروڑ روپیہ surrender ہوا۔ جناب والا! اگر 46 کروڑ میں سے 40 کروڑ surrender ہوا ہے تو surrender ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟ آپ نے پھر پیسہ مانگا کس لیے تھا اور اگر مانگا تھا تو پھر آپ نے خرچ کیوں نہیں کیا؟ آپ کی ساری performance پھر صرف 6 کروڑ بجٹ کی ہے۔

Mr. Acting Chairman: No, Brohi sahib, please sit down.

جی جواب فرمائیں۔

جناب جہانگیر خان ترین: جناب چیئرمین! میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں کہ یہ جو فنڈ ہے 46 کروڑ کا یہ PSDP میں ایک indicative رقم ہوتی ہے۔ یہ available ہے کیونکہ یہ ایک جاپانی grant کا پیسہ تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بروہی صاحب! please sit down. No, I don't want to absolutely keep this thing in progress at all. That is finished. It is a dead issue. بولیں جی۔

جناب جہانگیر خان ترین: جناب چیئرمین! یہ indicative amount تھی۔ Japanese Grant کی جو کہ ایک ادارہ ہے PITAC اس کی restructuring کے لیے تھی۔ Unfortunately, PITAC Management issues پر کافی 'serious' وہ اپنا کام صحیح وقت پر پورا نہیں کرسکے۔ اس لیے یہ amount جو ہے lapse نہیں ہورہی۔ یہ amount جو ہے اب ہمیں استعمال کرنے کے لیے Japanese Government ہمیں پھر indicate کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: خواتین بیٹھ جائیں۔ آپ بیٹھ جائیں پلیز۔

جناب جہانگیر خان ترین: یہ available ہے۔ اسی طرح ----------

جناب قائم مقام چیئرمین: خواتین بیٹھ جائیں۔ میں ان کی بات سنتا ہوں۔ وہ جواب دے رہے ہیں اور آپ باتیں کر رہی ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! جواب کے بعد ان کو ضرور سنیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے۔

جناب جہانگیر خان ترین: تو یہ جو ادارہ PITAC ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے اب فیصلہ کیا ہے کہ اس ادارے کو totally restructure کر رہے ہیں اور اس کی Management میں ہم Private Sector participation کو بہت بڑھا رہے ہیں اور

ایک پرائیویٹ سیکٹر سے لوگ لے کر آ رہے ہیں۔ ایک ایسی کمیٹی اور ایک ایسا institution بنائیں گے تاکہ اس طرح کی چیزیں پھر نہ ہوں ۔ Funds available ہیں۔ تو ان کو فوری طور پر استعمال کیا جائے for the better of the economy.

جناب قائم مقام چیئرمین: بھنڈر صاحب ۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: اگر funds available ہیں اور دوسری طرف وہ موجود ہیں تو وہ utilize نہیں ہوتے ۔ تو میں یہ عرض کروں کہ اس کے متعلق گو funds lapsable نہیں تھے اور lapse نہیں ہوئے، اگلے سال میں استعمال ہوں گے ۔ لیکن وہ کیا وجوہات تھیں، کیا administrative problems تھے ہمیں بھی معلوم ہو کہ جن کی وجہ سے یہ funds استعمال نہیں ہوئے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین: اچھا! آپ کا کیا پوائنٹ ہے بی بی ؟

سینیٹر نگہت مرزا ایڈوکیٹ: جناب والا! رضا خان صاحب نے لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ لوگ کبھی خود کو سچے پاکستانی نہیں کہتے ۔ہمیشہ بلوچستان اور بلوچی اپنے آپ کو کہتے ہیں ۔ یہ ہندوستانی مہاجر کی وضاحت کریں کہ کس کے بارے میں انہوں نے کہا ہے ؟ سٹیل ملز سے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ وہاں ہندوستانی مہاجر ہیں ۔ تو کیا لوگ ہندوستان سے آکر سٹیل مل میں کام کر رہے ہیں ؟

جناب قائم مقام چیئرمین: بروہی صاحب ! آپ کی پارٹی کا بندہ بول رہا ہے ۔ ان کو بولنے دیں ۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی: نہیں جناب چیئرمین ! آپ ہماری بات ہی نہیں سن رہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: تو میں سن رہا ہوں ان کی بات۔ اچھا اور کچھ آپ نے کہنا ہے ؟

سینیٹر نگہت مرزا ایڈوکیٹ: نہیں، رضا صاحب کو کہیئے کہ وہ ہندوستانی مہاجر کی وضاحت کریں وہ کیا کہنا چاہتے ہیں ؟ کون ہے ہندوستانی مہاجر؟

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا خان! آپ نے کوئی ایسا لفظ استعمال کیا ہے ہندوستانی مہاجر؟

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر ہندوستان سے آئے ہوئے تمام مہاجرین خود کو نیا سندھی کہنا شروع کریں - یہ بڑی خوشی کی بات ہوگی - وہ تو rural سندھی کہلوانا پسند کرتے ہیں -

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی: جناب! ہمیں رضا صاحب کے certificate کی کوئی ضرورت نہیں ہے - سندھ میں بسنے والے تمام سندھی ہیں اور جتنی بھی قومیں ہیں اس دھرتی کی محب وطن ہیں - میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ اپنی درستگی کرلیں -

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اپنی درستگی کرلیں جس طرح انہوں نے کہا ہے - سوال نمبر ۲۷ ڈاکٹر محمد سعید -

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: ان کو میرے ضمنی کا جواب تو دینے دیں -

جناب قائم مقام چیئرمین: جواب تو انہوں نے دے دیا ہے -

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: نہیں دیا ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین: ترین صاحب! جواب دے دیں -

جناب جہانگیر خان ترین: جناب! میں جواب دیتا ہوں - یہ جو printed ہے اس میں اس کا جواب ہے - بنیادی طور پر PITAC نے ایک list of machines بنائی تھی جو کہ Japanese نے approve کرنی تھی - یہ کام ہونا چاہیے تھا time پر، وزارت کا خیال تھا کہ یہ adequate time ہے مگر یہ نہیں ہو سکتا اور اس وجہ سے یہ problem آ گیا - اسی وجہ سے جیسے میں نے پہلے کہا PITAC کو reorganize کیا جا رہا ہے تاکہ اس طرح کے مسئلے پھر نہ ہوں -

جناب قائم مقام چیئرمین: یاسمین بی بی -

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب! انہوں نے جس طرح چالیس کروڑ کی وضاحت

دی وہ صحیح سمجھا نہیں رہے' اس کی صحیح وجوہات بھی بتا دیں ۔ چالیس کروڑ روپے واپس چلے گئے۔ اس سے کتنے سارے کام ہو سکتے تھے ۔ اس کی ہمیں صحیح وجہ بتائی جائے ؟

جناب جہانگیر خان ترین : جناب والا ! یہ specific grant تھی only for this purpose of revamping PITAC for technical grant. جناب ! یہ پیسہ ایسا نہیں تھا جو آپ کو available ہو PSDP میں' alternate use کے لیے کہ سڑکیں بنائی جائیں یا بجلی لگائیں۔ یہ specific purpose grant تھی ۔ میں admit کر رہا ہوں کہ یہ اس سال میں use ہونا چاہیے تھا but because of the problems of PITAC's management یہ نہیں ہوسکا ۔ کسی کا نقصان نہیں ہوا صرف PITAC اور Technical Sector کو نقصان ہوا ہے ۔ یہ نہیں ہوا کہ وہ پیسہ کہیں خرچ نہ ہو سکا ہو۔ So, this is really not an issue ایک سال delay ہو گیا ہے نقصان اس سے زیادہ نہیں ہوا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ثناء اللہ صاحب ! آخری سوال ۔ But don't make it sensitive.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ : Thank you Mr. Chairman. جناب والا ! PSDP 2003-2004 میں Ministry نے 40 crore Rupees واپس کیے ' میں وزیر صاحب کی توجہ ان کے سابقہ سوال اور اس کو ملا کر دلانا چاہتا ہوں ۔ انہوں نے دل بند iron ore کے بارے میں کہا۔ حال ہی میں ایک سروے ہوا ہے کہ اگر وہاں پر دس بڑی steel mills لگا دی جائیں تو 100 سال تک پاکستان کی steel production ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ ہمارے coal کے بارے میں آپ نے کہا کہ وہ اس لیے استعمال نہیں ہو سکتا کہ اس وقت اس کی designing اس طرح ہوئی تھی کہ بلوچستان کا coal اس میں جگہ نہیں پا رہا' جبکہ افریقہ سے iron ore import کیا جاتا ہے جس میں billions of Rupees kick back and commission is involved. اگر آپ نے یہ چالیس کروڑ روپے واپس کیے ---

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے ؟

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: کیا وزیر صاحب اس ایوان کو assure کریں گے کہ آپ کی

وزارت ایسی planning کرے گی کہ اس چالیس کروڑ روپے سے دل بند میں ایک ایسی steel mill لگائیں جس میں بلوچستان کا کوئلہ اور iron ore خرچ ہو اور وہاں کے لوگوں کو ملازمت ملے کیونکہ پاکستان میں ہم غریبوں کو کہیں اور ملازمتیں دینے پر تو تیار نہیں ہیں - یہ تو آپ لوگوں کا پاکستان ہے' بلوچوں کا ہے ہی نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ ایک suggestion ہے - It is good suggestion. I think, the Minister should look into it.

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: جناب والا! وزیر صاحب نے چالیس کروڑ روپے کے بارے میں بڑا اچھا بتایا کہ کسی کا کچھ نقصان نہیں ہوا ہے اور صرف ایک سال late ہو گیا ہے - پاکستان کے اندر ریل گاڑیاں چلتی ہیں دو' چار' چھ گھنٹے late ہوتی ہیں - ایک دن پورے سات کی بجائے اگلے دن train آئی تو لوگ جمع ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں station master کو انعام دینا چاہیے کہ 13 سال میں train پہلی دفعہ fix 7 بجے آئی ہے - جب اس کو انعام دینے کا اعلان کیا تو اس نے کہا بیوقوفو! یہ کل والی train ہے جو 24 گھنٹے late تھی' آج آئی ہے - تو ہمارے وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ تھوڑا سا late ہوا ہے ' ایک سال late ہوا ہے - چالیس کروڑ روپے پڑے رہے' یہ اس کے ذمہ دار ہیں ' اگر کوئی اور ہوتا تو مستعفی ہو جاتا - قوم کے پیسے ہیں ' یہ ہمارے ٹیکس کے پیسے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک سال delay ہو گئے ہیں۔

جناب جہانگیر خان ترین: جناب والا! میں یہ عرض کردوں کہ یہ کسی کے ٹیکس کے پیسے نہیں ہیں یہ Japanese taxpayers کے پیسے تھے ' یہ foreign grant تھی ' یہ پاکستان کی نہیں تھی - یہ خرچ ہونے چاہیے تھے but everything is not perfect in this world, اگر ایک ادارے نے اپنا پروگرام وقت پر نہیں کیا تو ہم اس ادارے کو change کر رہے ہیں - ہم اس میں totally new management ڈال رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو صحیح وقت پر پوری طرح سے خرچ کریں گے۔

دل بند iron ore کی بات ہوئی تھی - میں یہ وضاحت کردوں کہ دل بند کا جو iron

international iron ore steel mill جو ہے iron content 36 % ہے اس کا ore استعمال کرتی ہے اور جو پاکستان سٹیل مل لیتی ہے وہ 60 % ہوتا ہے تو یہ بہت بڑا issue ہے اس کو resolve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر اتنا آسان بھی نہیں ہے۔ دل بند کا iron ore is not of the same quality مگر پھر بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ ایک certain percentage Pakistan Steel Mills میں استعمال کی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے خیال میں آپ اس پر feasibility تیار کر لیں۔

جناب جہانگیر خان ترین: جناب! یہ دل بند iron ore Pakistan Steel Mills کے لیے feasible نہیں ہے because اس میں صرف iron ore 36 % ہے اور اس میں silika بھی بہت زیادہ ہے۔ عام طور پر silika 8 % ہوتا ہے اس میں 20 % ہے اگر silika زیادہ ہو it can go on for a long time energy requirement to make iron is much more difficult. اس وقت ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو ہم Pakistan Steel Mills میں successfully استعمال کریں۔ Future میں اگر یہ کامیاب ہو جاتا ہے تو then, yes, feasibility can be carried out for putting up a steel mill based on the iron ore of Dil Band.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ سوال نمبر 27 ڈاکٹر محمد ساعد۔

27. ***Dr. Muhammad Said:*** *(Notice received on 10-11-04 at 10.15 a. m.)*

Will the Minister for Industries, Production and Special Initiatives be pleased to state the number and type of industries established in the FATA during the last ten years indicating also their location and year of establishment?

Mr. Jahangir Khan Tareen: No industries have been established in Public Sector during the last ten years. However, FATA Development Corporation has established eleven (11) units in the past, details of which are enclosed at Annex.

Annex

AGENCY-WISE DETAIL OF FATA-DEVELOPMENT CORPORATION UNIT

KHYBER AGENCY

S.No.	Name of Unit	No. of Units
1.	Bara Ghee (Private	1
2.	Bara Cigarettes Unit (Private)	1
3.	Mulagori Marble (Private	1
	Total:	3

MOHMAND AGENCY

S.No.	Name of Unit	No. of Units
1.	Mohamand Glass Factory (Closed)	1
	Total:	1

BAJAUR AGENCY

S.No.	Name of Unit	No. of Units
1.	Oil and Expelling Unit (private).	1
	Total:	1

KURRAM AGENCY

S.No.	Name of Unit	No. of Units
1.	Kurram Fruit Products Parachinar (Private)	1
	Total:	1

NORTH WAZIRISTAN AGENCY

S.No.	Name of Unit	No. of Units
1.	Tochi Match Factory (Private)	1
2.	Tochi Woolen Factory (Private)	1
3.	Looms Unit Mirali	1
	Total:	3

SOUTH WAZIRISTAN AGENCY

S.No.	Name of Unit	No. of Units
1.	Leather Tanning Unit (Closed)	1
2.	Leather Foot Ware Factory (Closed)	1
	Total:	2

- All unit established by FATA Development Corporation are now either closed down or are in private sector.

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ جناب والا! میں نے سوال پوچھا تھا کہ گزشتہ دس سال میں FATA area میں public sector میں کتنے کارخانے کھولے گئے ہیں and the answer that has been given is very very depressing.

جواب یہ دیا گیا ہے کہ گزشتہ دس سال میں public sector میں کوئی بھی کارخانہ نہیں لگایا گیا ہے۔ انہوں نے کوئی سال تو نہیں دیے ہیں ان کارخانوں کے ساتھ' presumption یہی ہے کہ جو list انہوں نے دی ہے industries کی' these have been developed during the last 57 years.

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں تو question کیا ہوا؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد: 1947ء سے لے کر اب تک فاٹا کے area میں' which consists of a population of 6 million people, the total number of industries that have been installed is 11, out of which 3 are closed and 8 are in operation.

Mr. Acting Chairman: So, what is the question?

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد: جناب! سوال یہ ہے کہ یہ area پاکستان کا area ہے' strategic area ہے" اس کی location strategic ہے' unemployment ہے' although it is not given here but the total number of workers tha work in these units is not more than 400. Employment chances یہاں پر نہیں ہیں' these people have to go to far off areas.

جناب! یہاں پر raw material developed ہے۔ We have a lot of iron ore, we have a lot of chromite; we have a lot of marble in back side اور یہ تو مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے چیئرمین صاحب! کہ ایک منصوبے کے تحت ------

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ ان سے سوال پوچھیں کہ کوئی ایسا منصوبہ ہے جس کے تحت ہم یہ نہیں کر رہے۔

Senator Dr. Muhammad Said: Let me explain, sir.

these areas are kept under developed. ایسا لگ رہا ہے کہ ایک منصوبے کے تحت

جناب قائم مقام چیئرمین: تو اس کو سوال بنائیں نا کہ'

are these areas being kept underdeveloped?

جناب جہانگیر خان ترین: جناب چیئرمین! بالکل ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں تھوڑی سی وضاحت کردوں کہ یہ سوال اگر اس طرح پوچھا جاتا کہ کیا پچھلے دس سالوں میں public sector نے پاکستان میں کہیں کوئی unit لگایا ہے تو میرے خیال میں اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ کیونکہ اب زمانہ change ہو گیا ہے۔ The whole world has moved away from a state managed economy. اب private sector industry لگاتا ہے اور state اس کو facilitate کرتی ہے۔ اب آپ اگر آجائیں فاٹا کے area پر تو فاٹا میں انہوں نے بالکل صحیح فرمایا کہ یہاں کے جو assets ہیں وہ minerals ہیں اور جو mineral assets ہیں ان کی exploitation کسی اور Ministry کی responsibility ہے مگر میں ایک بات عرض کردوں کہ Small and Medium Enterprizes, Ministry of Industries کی responsibility ہے' اس Small and Medium Enterprizes کو encourage کرنے کے لیے ہم نے ایک special task force بنائی ہوئی ہے' working group ہے' اور marble اور granite پر جس کے resources فاٹا میں بھی بہت سارے ہیں اور ہم ایک جامع programme بنا رہے ہیں کہ ہم private sector کو مدد دیں تاکہ وہ فاٹا کے areas میں' بلوچستان میں اور far flung areas میں جا کر marble اور granite کی mining اور industry کو quantum leap دیں تاکہ ان areas کی development بھی ہو سکے اور پاکستان مزید foreign exchange بھی کمائے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Yes, Prof. Khurshid sahib.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میرے سوال کے دو پہلو ہیں جناب چیئرمین۔ پہلا یہ ہے کہ وزیر محترم نے یہ کہا ہے کہ یہ زمانہ privatization کا ہے' public sector کا نہیں

ہے' Government command economy کا نہیں ہے' ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ بلا شبہ privatization is in fashion لیکن public, private دونوں کا ساتھ ساتھ چلنا ازبس ضروری ہے خصوصی طور پر ان تمام مقامات پر جو strategic اہمیت کے ہیں اور جہاں اگر private sector نہ آئے تو public sector کی ذمہ داری ہے کہ وہاں initiate کریں اور دنیا بھر میں یہ آج بھی اختیار کیا جا رہا ہے اور World Banl: کی جو اب reports آ رہی ہیں ان سب میں کہا گیا ہے کہ simultaneously, public and private sector کو development کے لیے mobilize کرنا ضروری ہے۔ اس لیے ان کی جو statement ہے' میری نگاہ میں وہ academically بھی اور empirically بھی غلط ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ بات ہے تو پھر FATA Development Corporation کا کیا کام ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ لکھا گیا ہے کہ all units established by FATA Development Corporation are now either closed down or in private sector. تو یہ closed down کا mortality rate اتنا کیوں ہے؟ اور اس کے تدارک کے لیے حکومت کیا کر رہی ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جواب دیں گے آپ؟

جناب جہانگیر خان ترین: جناب! یہ وضاحت جو کی گئی ہے کہ all units established by FATA Development Corporation are now either closed down or in private sector, اس بات کو' میں نے جو پہلے عرض کیا تھا اس کو prove کر رہا ہے کہ اس زمانے میں ہمارے ملک میں خاص طور پر public sector اگر units لگائے تو ان کا failure rate بہت زیادہ ہے اور قوم کا قیمتی سرمایہ ضائع ہوجاتا ہے۔ Private - public partnership کی بات جو کی ہے' میں اس سے agree کرتا ہوں۔ Public sector اپنا role abandon نہیں کر سکتا مگر role تبدیل ہوگیا ہے۔ Public sector کا role ہے to facilitate the private sector. جہاں پر private sector کی کمزوری ہے' جیسے اگر granite کی ایک mine ہے وہاں پر سڑک بنانی چاہیے وہ public sector بنا کر دے but

اس قسم کی چیزیں investment in mining should be from the private sector. ہیں جو ہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ویسے فاٹا کا اس جواب میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ development institution has been set up under the Governor Forntier. It relates to him and I am sure efforts are going to.

جناب قائم مقام چیئرمین: محترمہ تنویر خالد صاحبہ! اب تو کوئی gender کا problem نہیں رہا نا۔ ہاں good.

سینیٹر تنویر خالد: میں نے یہی سوال پوچھنا تھا جو منسٹر صاحب نے بتایا ہے۔ اب میری تسلی ہوگئی ہے۔ Secondly میں کل جو بات کر رہی تھی، ابھی تو بہت سوال و جواب ہوگئے ہیں اور اس میں میری ٹرن بھی آئے گی شاید۔ I really repented it last night, when I said gender disparity ہوتی ہے no way. آپ conduct the session excellently and اور بڑے lively طریقے سے and everybody appreciates it.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

Senator Tanveer Khalid: Everybody has appreciated it all the time but sometimes it happens.

جناب قائم مقام چیئرمین: ہو جاتا ہے۔

سینیٹر تنویر خالد: ہاں ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جوش بیان ہے۔

سینیٹر تنویر خالد: ہاں جوش بیان ہے۔ I am sorry about that.

Mr. Acting Chairman: Anyhow, thank ever for small mercy. Asfandyar Wali.

سینیٹر اسفند یار ولی: جناب! میرا سوال بھی basically تقریباً وہی تھا جو پروفیسر صاحب نے کیا۔ یہاں پر اگر آپ دیکھیں تو سات ایجنسیاں ہیں۔ اورکزئی ایجنسی کا تو سرے سے نام ہی نہیں ہے۔ ساؤتھ وزیرستان ایجنسی میں جو دو یونٹ تھے، دونوں بند ہیں۔ مہمند

ایجنسی میں ایک یونٹ تھا وہ ایک بھی closed ہے۔ اب جو پرائیویٹ پبلک کارپوریشن کی بات آتی ہے، جس طرف پروفیسر صاحب نے اشارہ کیا تو گورنمنٹ ان لوگوں کو جو جا کر وہاں investment کریں

is the government prepared with the current ground situation in FATA specially in Waziristan? Is the government to guarantee them their life and the investment that they make in the Tribal Areas, in FATA.

Mr. Jehangir Khan Tareen: It should be answered by the Interior Minister but I would like to say that

جو areas settled ہیں، ایک وزیرستان ایجنسی میں problem ہے، محسود area میں problem ہے but they are southern areas that are settled اور investment جو ہے we will focus on areas جہاں پر peace ہے۔ اس طرح ہمارے ملک میں بھی investment نہیں آئے گی اگر یہ terrorism کا جو threat ہے اس کو ختم نہیں کیا جائے گا۔ Problem ہمیشہ ہو گا تو یہ تو issue ہے

there areas must be settled for investment to take place.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی جناب اکرم ولی صاحب۔

سینیٹر محمد اکرم ولی : جناب چیئرمین! میرا وزیر صاحب سے سوال یہ ہے کہ فاٹا کے اندر جو developments ہوئیں وہ FATA Development Corporation کی طرف سے ہوئی ہیں تو وہاں کی development اور industrialization کے potential کو جس طرح انہوں نے خود فرمایا کہ وہاں پر potential ہے کچھ خاص سیکٹرز کے اندر تو ظاہر ہے کہ پرائیویٹ سیکٹرز ہی investment کر سکتا ہے۔ پبلک سیکٹر میں تو اتنی گنجائش نظر نہیں آرہی ہے تو یہ جو Pakistan Industrial Development Corporation اور Small and medium enterprises کے roles ہیں وہ roles وہاں تک کیوں extend نہیں ہوئے اور انہوں نے فاٹا کے اندر development میں کوئی خاص contribution کیوں نہیں کیا۔ آئندہ

کے کیا پروگرام ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال سن لیا آپ نے۔

جناب جہانگیر خان ترین: یہ جو Pakistan Industrial Development Corporation اور SAMEDA ہے ان کو ہم نے focus کیا ہوا ہے کہ SME سیکٹر کو develop کیا جائے اور جو priority sector ہم نے سب سے پہلے اٹھایا ہے' وہ ماربل اور granite ہے جو انہی علاقوں کی ضرورت ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ کوشش کرتے رہیں گے کہ جو ہماری کارپوریشن ہے' جو منسٹری کے ادارے ہیں وہ under developed regions پر focus جاری رکھیں اور focus کو بڑھا دیں۔ یہ ہماری ڈیوٹی ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ضرور کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: لگتا ہے کہ ماربل اور granite میں ہی پھنسے رہیں گے۔ پروفیسر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں وزیر محترم سے FATA Development Corporation کے بارے میں پوچھنا چاہوں گا کہ FATA Development Corporation بقید حیات ہے یا اللہ کو پیاری ہوگئی ہے' اس کے بارے میں معلومات دیں۔ FATA Development Corporation اس وقت موجود ہے یا یہ بھی ختم ہوگئی ہے۔

جناب قائم چیئرمین: یہ کسی کی وفات کی خبر سنا رہے ہیں۔

جناب جہانگیر خان ترین: جناب! گورنر سیکرٹریٹ کی ذمہ داری FATA Development Corporation ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب! یہی تو گزارش ہے کہ FATA Development Corporation ختم ہو چکی ہے اور اس میں گورنر سیکرٹریٹ بنا دیا گیا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Oh, how nice. Hanidullah Sahib.

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی: میں یہی وضاحت کرنا چاہ رہا تھا کہ فاٹا ڈی سی اس

وقت ہوا کرتا تھا جب فاٹا سیکرٹریٹ کا وجود نہیں تھا۔ اب فاٹا سیکرٹریٹ وجود میں آ گیا، سارے مسئلے وہاں سے حل ہوتے ہیں۔ دوسرا Sir, law and order پر ملک صاحب بتا رہے تھے کہ Interior Minister بتائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے Tribal Area میں جتنا بہتر law and order ہے comparatively settled area میں وہ نہیں ہے۔ یہ crime rates وغیرہ اٹھا کے دیکھ لیں اور ابھی دو ایجنسیوں میں گورنر صاحب نے انڈسٹریل زون باقاعدہ announce کیے ہیں جس میں پنجاب اور سندھ کے لوگ کافی interested ہیں اور آ کے وہاں industrial units لگانے کے لیے تیار ہیں۔ ابھی بھی سو ڈیڑھ سو یونٹ میرے area میں ہیں جن میں majority لوگ پنجاب سے آ کے وہاں کام کر رہے ہیں۔ تو law and order ماشاء اللہ ادھر کافی بہتر ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Excellent information. The Question Hour is over. The remaining Questions and their printed replies placed on the table of the House shall be taken as read.

@44. ***Mrs. Rukhsana Zuberi:** *(Notice received on 2-11-04 at 1.57 p. m.)*

Will the Minister for Planning and Development be pleased to state:

(a) the allocation of funds for annual development for 2003-04 and current year with province-wise break-up;

(b) the quarterly release of the said fund to the provinces; and

(c) the utilization of the said funds by the provinces with quarterly break-up?

Minister for Planning and Development: (a) The total allocations of the Public Sector Development Programme 2003-04 was Rs. 160 billion (Federal programme at Rs.113 billion and Provincial at Rs. 47 billion). The Federal Government assessed that the Provincial Governments would spend Rs. 47 billion during 2003-04 through their ADPs. The provinces formulate and implement programmes themselves according to their priorities and Federal Government has no say what-so-ever in the formulation and implementation of provincial programmes. The break-up of federally assessed provincial programme of Rs. 47 billion is as under:

	(Billion Rs.)
Punjab	23.443
Sindh	8.853
NWFP	10.621
Balochistan	4.083
Total:	47.000

The size of Public Sector Development Programme 2004-05 is Rs. 202 billion with Federal Programme at Rs. 148 billion and Provincial at Rs. 54 billion. The Federal Government assessed that during 2004-05, the Provincial Governments will spend at least Rs. 54 billion through their ADPs. The province-wise details of assessed Annual Development Plans for 2004-05 is as under:

	(Billion Rs.)
Punjab	25.860
Sindh	9.228
NWFP	11.423

@Transferred from the Finance Division.

Balochistan	7.489
Total:	54.000

(b) The releases are made by the Finance Division.

(c) During 2003-04 against the federal allocation of Rs. 113 billion, Rs. 102.3 billion were utilized.

For 2004-05, against Rs. 112.4 billion rupees component of Federal PSDP (Rs. 148 billion) Rs. 24.4 billion were released upto September 30, 2004 against which the reported utilization was Rs. 13.5 billion.

@49. ***Dr. Muhammad Said:** *(Notice received on 2-11-04 at 2.05 p. m.)*

Will the Minister for Planning and Development be pleased to state the total PSDP allocation, the amount released and utilized from 1st July, 2003 with province-wise break-up?

Minister for Planning and Development: (a) The total allocations of the Public Sector Development Programme 2003-04 was Rs. 160 billion (Federal programme at Rs. 113 billion and Provincial at Rs. 47 billion). The Federal Government assessed that the Provincial Governments would spend Rs. 47 billion during 2003-04 through their ADPs. The provinces formulate and implement programmes themselves according to their priorities and Federal Government has no say what-so-ever in the formulation and implementation of provincial programmes. The break-up of federally assessed provincial programme of Rs. 47 billion is as under:

	(Billion Rs.)
Punjab	23.443
Sindh	8.853
NWFP	10.621
Balochistan	4.083
Total:	47.000

The size of Public Sector Development Programme 2004-05 is Rs. 202 billion with Federal Programme at Rs. 148 billion and Provincial at Rs. 54 billion.

@Transferred from the Finance Division.

11

The Federal Government assessed that during 2004-05, the Provincial Governments will spend at least Rs. 54 billion through their ADPs. The province-wise details of assessed Annual Development Plans for 2004-05 is as under:

	(Billion Rs.)
Punjab	25.860
Sindh	9.228
NWFP	11.423
Balochistan	7.489
Total:	54.000

(b) The releases are made by the Finance Division.

(c) During 2003-04 against the federal allocation of Rs. 113 billion, Rs. 102.3 billion were utilized.

For 2004-05, against Rs. 112.4 billion rupees component of Federal PSDP (Rs. 148 billion) Rs. 24.4 billion were released upto September 30, 2004 against which the reported utilization was Rs. 13.5 billion.

178. *__Mr. Muhammad Akram:__ *(Notice received on 2-11-04 at 1.40 p. m.)*

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the percentage of increase of the patients of fatal diseases like HIV, hepatitis, cancer etc. in the country during the last five years;

(b) the salient reasons for the said increase; and

(c) the steps being taken by the government to control/eliminate the said diseases?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) (i) The percentage of rise in HIV cases has not yet been calculated due to the absence of sufficient data on the actual number of cases.

* Data regarding HIV/AIDS cases reported to the National AIDS Control Program, National Institute of Health is as follows:

Year	HIV	AIDS	Total
1998	1364	170	1534
1999	1436	187	1623
2000	1478	196	1674
2001	1664	222	1886
2002	1758	233	1991
2003	1951	246	2197
March 2004	1973	251	2224

* Drug User population in the country wherein prevalence has risen to 94 cases out of 400 tested (25%) from 1st January to 30th June 2004 in Karachi.

(ii) The data collected by the National Health Management Information System (HMIS) shows variable picture as evident as follows:

Year	Reported cases	%decrease/increase
1999	40802	
2000	39300	3.7% decrease
2001	41172	4.8% increase
2002	38885	5.6% decrease
2003	34200	12% decrease

(b) Following are the contributing factors to the increase in the cases of HIV/AIDS:

* Low literacy rates
* Silence and denial
* High poverty levels
* Low spending on health and education
* High prevalence of risky behaviours
* Large number of internal and external migrants
* A high proportion of adolescents and young adults

* Gender inequalities

* Non-accessibility to vulnerable and high risk groups

* Social & Cultural barriers

* Over all decrease in hepatitis cases is because of increased awareness campaign launched by the Government of Pakistan resultantly preventive measures adopted by the public.

* Smoking and environmental pollution are the main causes of the cancers of lungs, urinary bladder etc.

(c) Steps taken by the Ministry of Health for AIDS control. The Ministry of Health, Government of Pakistan through the National AIDS Control Programme is implementing the Enhanced HIV/AIDS Control Programme at a total cost of Rs.2.85 billion with World Bank Support. The Programme is simultaneously being implementd in the Federal Areas and the Provinces/AJK and has the following activities:

(a) Service to the high risk groups

(b) Safe Blood Transfusions

(c) Infection control activities

(d) Awareness raising using behavior change communication (BCC) approach among general population.

(e) Human resource development among health care professionals and related personnel.

(f) Stengthening of sexually transmitted infections (STI) services through provision of STI drugs free of cost upto the district level.

(g) Comprehensive management services to people living with HIV/AIDS (PLWHA) including free anti retro viral (ARV) treatment.

(h) Voluntary Counseling and HIV testing services.

* Stemps taken by the Government for Hepatitis control (NIH-MoH)

The National Institute of Health/Ministry of Health, Government of Pakistan, is providing free immunization against Hepatitis B through the Expanded Programme on Immunization (EPI) as a part of its routine immunization programme to all children less than one year of age. This single intervention that is being supported by the Global Alliance for Vaccines and Immunization (GAVI) will ensure that all future generations of Pakistani children will be free from Hepatitis No prophylactic vaccine is available for Hepatitis-C as yet.

Extensive advocacy campaigns at all community levels are being done by the Ministry of Health alongwith Provincial Health Departments.

VACCINES PROCURED THROUGH UNICEF DURING 2001-02 TO 2003-04

Vaccines	Year 2001-02	Total Cost	Year 2002-03	Total Cost	Year 2003-04	Total Cost	Country
	Quantity		Quantity		Quantity		
BCG Vial/Amp of 20 dose	250,000	287.500	300.000	540,000	Nil		Japan, Indonesia, France & Canada
DPT vial of 20 dose	200,000	400,000	Nil		Nil		France & Australia
DPT vial of 10 dose	Nil		475,000	593,750	700,000	2,100,000	France & Indonesia.
OPV vial of 20 dose	200,000	384,000	650,000	1,248,000	Nil		Italy, Belgium, France & Indonesia.
Measles vial of 10 dose	300,000	477,000	700,000	1,540,000	536,000	1,179,200	Italy & France.
DT 10 dose vial	Nil		Nil		28,000	0	Indonesia
TT vial of 20 dose	Nil		650,000	435,500	Nil		Indonesia, Australia & Canada.
Amount paid US$ (in millions)		1.885		6.536		3.928	

179. *Mr. Muhammad Akram: *(Notice received on 2-11-04 at 1.40 p. m.)*

Will the Minister for Health be pleased to state the details of vaccine imported during the last three years indicating also the amount spent on it and the names of the countries concerned?

Mr. Muhammad Nasir Khan: Ministry of Health procures vaccines from UNICEF for the Expanded Programme of Immunization. All vaccines are required to be pre-qualified, meeting the WHO and UNICEF global criteria.

A total of 11 million doses of BCG, 15.75 million doses of DPT, 17 million doses of OPV, 15.36 million doses of measles, 13 million doses of TT and 0.28 million doses of DT have been procured during three years period (2001-02, 2002-03 and 2003-04).

Total year-wise cost incurred on purchase of the above vaccines is Rs. 112 million, Rs. 375 million and Rs. 225 million in year 2001, 2002 and 2003 respectively.

During the past three years, UNICEF procured these vaccines from pre-qualified vaccine manufacturers in Japan, Indonesia, France, Canada, Belgium, Italy and Australia.

The detail break-up of vaccines, cost and countries of purhcase is attached.

180. *Dr. Muhammad Ali Brohi: *(Notice received on 02-11-2004 at 1.45 p.m.)*

Wll the Minister for Health be pleased to state:

(a) the amount received from the candidates for training in Jinnah Post Graduate Medical Centre Karachi during the last three years and its utilization;

(b) the date on which the last audit of the accounts of training and education department of the said Centre was conducted and details of irregularities pointed out in that audit report; and

(c) the time by which the next audit of the accounts of the said centre will be carried out?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) An amount of Rs. 5,62,60,000 was received which was deposited in Government Treasury.

(b) The latest audit was started in August 2004, which is still going on. No irregularity has so far been pointed by the audit team.

(c) The Audit Authorities have not yet fixed next date of the audit. It is fixed by the Audit Department.

181. *Dr. **Muhammad Ali Brohi:** *(Notice received on 02-11-2004 at 1.45 p.m.)*

Will the Minister for Industries, Production and Special Initiatives be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the provincial governments are bound to obtain permission from the Federal Boiler Safety Board before taking any action regarding boilers as required under section 34 of the boilers and pressure vessel ordinance 2002;

(b) whether it is a fact that the Punjab Government has discontinued the inspection of boilers without seeking permission from the said board, if so, the reasons thereof; and

(c) the steps taken by the Government for the public safety after the discontinuation of the inspection of boilers in Punjab?

Mr. Jahangir Khan Tareen: (a) Section 34 of the Ordinance does not deal with this subject. However, under section 4 of the Ordinance the Provincial Government may, with the concurrence of the Board, by notification in the official Gazette, exclude any specified area from the operation of all or any of the provisions of this Ordinance.

(b) In view of its policy of non-interference in the affiars of industries the Government of Punjab has decided to eliminate inspection/visit by the Boiler Inspectors and proposed to engage the Insurance Companies to carry out inspection under rule 36(2) of the Ordinance.

(c) The steps taken by the Government are as under:—

(a) MOIP&SI has invited the attention of Government of Punjab to the relevant provisions of the Boilers and Pressure Vessels Ordinance, 2002 and advised them not to discontinue inspection of Boilers without consulting Federal Boilers and Pressure Vessels Safety Board.

(b) A system of inspection by the Insurance Companies under Section 36 of Boilers and Pressure Vessels Ordinance, 2002 will be introduced shortly with the approval of Federal Boilers and Pressure Vessels Safety Board.

(c) Matters relating to public safety are reviewed by the Federal Boilers and Pressure Vessels Safety Board from time to time. Chief Inspectors of Boilers of all Provincial Governments including Islamabad Capital Territory (ICT) are Members of the Board.

182. ***Mr. Muhammad Akram:** *(Notice received on 02-11-2004 at 1.50 p. m.)*

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the reasons for recent shortage of wheat in various parts of the country;

(b) the steps taken by the Government for proper and timely supply of wheat in the country?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: (a) Presently there is no shortage of wheat in any part of the country. The present availability in the public sector is 2.433 million tons. A quantity of 3.456 million tons was procured by the PASSCO and Provincial Governments. The procurement forms about 20% of wheat crop at 19.497 million tons. The remaining quantity was with the private sector for consumption, trading, sell to the flour mills and for the seed. This includes 1.2 million tons pledged stocks by banks which is also available with the private sector.

(b) Government has decided to import one million tons wheat through TCP to meet the shortfall in the country. TCP after floating international tenders, has signed contracts for import of 0.926 million tons of wheat. The imported wheat has started to arrive in the country from 12-09-2004 and the whole process of imported wheat will be completed by the mid December, 2004. Up country transportation imported wheat to provinces/Agencies is in progress. The ECC of the Cabinet also directed MINFAL to examine further import of another one million tons of wheat if required.

183. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** *Notice received on 02-11-2004 at 2.00 p.m.).*

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the "National Programme for Watercourse Improvement in Pakistan" was launched by the President with an allocation of Rs. 66 billion;

(b) the number of watercourses planned during the year 2004-2005 with Province-wise break-up; and

(c) the amount allocated for the said purpose for the year 2004-2005 with province-wise break-up and the funds released so far?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: (a) Yes.

(b) The number of watercourses planned during the year 2004-05 with break-up province-wise and other areas is as under:

Province/other areas	Watercouse planned for year 2004-05
Punjab	2,157
Sindh	2,564
N.W.F.P.	1,190
Balochistan	783
AJK	117
FATA	186
FANA	71
ICT	37

(c) Amount allocated for the year 2004-05 is Rs. 4,000 million. Tentative break-up of funds allocation to provinces/other areas and fund releases so far are as under:

(Rs. In million)

Province/other areas	Tentative Allocation	Releases
Punjab	1,495.238	747.619

Sindh	1,425.626	712.813
N.W.F.P.	611.779	305.900
Balochistan	300.816	150.408
AJK	27.041	13.521
FATA	41.379	20.689
FANA	23.447	11.793
ICT	8.728	4.364
MINFAL	65.927	32.963

184. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 02-11-04 at 2.00 p.m.)

Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) the grant sanctioned for the Ministry of Science and Technology in the Budget for the year, 2003-04;

(b) the amount released from the said grant by the Finance Division during the year 2003-04;

(c) the amount spent out of the released grant during that year and the amount which remained unspent and was surrendered; and

(d) the amount allocated in the Public Sector Development Programme (PSDP) for the year 2003-04 for various Projects concerning the Ministry of Science and Technology and the amount spent out of the same on the schemes during the said year?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: **I. Non-Development Budget**

(a) (i) S&TR Division (Grant No. 106) — Rs. 203,778,000

(ii) S & T Organizations (Grant No. 107) — Rs. 917,084

(b) (i) S & TR Division — Rs. 176,389,000

(ii) S & T Organizations — Rs. 916,935,000

(c) (i) S & TR Division

Amount Spent		Rs. 157,251,000
Amount unspent		Rs. 4,003,000
Amount surrendered		Rs. 15,135,000
	Total:	Rs. 176,389,000

(ii) S & T Organizations

Amount Spent		Rs. 913,235,000
Amount unspent		Rs. 3,700,000
Amount surrendered		Rs. 149,000
	Total:	Rs. 917,084,000

II. **Development Budget**
(Grant No. 146)

(d) (i)	Allocation	Rs. 1,312,166,000
(ii)	Amount spent	Rs. 1,171,553,000
(iii)	Amount surrendered	Rs. 123,184,000
(iv)	Amount unspent	Rs. 17,429,000
	Total (ii to iv):	Rs. 1,312,166,000

185. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 02-11-04 at 2.00 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the expired sutures are being used in the Children operation theater in PIMS, if so, its reasons; and

(b) the price of the sutures and the period for which it can be used?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) No.

(b) 1. Catget Chronic No. 1, 2/0 Rs. 396.35 per dozen.

2. Catget Chronic No. 3, 4/0 Rs. 401.34 per dozen.

3. Silk No. 2/0, 3/0 and 4/0 Rs. 296.24 per dozen.

These sutures can be used upto 10 years from the date of manufacturing.

186. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 03-11-04 at 9.15 a.m.)

Will the Minister for Industries, Production and Special Initiatives be pleased to state:

(a) the number and location of industrial exhibitions held in the country during the last two years; and

(b) the amount spent by the Government on the said exhibitions?

Reply not received.

187. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 5-11-04 at 11.00 a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) whether it is a fact that some polio cases have been detected in the country during the current year;

(b) the steps taken by the Government to eradicate this disease; and

(c) whether elected representatives have been involved in eradication process?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) 36 polio cases have been identified throughout the country from 1st January, 2004 till to date.

(b) The Government is carrying out regular national immunization campaigns from 1994 onwards to eradicate this disease. Each round targets approximately 31 million children upto the age of 5 years. The children are given vaccine through a door to door campaign involving over 150,000 personnel. With additional national and sub national Immunization campaigns, the virus has been restricted to Northern NWFP, Sindh and a few areas in Punjab. Balochistan has not reported any polio case since October 2003. During 2004, six full rounds of National Immunization Days (NIDs) have been conducted throughout the country Whereas one round of sub National Immunization Days (SNIDs) was organized in the selected high risk Districts of the counts. The next round of NIDs is scheduled to be held from November 30 to December 2, 2004.

To motivate the parents an effective social mobilization campaign is being conducted through Electronic media, print media, mosque announcements etc.

An efficient and effective Acute Flaccid Paralysis (AFP) surveillance system is established through out the country. All the AFP cases (suspected polio cases) are being reported immediately after their detection through AFP surveillance systems.

(c) Yes, the elected representatives *i.e.* MNAs, Senators, Nazims and others are being involved in launching ceremonies of polio campaigns to eradicate this disease.

188. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 5-11-04 at 11.00 a.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state total number of veterinary hospitals and dispensaries and the number of veterinary offices and para veterinary officers in the country as of 31st March, 2004 with province-wise break-up?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: The total number of veterinary hospitals. dispensaries, veterinary centres and number of veterinary officers and para veterinary officers in the country are as under:—

Provinces	Vet. Hospitals	Vet. Dispensaries	Vet. Centers	Vet. Officers	Para-Vet. Officers.
Punjab	511	743	2757	816	2400
Sindh	116	91	687	106	681
NWFP	96	341	212	174	977
Balochistan	55	657	0	154	771
AJK	17	108	132	70	400
Northern Areas	11	150	0	8	83
ICT	3	0	4	2	7
Pakistan	**809**	**2084**	**3792**	**1234**	**5319**

190. ***Mr. Nisar Ahmed Memon:** (Notice received on 18-11-04 at 1.05 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that

a first class dispensary building at Sost Check-post in Northern Areas has not been constructed so far despite the fact that it has been approved in PC-I, if so, its reasons?

Mr. Muhammad Nasir Khan: A combined PC-I for inter agency complex was prepared by the Pak. P.W.D. for a cost of Rs. 37.778 million. It also included, Health component for an accommodation for Medical Officer and a dispensary. Cost of Health component is Rs. 3.491 million. Work for the construction of Doctors residence has been completed.

The work for the construction of the dispensary could not commence as the PC-I under revision. However, full-fledged dispensary has already been established and working there in a hired building.

191. ***Mr. Nisar Ahmed Memon:** (Notice received on 18-11-2004 at 1.05 p.m.)

Will the the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that Northern Areas are excluded from various health project of PHC, founded by various donor agencies is so its reasons?

Mr. Muhammad Nasir Khan: No Ministry of Health is implementing a number of PHC projects in Northern Areas, which also include those with donors' assistance. These projects include:

(1) National Programme for Family Planning and Primary Health care (The LHWs Programme).

(2) Expanded Programme for Immunization (EPI)/Polio Eradication.

(3) TB Control Programme.

(4) HIV/AIDS.

(5) Global Alliance for Vaccination and Immunization (GAVI) support for EPI/Hepatitis-B.

(6) Nutrition Project.

However, no specific donor assisted project exclusively for Northern Areas is being implemented, as there has been no request for such assistance by the Northern Areas Administration.

192. *Mr. Nisar Ahmed Memon: (Notice received on 18-11-2004 at 1.05 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Operational Officer of WHO is one for both AJK and FANA; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to separate Operational Officer of WHO for AJK and FANA, if so, when?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) Yes.

(b) No; currently no such proposal is under consideration.

193. *Mrs. Tanveer Khalid: (Notice received on 24-11-2004 at 1.00 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the steps taken by the Government to promote Dairy Farming in the country?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: Government has taken following steps to promote dairy farming in the country:—

(i) In order to upgrade indigenous non descript cows, encouraged use of Artificial Insemination services and allowed import of high yielding cows (Friesean and Jersey);

(ii) Promoted selective breed improvement programme for production of good quality bulls;

(iii) Introduced and promoted embryo transfer technique to improve production potentials of dairy animals;

(iv) Initiated micro credit shcemes for small livestock farmers through commercial banks like Khushali Bank;

(v) allowed duty free import of plant implements, machinery and equipments etc. of agriculture not manufactured locally to promote value addition of dairy products;

(vi) Encouraged cultivation of high yielding varieties of fodder crops; promoted usage of molasses-urea block and agro industrial by products/ wastes as feed for dairy farming.

(vii) Expanded and improved/modernized laboratory facilities to diagnose and treat livestock diseases;

(viii) Increased health coverage by the provision of technical staff and facilities and introducing human resource development programmes;

(ix) Improved Extension services and initiated awareness campaign/ programmes through electronic/print media regarding dairy farming and improved livestock husbandry practices.

(x) A separate Livestock Policy is being prepared to give high priority to this sub-sector.

194. *Mrs. Tanveer Khalid: (Notice received on 24-11-2004 at 1.00 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the steps being taken by the Government to develop and promote livestock in the country?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: Government has taken following steps to develop and promote livestock in the country:—

(i) In order to upgrade indigenous non descript cows, encouraged use of Artificial Insemination services and allowed import of high yielding cows (Friesean and Jersey);

(ii) Promoted selective breed improvement programme for production of good quality bulls, rams/bucks;

(iii) Introduced and promoted embryo transfer technique through its demonstration on experimental basis at government livestock farms and experimental stations;

(iv) Initiated micro credit shcemes for small livestock farmers through commercial banks like Khushali Bank;

(v) allowed duty free import of plant, implements, machinery and equipments etc. of agriculture not manufactured locally;

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

for the sitting of the Senate to be held on

Tuesday, the 7th December, 2004

32. **Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 2-11-2004 at 1.45 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the names and designation of doctors and para medical staff of Jinnah Post Graduate Medical Centre, Karachi who got inland training during the last five years;

(b) the names of institutions from where they got training; and

(c) the amount spent on the said training?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a, b) Following doctors of Jinnah Postgraduate Medical Centre, Karachi got inland training during last five years in the Institution indicated against their names:—

S. No.	Names and Designation	Name of Training Institution
1.	Dr. Jawaid Akbar Sial, Registrar	National Institute of Cardiovascular Diseases (NICVD) Karachi.
2.	Dr. Mubashir Hussain Turi, Medical Officer.	National Institute of Cardiovascular Diseases (NICVD) Karachi.

(c) No Government funds were involved in training of the above doctors. All the expenses in training have been borne by the employees themselves.

33. **Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 3-11-2004 at 9.15 a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the date of last audit conducted of the accounts of Jinnah Post Graduate Medical Centre, Karachi; and

(b) the details of irregularities pointed out by the audit team; and

(c) the names of persons found involved in the said irregularities and the action taken against them?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) The last audit of accounts of JPMC was conducted on 23-06-2003 to 15-07-2003.

(b) Five Audit paras were pointed out by the Audit. The details of irregularities as given in the audit paras are annexed.

(c) No person has been pointed out in the audit paras.

Annex-X

Wasteful expenditure Rs. 104.42 Million due to defective planning and installation of Linear Accelerator, Simulator and Dozimeter

It was observed that Jinnah Postgraduate Medical Centre, Karachi purchased Linear Accelerator with simulator under development project 'Modernization and up-dating facilities at JPMC in the year 1991-92 for Rs. 94.84 million. The machine could not be installed because the place / room for such type of machine was not available. A room was constructed for Rs. 5.0 million in the year 1995-96. The machine was installed and made functional in April 1999. Audit further observed that the machine remained out of order for the following period.

From	To
December, 1999	October, 2000
January, 2001	To date

The above table suggests that over the last 4 years the machine has remained out of order for more than 3 years. Annual contract was made with M/s Diagnostic Equipment Corporation for the repair of the machine and a sum of Rs. 725,332 was paid for the period from 16 June 2000 to 15 October 2000. Similarly, the management of JPMC incurred expenditure of Rs. 3,850,664 during 2000-01 to 2001-02 on account of repair and maintenance but the machine is still out of order. Hospital Physicist got training from abroad in connection with functioning of Linear Accelerator and after two months of training the said person proceeded on retirement.

Departmental Reply

The irregularity was pointed out through AIR in November 2003 to the Department. In reply dated 12 January 2004 the management admitted that the building to accommodate the equipment was not built because it was not provided in the original project and a port viz. Simulator / Dosimeter was not available along with the Linear Accelerator. Regarding payment of maintenance charges it was replied that the work was given to M/s DEC on the advice of M/s Varian From (manufacturer) but no comments on award of contract of maintenance given during the period in which the Machine was out of order and training abroad of a Hospital Physicist who proceeded on retirement after two months were furnished.

Conclusion

Wasteful expenditure of Rs. 104.42 million (94.84 on account of purchase of machine, Rs. 5.00 on contruction of room and Rs. 4.58 on account of repair and maintenance) was made by the management without proper planning, ignoring the requriments of para 10 of GFR Vol-I.

Para-31 Wasteful Expenditure / Loss of Rs. 45.00 Million due to Non-functioning of Equipment

It was observed during the course of audit that Jinnah Postgraduate Medical Centre, Karachi purchased equipment viz. Lithotripsy during February 1996 for Rs. 45.00 million. It was further noted that the said equipment was lying idle / un-functional since 10 December 1998 as the same is out of order. The investment of public funds to the tune of Rs. 45.0 million is thus going waste due to non-repair of costly equipment, which is also depriving the patients from the potential benefits that could be derived if the equipment was operational.

Departmental Reply

The irregularity was pointed out through AIR in November, 2003 to the Department and Ministry concerned. The management in their reply dated 12 January 2004 conceded the audit observation and stated that lithotripsy equipment worked for initial two years (since warrantee was provided for two years only) and since then it is out of order. It was further informed that original firm has gone under liquidation. Sole agent M/s Zeelan is also no more available. Tenders were invited on 20 April 1999, 20 May 1999, 26 November 1999, 07 February 2001 and 08 October 2003 but no response have received.

Conclusion

Non-functioning of a costly machine for want of repairs has caused wastage of public funds amounting to Rs. 45.0 million and deprived the patients of the benefits of the usage of machine.

Para-32 Irregular Repair and Maintenance of Residential Building costing Rs. 3.72 Million

It was noted during the course of audit that Jinnah Postgraduate Medical Centre, Karachi incurred expenditure of Rs. 3,718,963 during the period from 2000-01 to 2001-02 on account of repair and maintenance of Government owned residential buildings and bungalows at doctors / staff colony whereas Director, Jinnah Postgraduate Medical Center (Head of the Department) was not empowered to incur such expenditure in terms of Para 8(7) of Finance Division O.M. No.F.3 (4) -Exp-III/2000 Dated 30 June 2000. The details of expenditure are as under.

S. No	Period	Item of Wok	Amount (Rs.)
1	2000-02	Construction of TV Rooms of D-2 & D/3	416,000
2		Repair / renovation of Bungalow No D-4	324,000
3		Construction of RCC Block D	30,000

4		C-I and G-I pipes at Doctors Colony	334,400
5		Renovation of bath Rooms Flat No 7 Cat-III	193,000
6		Repainting of flats of Cat-III	185,336
7		Repair of Bungalow No D-3	83,638
8		Supply of material for residential buildings	73,617
9		Repainting of Cat-IV flats	120,718
10		Repair of Bungalow No D-2	353,900
11		Material for Residential Buildings	235,700
12		Repair of Doctor's Colony	164,910
13		Repair of Bungalow C-5	118,152
14		Repair of Bungalow C-5	226,000
15		Repair of Category III flats	185,547
16		Repair of category IV flats	207,845
17		Repair of Bungalow D	248,900
18		Repair of Bungalow D	217,300
		Total	3,718,963

Departmental Reply

The irregularity was pointed out through AIR in November, 2003 to the Department and Ministry concerned. In reply dated 12 January 2004 the management stated that the said work was carried out on receipt of complaints regarding deteriorated conditions of residences in public interest. It is also stated that the matter for obtaining ex-post facto sanction from Ministry of Health has already been taken up vide this letter dated 21 January 2003.

Conclusion

The expenditure of Rs. 3.72 million incurred on the repair and maintenance of residential buildings without delegation of any financial power is held as irregular/ un-authorized.

Para-33 Splitting up of Expenditure of Rs. 724,723 to avoid Sanction of Higher Authorities and floating of Tenders

According to Serial No. 8(33) of Finance Division O.M. No. F.3 (4)-Exp-III/2000 dated 30 June 2000 Heads of Departments are empowered to accord sanction up to Rs. 25,000 without inviting open tenders through press. The limit was raised to Rs. 40,000 from July 2001. According to appendix II to para 144 of GFR, Vol.-I the expenditure may not be split up to avoid calling of open tenders and approval of the higher authority. It was, however, noted during the course of audit that Jinnah Postgraduate Medical Centre, Karachi incurred expenditure of Rs. 724,723 on account of repair and maintenance of buildings and cost of Other store during 2000-01 and 2001-02 by splitting up the expenditure in order to keep the same within the of power of sanction.

Cheque No.	Name of Firm	Bill No and Date	Items Purchased	Amount (Rs.)
1891 dt 18.6.02	Super Trading	280 dt. 14.06.02	Spray oil	24,678

		29 dt 15.06.02		24,678
		30 dt 15.06.02		21,936
2151 dt 29.6.02	M.J Enterprises	62 dt 10.06.02	Foam pillow	24,592
		63 dt 10.06.02		24,592
		62 dt 08.06.02		24,592
2168 dt 29.6.02	United Supply Cop.	123 dt 14.06.02	Mattress	23,832
		125 dt 13.06.02		23,832
		119 dt 14.06.02		23,832
		121 dt 14.06.02		23,832
		127 dt 14.06.02		23,832
		125 dt 14.06.02		23,832
		126 dt 14.06.02		23,832
		126 dt 14.06.02		23,832
2169 dt 2.6.02	United Supply Cop.	191 dt 15.06.02	Soap	23,800
		192 dt 15.06.02		23,800
2036 dt 24.6.02	Star Corp.	Nil dt 07.06.02	Enamel paints	24,510
		Nil dt 07.06.02		24,510
		Nil dt 07.06.02		22,875
		Nil dt 07.06.02		22,174
		Nil dt 07.06.02		22,875
		Nil dt 07.06.02		22,875
		Nil dt 07.06.02		23,858
2037 dt 24.6.02	Star Corp.	Nil dt 07.06.02	Paints	24,510
		Nil dt 07.06.02		18,325
		Nil dt 07.06.02		22,875
		Nil dt 07.06.02		23,850
		Nil dt 07.06.02		24,292
		Nil dt 07.06.02		14,850
		Nil dt 07.06.02		24,510
		Nil dt 07.06.02		24,510
Total				724,723

Departmental Reply

The irregularity was pointed out through AIR in November, 2003 to the Department. The Department vide their reply dated 12 January 2004 stated that some items costing more than Rs. 25,000 could not be purchased in fraction. It was also stated that the case for ex-post-facto sanction had been moved to the Ministry.

The reply of the management is not satisfactory as the action of management was not in conformity with the provisions of rules.

Conclusion

The expenditure of Rs. 0.72 million incurred in contravention of the provisions of para 144 and 146 of GFR, Vol.-I is held as irregular.

Para-34 Irregular Sanction of Expenditure of Rs. 1.99 Million beyond Power

According to Serial No. 8(5) and (33) of Finance Division O.M. dated 30 June 2000 Heads of Departments are empowered to sanction expenditure up to Rs. 25,000 under the head repair and maintenance of vehicles and 59900-other store. In case of other store the limit of Rs. 25,000 was raised to Rs. 40,000 from July, 2001. It was, however, noted during the course of audit that the management of Jinnah Postgraduate Medical Centre, Karachi incurred expenditure of Rs. 1,988,746 during the period from 2000-01 to 2001-02 on account of repair of vehicles (Rs. 227,484) and other expenditure (Rs.1, 761,262) by splitting up of sanctions to avoid sanction of higher authority as detailed below.

Repair of Vehicle

Name of Firm	Voucher No date	Amount (Rs.)
Rehan Traders	2153 dt 30.6.02	47,361
Safdar Enterprises	2155 dt 30.6.02	37,105
Syed Enterprises	2169 dt 30.6.02	63,538
Fayyaz & Co.	2170 dt 30.6.02	79,480
Total		**227,484**

Expenditure under head 599000-Others

Name of Firm	Bill No date	Amount (Rs.)
Feroze Associates	1915 dt 20.6.02	42,135
	1917 dt 20.6.02	180,850
	1881 dt 18.6.02	166,000
	1882 dt 18.6.02	150,700
	1883 dt 13.6.02	107,700
	1884 dt 13.6.02	122,500
	1885 dt 18.6.02	170,500
	1886 dt 18.6.02	100,100
	1886 dt 18.6.02	76,800
	1888 DT 18.6.02	94,500
	1888 DT 18.6.02	11,000
	1888 DT 18.6.02	51,000
	2142 DT 21.6.02	92,063
M/s A.H Sons	2091 dt 26.6.02	56,542
	2091 dt 26.6.02	257,140
Shoib Enterprises	1964 dt. 22.6.02	45,190
Total		1,761,262

Departmental Reply

The irregularity was pointed out through AIR in November 2003 to the Department. In reply dated 12 January 2004 the management stated that the matter regarding obtaining of ex-post-facto sanction has already been taken up with Ministry of Health vide their letter dated 23 June 2001 and reminder dated 15 December 2001.

Conclusion

The expenditure of Rs. 1.99 million incurred beyond the delegated financial powers and by splitting up the sanctions is held as un-authorized.

	accounts. i. Tampering of record. ii. Forfeiture of security on termination of contract on default.
PARA-30	**DOUBTFUL EXPENDITURE RS. 104.42 MILLION DUE TO DEFECTIVE PLANNING AND INSTALLATION OF LINEAR ACCELERATOR, SIMULATOR AND DOZIMETER.** After discussions it was decided that JPMC would provide additional information to satisfy the Audit.
[redacted]	**WASTEFUL EXPENDITURE/LOSS OF RS. 45.00 MILLION DUE TO NON-FUNCTIONING OF EQUIPMENT.** After discussions it was decided that JPMC would provide additional information to satisfy the Audit. Ministry of Health to look into the matter as to why the Lithotripsy machines purchased by Ministry of Health for JPMC and PIMS have not been functioning. Inquiry Team should also include a Technical person.
PARA-32	**IRREGULAR REPAIR AND MAINTENANCE OF RESIDENTIAL BUILDING COSTING RS. 3.72 MILLION** It was decided that Director JPMC may move case for regularization of the Expre.
PARA-33	**SPLITTING UP OF EXPENDITURE RS. 724,723 TO AVOID SANCTION OF HIGHER-AUTHORITIES AND FLOATING OF TENDERS.** After discussions it was decided that JPMC should get it verified from Director Audit (Karachi) whether open tenders were invited for the items.
PARA-34	**IRREGULAR SANCTION OF EXPENDITURE OF RS. 1.99 MILLION BEYOND POWER.** After discussions it was decided that Director Audit Karachi (Mr. Ghufran Memon) may again visit the JPMC for verification/satisfaction and for review of their findings.

34. **Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 3-11-2004 at 9.15 a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the number of patients who were provided free medical treatment by Jinnah Post Graduate Medical Centre, Karachi during the last five years; and

(b) the amount spent by Jinnah Post Graduate Medical Centre, Karachi, on the treatment of the said patients?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) Number of patients 5,49,873

Year-wise break-up

Year	Indoor Patients	Out Door Patients	Total
1999	32650	75030	107680
2000	34055	66127	100182
2001	36394	74603	110997
2002	36361	73112	109473
2003	36129	85412	121541
Grant Total :	**175589**	**374284**	**549873**

(b) Year-wise break-up

S. No.	Financial Year	Amount (Rs.)
1.	1999-2000	70,000,000
2.	2000-2001	70,000,000
3.	2001-2002	71,363,000
4.	2002-2003	75,626,800
5.	2003-2004	86,783,000

35. **Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 3-11-2004 at 9.15 a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the details of machinery and equipments purchased for Jinnah Post Graduate Medical Centre, Karachi during the last five years, indicating also the expenditure incurred; and

(b) the procedure adopted for the said purchases?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) A list containing name of machinery/ equipment purchased during last five years, its quantity and expenditure incurred on it is annexed.

(b) As provided in Government rules, tenders for the purchases in question were called through the Press which were opened by the Purchase Committee including representatives of the Ministry of Health. On recommendations of the Committee, and with the approval of the competent authority *i.e.* Director, JPMC, Karachi, purchase orders were placed with the concerned Firms.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library).

36. **Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 3-11-2004 at 9.15 a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state the name of contractors who are providing various services in Jinnah Post Graduate Medical Centre, Karachi indicating also the details of services being provided and the amount paid to them during the last five years?

Mr. Muhammad Nasir Khan: The following lists containing names of the contractors, detail of services provided and the amount paid to them are annexed:—

(i) List of bills submitted by various firms against repair and replacement of equipments from 1999 to 2004 at Annexure-I.

(ii) List of spare parts purchased from 1999 to 2004 is at Annexure-II.

(iii) List of general items purchased from 1999 to 2004 is at Annexure-III.

(iv) List of diet items purchased from 1999 to 2004 is at Annexure-IV.

(v) List of contractors who have supplied drugs/medicines and other miscellaneous items during the year 1999 to 2004 is at Annexure-V.

(vi) List of contractors who have supplied machinery and equipment during last five year is at Annexure-VI.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library).

(vi) Encouraged cultivation of high yielding varieties of fodder crops; promoted usage of molasses-urea block and agro industrial by products/ wastes as feed for livestock farming;

(vii) Expanded and improved/modernized laboratory facilities to diagnose and treat livestock diseases;

(viii) Increased health coverage by the provision of technical staff and facilities and introducing human resource development programmes;

(ix) Allowed export of livestock and meat and reduced Animal Quarantine fee in order to give market oriented stimulus for livestock development in the country;

(x) Initiated awareness campaign/programmes through electronic/print medica regarding dairy farming and improved livestock husbandry practices.

(xi) A separate Livestock Policy is being prepared to give high priority to this sub sector.

Senator Mian Raza Rabbani: Point of order.

Mr. Acting Chairman: Just let me read the leave application. Can I?

Senator Mian Raza Rabbani: Yes, Ok.

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب محمد اسلم بلیدی نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ چھ تا نو دسمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Acting Chairman: It is a very short item, let me go through it. Just a second, item No. 3, Mr. S.M. Zafar, please move the

REPORT OF THE SENATE FUNCTIONAL COMMITTEE ON HUMAN RIGHTS

Senator S. M. Zafar: I present the Report of the Senate Functional Committee on Human Rights violations. Mr. Chairman, you are the one who initiated this committee. You will be pleased to know that the committee has taken a few decisions in line and in the direction in which you had given the guidance to the committee in its earlier period.

Briefly speaking the committee has taken the following decisions:-

That the Functional Committee on Human Rights will exercise *suo moto* jurisdiction.

Mr. Acting Chairman: It is not placed on the table of the House.

Senator S. M. Zafar: I have placed it on the table. He is placing it now.

جناب قائم مقام چیئرمین: دیر آید درست آید۔ یہ corrected کاپی ہے۔ ہاں جی آپ فرمائیں۔ It is being laid.

Senator S. M. Zafar : Certain decisions that have been taken are that the committee will exercise *suo moto* jurisdiction which is to say it shall take notice of violation of human rights that requires an immediate attention. For the purpose of creation of awareness on human rights, the committee has decided to keep its proceedings open to public and to the media. It has so far held its meeting open to the public and the media and

we are grateful to the media that they have attended the proceedings of the Functional Committee. The members of the committee are also requested to be proactive to bring to the notice of the committee whatever violation takes place.

Then more importantly sir, *suo moto* jurisdiction has been taken by the committee in Narowal case of rape, Jalalpur Peerowala case and in the case of one Khawar Tufail in Lahore. In addition, with regard to Okara Farm, committee said sent a special sub-committee to go to the spot headed by Mr. Khalid Ranjha along with Mr. Farhatullah Babar and Faridullah Afridi and they went to the spot. They came to the conclusion that the law and order situation is not really good there. Far reaching recommendations have been made by them which have been accepted by the committee. I will read one or two recommendation from there namely, that to promote an air of harmony all the cases of the area on Okara Farm should be referred to an independent police investigation agency out of Okara and the second important decision taken is that the cases of those removed from services by way of retalliatory measures for not lending support to the new system should be sympathetically reviewed. I hope the Government will take notice of these things.Thank you very much sir.

Mr. Acting Chairman: Thank you. The report stands laid. Before you get on the point of order Raza Rabbani Sahib and

میری request ہے آپ سے بھی پروفیسر صاحب and Leader of the House سے اور شیر افگن صاحب سے کہ

can we discuss this point of order issue tomorrow sometime to fix up the time after the business because then you can talk about it for as long as you like.

Senator Mian Raza Rabbani: OK, we will do that tomorrow.

Mr. Acting Chairman: Thank you and secondly we have to do a lot of business you know and it is pending otherwise I have no recourse except to extend the session.

Senator Mian Raza Rabbani: I have a point of personal explanation.

Mr. Acting Chairman: Let us have a very short and very small point of order.

Senator Mian Raza Rabbani: Yes, it's going to be short.

اگر یہ سمجھا جائے کہ سلام و دعا ایک ongoing process of dialogue ہے تو یہ پھر ان کی perception ہے ۔ بہرحال میں یہ point on the floor of the House clear کرنا چاہتا تھا۔

Mr. Acting Chairman: The matter stands clarified.

بلیدی صاحب! آپ نے ضرور بولنا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: ضرور بولنا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: پھر آپ دو لفظ بولیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ ماہ رمضان کے دوران میں نے یہ point raise کیا تھا کہ ڈاکٹر عامر لیاقت صاحب جو مذہبی امور کے وزیر مملکت ہیں، ان کی جانب سے توہین مذہب کی تحقیقات کی جائے۔ انیسہ زیب صاحبہ نے اس

ہاؤس کو surety دی تھی ۔ جناب والا! انہوں نے ماہ رمضان میں TV کے پروگرام "مرحبا" میں مذہب کے بارے میں بہت غلط بیانی کی تھی اور غلط لفظ استعمال کیا تھا۔ وسیم سجاد صاحب نے بھی اس بات کی یقین دہانی کرائی تھی کہ اس بارے میں تحقیات کرکے ہاؤس کو بتایا جائے گا۔ انیسہ زیب صاحبہ وزیر مملکت برائے PTV بھی اس وقت موجود ہیں۔ وسیم سجاد صاحب بھی موجود ہیں۔ وزیر مذہبی امور کو جب مذہب کے بارے میں کچھ پتا نہیں ہے اور انہوں نے مذہب کے بارے میں کچھ remarks دیے تھے تو اس سے پوری قوم کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے ۔ چونکہ اس وقت وزیر صاحبہ خود موجود ہیں۔ اس لیے اس بات کی وضاحت ہونی چاہیے۔ جناب والا! یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ نے اس بارے میں کچھ پتا کیا ہے۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب والا! یہ معاملہ اسی دن clarify کر لیا گیا تھا لیکن ڈاکٹر عامر لیاقت علی جن کے حوالے سے یہ خبر آئی تھی، وہ اس وقت بیرون ملک تھے۔ اس وقت یہی فیصلہ ہوا تھا اور اس بارے میں Leader of the House کو بھی بتایا تھا ۔ ہم نے PTV سے یہ script منگوا لیا تھا۔ جس طریقے سے بلیدی صاحب نے اس point کو raise کیا تھا، وہ اس context میں استعمال نہیں ہوا۔ ان کے point of view میں یہ بات تھی کہ خلفائے راشدین کے بارے میں کوئی غلط بات کی گئی ہے جب کہ قطعاً اس قسم کی کوئی بات نہیں تھی۔ اس کی مزید وضاحت وہ چاہتے ہیں تو کسی وقت ڈاکٹر صاحب کو بلا کر مزید وضاحت بھی کی جا سکتی ہے کہ انہوں نے جو بات کہی تھی، وہ کس point of view سے کس خلیفہ کے حوالے سے بات کی The matter was a part of the history. جو بات سامنے آئی ہے یہ ایک private channel میں کہی گئی تھی and that was not PTV. Secondly, میں یہ بات بلیدی صاحب کی اطلاع کے لیے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ میں PTV کی وزیر نہیں ہوں اور نہ ہی PTV میری jurisdiction میں آتا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Anybody else have a point of order from this side. No. Let's proceed on.

سینیٹر مہیم خان بلوچ: جناب والا! میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مہیم خان! ہم نے ابھی decide کیا ہے کہ اب مزید points of order نہیں ہوں گے۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ: آپ نے خود کہا ہے کہ اس طرف سے کوئی ہے جو بات کرنا چاہتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب بند کر دیا ہے ۔ بہرحال آپ پوچھ لیں لیکن چھوٹا سا ہو۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ: میں مختصر بات کرتا ہوں۔ میں بلوچستان کے بارے میں بنائی گئی sub-committee کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم بلوچستان گئے تھے۔ وہاں ہماری بہت اچھے طریقے سے تین meetings ہوئی تھیں۔ اس میں Frontier Corp اور Coast Gaurds کے جنرل اور بریگیڈیر آئے تھے، انہوں نے وہاں اعتراف کیا تھا اور معذرت کی کہ ان agencies کی طرف سے عوام کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور یہ کہا کہ آئندہ زیادتی نہیں ہوگی FC نے کہا تھا کہ overall بلوچستان میں ہماری تین chains ہیں پرسوں میں نوشکی گیا۔ نوشکی میں ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ لوگوں نے مجھ پر یلغار کر دی کہ آپ لوگ وہاں بیٹھ کر اس قسم کے فیصلے کرتے ہیں۔ یہاں ہمارے گاؤں میں ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ میں نے کہا کیا ہو رہا ہے ۔ وہ مجھے موقع پر لے گئے۔ وہاں نوشکی کے بازار میں بارڈر سے تقریباً ۲۰ کلو میٹر کا فاصلہ ہے، آٹھ گاؤں کے درمیان دو نئے chains انہوں نے موقع پر لگائے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کمیٹی کے سامنے پیش ہو۔ یہ اس کی خلاف ورزی ہے۔ یہ ایوان اور کمیٹی کے دوست اس کا نوٹس لیں۔ جب FC ہماری کمیٹی کا احترام نہیں کرتی تو پھر کمیٹی آگے کیسے جائے گی۔ اس کا نوٹس لیا جائے۔

THE CRIMINAL LAW (AMENDMENT) BILL, 2004.

Mr. Acting Chairman: Thank you. We may now take up Item No. 4, further consideration of the following motion moved by Ch. Shahid

Akram Bhinder, Minister of State for Law, Justice and Human Rights on 3rd December, 2004. Mr. Farooq Hamid Naek has already spoken. I now give floor to Mr. Anwar Bhinder to make speech on this motion. All those who want to make a speech, please send me your names, so that I can call them one by one. Yes, Bhinder Sahib.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب چیئرمین! موجودہ مسودہ قانون جو سینیٹ کے سامنے پیش کیا گیا ہے، نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ نیشنل اسمبلی سے پاس ہو کر آیا ہے اور اس پر اب سینیٹ نے اپنی رائے دینی ہے۔ میں اس قانون کے متعلق یہ کہوں گا کہ یہ قانون آج کے لیے نہیں، یہ قانون آئندہ کے لیے بن رہا ہے، آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بن رہا ہے۔ اس لیے اس سے متعلق جو بھی گزارشات ہوں گی وہ میں مختصر طور پر اس ایوان کے سامنے آپ کے توسط سے پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ صرف تنقید ہی نہیں بلکہ اپنی رائے بھی ہر مسودہ قانون کے متعلق ضرور express کرنی چاہیے اور دینی چاہیے، قانون کوئی بھی مکمل نہیں ہوتا اور کبھی بھی complete نہیں ہوتا۔ اس میں ہمیشہ ترمیم کی گنجائش موجود ہوتی ہے کیونکہ وہ قانون آئندہ آنے والے لوگوں کے لیے applicable ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جو بھی اس میں اصلاحات ہوسکیں، جو بھی اس میں ترامیم ہوسکیں، جو بھی اس میں نظر آئے کہ اس میں ایک اور addition یا substraction ہونی چاہیے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا فرض ہے ہم ان کو point out کریں۔ اسی نظریے کے مطابق میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب والا! سب سے پہلے تو میں یہ بات کروں گا کہ آپ کے سیکرٹریٹ سے کہ the کا لفظ ہر جگہ کاٹا گیا ہے مجھے یہ سمجھ نہیں آئی۔ کیا جو version وہاں نیشنل اسمبلی سے آیا تھا۔ یہ ہے offence committed in the name or on the pretext of honour یہ the کے لفظ کو ہر جگہ offence کے بعد کاٹا ہوا ہے۔ کیا یہ typographical mistake ہے۔ کیا یہ وہاں سے اسی طرح کٹا ہوا ہی آیا تھا یا ہمارے سینیٹ سیکرٹریٹ نے اس میں کوئی ردوبدل یا

کوئی ترمیم کی ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ عام طور پر لکھے ہوئے الفاظ کے ساتھ version نہیں آتا' version جو آتا ہے نیشنل اسمبلی کی طرف سے وہ ایک definite اور positive version ہے اور اس version میں جو بھی آتا ہے وہ printed آتا ہے۔اس لیے غالباً اس کے لکھنے کا بعد میں ہی سوال پیدا ہو سکتا ہے۔یہ نہیں کہ نیشنل اسمبلی ایک version کو printed شکل میں message نہ بھیجے بلکہ ایک کاٹا ہوا لفظ بھیجے۔ کیونکہ کسی legislation کے لیے کسی لفظ کو کاٹنا میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ اگر ہم یہاں سے کوئی message بھیجیں گے تو ہم جو بھی اس کا correct version ہوگا' جو بھی printed version ہوگا' اس کو وہاں بھیجیں گے تاکہ اس میں کوئی ابہام نہ ہو لیکن اس میں یہ جو لفظ ہے اگر ہم اسی طرح سے اس کو پاس کرتے ہیں یا اسی طرح سے نیشنل اسمبلی نے پاس کیا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ correct language نہیں ہے۔ Offence committed in the name پہلے تھا and یہ offence committed in name or on the pretext of honour درست phraseology نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: انہوں نے کہا ہے The ڈال دیں گے۔ مجھے یہاں سے یہ خبر آئی ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: The ڈال دیں گے۔ ٹھیک ہے اگر ڈال دیں گے چونکہ مجھے تو جناب! جو آپ نے version دیا ہے' جو آپ نے circulate کیا ہے میں نے تو اس کے متعلق ہی بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں' یہ سینیٹ سیکریٹریٹ نے circulate کیا ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: مجھے تو اس کے متعلق ہی اپنی رائے ظاہر کرنی تھی لیکن بڑی اچھی بات ہے کہ The کا لفظ ہر جگہ جہاں کاٹا ہوا ہے اگر اس کو revive کردیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ correct english ہو گی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: The لگا دیں گے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: The یہاں نہیں ہے۔ جو آپ نے کاپی مجھے دی

ہے اس میں The نہیں ہے ۔اس میں The آپ نے کاٹا ہوا ہے ۔ اگر آپ نے کاٹا ہوا ہے تو میں عرض کررہا ہوں ۔ اگر آپ نے کاٹا نہ ہوتا تو میں عرض نہ کرتا ۔ جناب والا! crossing the line ہو رہی ہے میرے اور آپ کے درمیان direct رابطہ ہونا چاہیے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : بالکل ' یہ ظالم سماج ہمیں نہیں رہنے دیتا ' اب کیا کریں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب ! میں فاضل وزیر قانون کی توجہ بھی چاہتا ہوں ۔ میں ایک بڑے اہم مسئلے پر بات کر رہا ہوں ۔ میں بیٹھ جاتا ہوں اس وقت تک جب تک یہ توجہ نہیں دیتے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : فاضل وزیر قانون صاحب ' ان کو پتا بھی ہے کہ یہ وزیر قانون ہیں کہ نہیں ؛ سپیکر صاحب آپ کو بلا رہے ہیں ۔ آپ کی attention مانگتے ہیں ۔ آپ ادھر بڑے busy ہیں ۔ اچھا بھنڈر صاحب please وہ آگئے ہیں ۔ سنیں گے ۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! یہ بڑی اچھی بات ہے کہ میری پہلی گزارش جوتھی یہ تو درست ہو گئی ۔ اچھی بات ہے ۔ اب میں Clause 2 کے متعلق عرض کروں گا کہ Clause 2 میں یہ بیان کیا گیا ہے

Clause 2. In Pakistan Penal Code, 1860, hereinafter referred to as the Penal Code, in Section 299, after Clause 1 the following new clause shell be inserted namely;"offence committed in the name or on the pretext of honour means the offence committed on the pretexts of *Karokari*, *Siakari* or similar other custom on practice.

جناب والا! عام طور پر definition بڑی comprehensive بڑی elusidative اور مکمل ہوتے ہیں ۔ لیکن یہ definition ابہام پیدا کرتا ہے۔ کاروکاری اور سیاہ کاری یہ دونوں الفاظ کہیں بھی define نہیں ہوئے and that have been left to the imagination of the people. اب شراب پینا بھی سیاہ کاری ہے اور کوئی دوسرا غلط کام کرنا بھی سیاہ کاری

کی تعریف میں آسکتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ تو آب کاری لگتی ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! آب کاری تو جناب نے اصلاح فرما دی۔ لیکن اس طرح دیکھا جائے تو وہ اس کی تعریف میں ضرور آتا ہے۔ لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ اس کی تعریف درست نہیں ہے۔ ایک تو اس میں یہ بیان کیا گیا ہے committed on the pretext of honour جناب! pretext of honour تو پہلے ہی جرم تھا اگر کوئی of honour کے متعلق بات کرتا ہے۔ اگر کوئی یہ defence پیش کرتا ہے، اگر کوئی یہ plea لیتا ہے کہ میں نے عزت کے نام پر کیا تھا۔

Mr. Acting Chairman: Would the House please pay more attention to the speaker please.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: اور بہانے کے طور پر کرتا ہے، on the pretext of honour کرتا ہے تو جناب! وہ پہلے ہی valid defence نہیں ہے۔ وہ پہلے ہی عدالتیں نہیں مانتیں اور عدالتیں لکھتی ہیں، یہ on the pretext of honour ہے، دراصل جرم honour کے نام پر نہیں ہوا بلکہ pretext of honour ہے، یہ made up defence ہے۔ اس لیے اس کو تو پہلے ہی عدالتیں recognize نہیں کرتیں اور pretext of honour کو judicial system recognize نہیں کرتا۔ اس لیے pretext of honour کا اس definition میں دینا بھی میرے خیال کے مطابق درست نہیں ہے۔ اور کاروکاری اور سیاہ کاری کو اگر لکھا گیا ہے تو ان کو define کرنا ضروری تھا لیکن ان کو define کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔

جناب والا! پھر یہ گزارش ہے کہ یہ کون فیصلہ کرے گا کہ یہ جرم in the name of honour ہوا ہے۔ دو ہی agencies ہیں، ایک تو عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ چالان عدالت میں دیا جاتا ہے اور prosecution لکھتی ہے کہ یہ جرم عزت کے نام پر ہوا ہے، غیرت کے نام پر ہوا ہے اور اس لیے اس میں وہ section بدل دیتی تھی اور کوئی اور section تبدیل

کرتی ہے یا پھر ملزم بیان دیتا تھا دفعہ 342 میں اس کی statement ہوتی تھی اور وہ کہتا تھا کہ میں نے ان حالات میں یہ جرم کیا ہے تو پھر conviction کے وقت یا فیصلہ کرنے کے وقت عدالت فیصلہ کرتی تھی کہ کیا اس نے grave and sudden provocation کے تحت کیا یا اس نے غیرت کے نام پر کیا ہے، تو اس کی سزا کم ہوتی تھی، اس کی سزا موت نہیں ہوتی تھی۔ جناب! یہ جو سلسلہ ہے، جب یہ چالان آئیں گے تو کون فیصلہ کرے گا؟ کیا یہ prosecution لکھا کرے گی کہ یہ عزت کے نام پر ہوا ہے یا یہ pretext of honour کے نام پر ہوا ہے۔ یہ چیزیں بھی مبہم ہیں اور میرے خیال کے مطابق اس کی clarification بھی ضروری ہے۔

اس کے بعد میں Clause III کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Clause III میں Section 302 (a), (b) and (c) اس کے تین حصے ہیں۔ Clause (c) اس حالت میں apply ہوتی ہے جبکہ قصاص کا قانون applicable نہ ہو یا enforceable نہ ہو۔ اس میں سزا دس سال تھی، اس میں سزا کم رکھی گئی تھی ----

Mr. Acting Chairman: Here starts a too much of chatting in this House. Please pay attention to the speaker. He is making a very important speech.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں اس کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ اس Section میں یہ fall کر سکتے ہیں، offence committed by a wife, offence committed by a sister, offence committed by a mother, offence committed by a daughter. اس زمرے میں یہ بھی آ سکتی ہیں اور ہم نے سزا (c) کی سزا دس سال کی بجائے death کر دی ہے کہ اس کو بھی سزائے موت دی جائے گی کہ اگر کسی wife نے اپنے خاوند کو غیر حالت میں دیکھ لیا اور shoot کر دیا تو بھی اب سزا پھانسی کی پائے گی، پہلے قانون میں دس سال تک سزا ہو سکتی تھی اور female کو بھی یہ رعایت دی جا سکتی تھی لیکن اب اس قانون کی interpretation کے مطابق اس بیوی کو بھی سزائے موت

ملے گی۔ اگر کوئی ہمشیرہ اپنے کسی بھائی کو دیکھ لے یا اگر mother, mother تو خیر بڑا ہی rare case ہے، نہیں کرتی، daughter دیکھ لے ------

Mr. Acting Chairman: Can I just disturb you Bhinder sahib? This House welcomes the delegation of the ruling party from Irieteria lead by Mr. Ali-ul-Ameen Muhammad Saeed, Secretary General Peoples Front for Democracy. Thanky you Bhinder sahib, please proceed.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I was submitting that under Clause III of this enactment, It has been provided that clause C of 302 which was applicable to the cases where *"Qisas"* were not applicable, where *"Qisas"* were not enforceable in that eventuality ten years imprisonment was provided And ten years imprisonment was on account of the fact that the punishment of *"Qisas"* is neither enforceable nor that can be awarded. Now, in this eventuality when it has been made incumbent that under Clause (c), the normal sentence would be death, if the offences committed on the name of *"Ghairat"* or on the pretext of *"Ghairat"*. Sir, on the pretext of *"Ghairat"* there is no difference because on the pretext of *"Ghairat"* no court allows any concession to any person who commits an offence under a pretext. That phraseology, as I have already submitted, is not correct.

Secondly, in this clause even the wife, the sister, the mother and the daughter, if they commit the crime, they will not be spared and they are also liable to be sentenced to death or imprisonment for life, as the case may be. My humble submission is that it should have remained as it

is. There should not have been a proviso, that a proviso shall apply in case the offences committed on the pretext of honour. Then sir, my humble submission would be that Section 306 and Section 307 are part of the statute. 306 says that *"Qatal-e-Amad"* not liable to *"Qisas"* and 307 says cases in which *"Qisas"* shall not be enforced. Both these sections have not been amended sir, both these sections are intact, no amendment has been proposed in these sections that means that both sections would be applicable but sir, it has been provided in Clause-C that the person who is a minor or insane, a person who causes the death of his own child or any *Wali* of the victim who is the direct decedent of the offender, they were not liable to be punished by death sentence, now they will be sentenced to death and I think that was not the spirit behind the Law of *Qisas* which was originally enacted by the Government. So, I think that if you keep Section 306 and 307 intact then there would be a conflict between 306 and 307 and 302-C.

Then sir, I pass on to Clause-4 and the Clause-4 of Section 305 has been amended and the definition of the *Wali* has been amended. Sir, I think, the definition of *Wali* should not have been amended. I have already submitted that 306 and 307 are intact and in view of those remaining intact there is conflict between 302, 306 and 307. Then sir, there is Section 308. While amending Section 308, there is no reference of *Karo-kari* but sentence to a minor or insane person has been enhanced from 14 years to 25 years, when *Qisas* was not enforceable sir, and there is no reference of *Karo-kari* here in this Section. Then what was the fun

in raising the sentence from 14 years to 25 years. Sir, 25 years is a big sentence, it has been doubled to an insane, to a minor person, if that sentence is given, that sentence, I don't think it is called for.

Then sir, comes Section 310, this is giving a female in marriage, that is already prohibited that in *Badley-Sullah* or while compromising, one cannot give a female in marriage. But there is one expression added to this and that is "otherwise", I don't know what is meant by "otherwise", this is clear that if you give a female in marriage to anybody else that is prohibited but what is meant by "otherwise", nobody gives otherwise, any daughter or any female to anyother person. What is meant by 'otherwise'. After all in law every word counts, every word is relevant, every word is meaningful, what is meant by this phrase 'otherwise'. If you omit this 'otherwise' then there is no difference with the already existing provision. The existing provision is the same except the word 'otherwise' has been added and I don't know what is the significance of word 'otherwise'.

Then sir, I come to clause-8 and in Clause-8 waiver and compounding, it was the discretion of the court to award sentence up to 14 years. Sir, there is one provision where *Qisas* is enforceable, there is the other provision when Qisas is not provision where enforceable, then in those cases when there is patch up or when there is compromise between the parties, even then in view of the priciple of *Fasad-fil-Arz* the court had the discretion to award a sentence up to 14 years to an offender. If he is a habitual offender, if he will commit *Fasad* after going in the public, then the court had the power to sentence him even if there

is compromise. But sir, in this Clause, now, it has been provided that death or imprisonment for life will be awarded. Sir, even if there is patch up and even if there is compromise even then if the person accused of an offence is to be awarded by death or by imprisonment of life then there is no difference between 302 and 311, PPC. That means that even if you compromise even then you will be liable for death or imprisonment for life and even if there is an *Afw*, even then you will be sentenced to death or imprisonment for life. Sir, I don't know and don't understand the philosophy of this provision. Sir, then I pass on to the discretion of the Court. Discretion of the Court has been taken away. Originally there was the discretion of the Court to either to award sentence upto 14 years, 10 years whatever it could pass but now the Court is bound to pass the sentence of death or the Court is bound to pass the sentence of imprisonment of life and the discretion has been taken away I don't know why the discretion has been taken away? Then sir, come to Clause 9, and this relate to Section 316 of the Pakistan Penal Code, this is sir, *qatl-i- shubha- bil-amd*, that means if there is an accidental deaths if one throws a stone on the other person and that hit on his heart and he dies, he was liable to 14 years imprisonment. It was the discretion of the Court under the circumstances of the case, the Court was competent to award the sentence but now sir, this sentence has been enhanced from 14 years to 25 years. Sir, if somebody throws a stone or if somebody kicks anybody and just cause that there was no intention to cause death. If there is no intention to cause death, Section 302 was not accepted,

but under these circumstances it has been under Section 316, the punishment for *qatl-i-shubha-bil-amd* would be 25 years. I don't know what is the philosophy behind this amendment? Sir, you must have seen that in our society the offences are committed without any provocation, without any motive, just by chance and if the death is caused just by chance even for that matter if somebody commits that offence is imprisoned for 14 years, you have enhanced it to 25 years. Sir, I would very humbly submitt, that is also not very proper and actually sir, this has nothing to do with *karo kari*. This provision has nothing to do with *karo kari*, it has not provided that this offence is done on the pretext of honour or if it is done in the name of honour, then you can, enhance the punishment. To enhance the punishment of *qatl-i-shibha-bil-amd* from 14 to 25 years is not proper. Sir, it has got nothing to do with this Bill which has been very vehemently presented in this House. Then sir, come to Clause 10, and this is the amendment of Section 324 of Pakistan Penal Code. In this Pakistan Penal Code, Section 324, the punishment was 10 years and now for Section 324, *irada-i- qatl*, attempt to commit murder sir, for this it has also been enhanced from.....

Mr. Acting Chairman: Intent to kill

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sorry sir. Attempt to murder, this is Section 324, if there is hurt caused by any person, the minimum sentence would be 5 years, even the simple hurt. It

would be not less than 5 years and may go upto 10 years. And sir, even if a person sees another woman or a man in unreasonable way or in the compromising position only then, he will be sentenced to 5 years and there is no justification for enhancement of this sentence.

Mr. Acting Chairman: Bhinder Sahib, winding up

ہو سکتا ہے۔

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: If you will order.

Mr. Acting Chairman: There is a time limit. There are 10-15 speakers to speak.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman He is very relevant that I know. Please continue and make it short.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I will conclude according to your wish, sir.

Mr. Acting Chairman: No, no.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Clause (14) - In clause : (14), Section 310 amended in these terms but in Section 342, the provisions have been made that heirs of the accused can compromise. Then in Section 316, PPC, amendment has been made but no corresponding amendment in 345(2) has been made. Offence of 'Karo Kari', made compoundable with the consent of the parties, sir, I don't understand this phraseology and this eventuality that it could be compromised by the consent of the parties. What is meant by the

consent of the parties? With the consent of the court, I can understand that if they give the compromise then it is the discretion of the court whether to accept or not accept. If we keep in view the principle of 'Fasad-ul-Arz', then it is understandable that the court should not allow but sir, with the consent of the parties how the all parties will consent and there is no provision that if they don't consent then what would be the position?. What would be the condition if they don't consent to the conditions and the conditions would be imposed by the court and if they don't consent, what would be the position? This is ambiguous. Then so far as Section 401 is concerned it has been amended. In Clause 15 the government could remit the sentence that has been taken away. Sir, it is the basic principle that if the heirs agree to that then the Govt. had the power to remit the sentence and, now-a-days, the provincial government or the government does not remit the sentence unless the heirs consent to that, but sir, in this provision power has been taken away from the government to remit sentence. So, sir, my humble submission would be that all these things should be kept in view by the Law Division and if they find any substance in these submissions. they may look into it, becuase what I want is a good law. I want that we should pass a law which is better for the whole of the society because law is not for the time being, law is not for the specific groups or specific number of people . It is not for males or for females and alone all these says and all these things must have been kept in view. This is a very important piece of legislation. It is going to have repercussion on the litigant people, on the

persons in our society The offences are committed, offences will be committed and we shall have to see that there must be rationale for punishing every offence and if we don't have the rationale, then that will not be a good law and in view of all these things and all these submissions, I would very humbly submit that it should be considered by the Law Division and an appropriate action may kindly be taken. Thank you very much.

Mr. Acting Chairman: Thank you Bhinder Sahib, very enlightening and very educative.

(Thumping of Desks)

Mr. Acting Chairman: Prof. Ibrahim Sahib. Please I have a lot of speakers and I have to get دیکھیں وقت کا ذرا خیال رکھیں کیونکہ the Bill through.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان : جناب چیئرمین! میری درخواست ہوگی کہ یہ ایک بہت اہم قانون ہے اور اگر دن بڑھانے پڑیں تو دن بڑھا دیے جائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : دن تو بڑھانے پڑیں گے لیکن راتیں نہ بڑھائیں نا۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان : جناب چیئرمین! مجھے چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب کے خیالات سے مکمل اتفاق ہے اور میں ان کی تائید کرتا ہوں۔ میں آپ کی توجہ State nent of Objects and Reasons کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا جس میں لکھا گیا ہے

the issue of honour killing and other honour crimes committed in the name of *karo kari, siah kari* and similar other customs have always been a matter of concern by human rights organizations and the public in

general which has assumed more significance in the recent years. The practice of honour crimes has unfortunately been accepted and condoned at several levels including the police. Thus many cases of this nature are often not even registered, properly investigated or prosecuted and the courts sometimes take lenient view or the cases are compounded and thus accused very often get away without any punishment or do not get adequate punishment. The punishment of honour related crime is therefore proposed to be enhanced.

جناب چیئرمین! میری درخواست یہ ہے کہ وجوہات میں جو بات بیان کی گئی ہے کہ پولیس اور عدالتیں صحیح طور پر اپنا فریضہ انجام نہیں دیتیں اور اس کی وجہ سے ملزم کو مناسب سزا نہیں ملتی، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عدالتوں اور پولیس کے نظام میں ایسی بہتری پیدا کی جاتی کہ جو مجرم ہے اس کو قرار واقعی سزا ملے اور وہ سزا سے نہ چھوٹے لیکن یہاں اس سے تو کوئی تعرض نہیں کیا گیا بلکہ اس کے مقابلے میں سزا کو بڑھایا گیا ہے۔ اگر سزا ---

(اس مرحلے پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر نے کرسی صدارت سنبھالی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی پروفیسر محمد ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان۔ جناب والا! اگر اس جرم کی سزا بڑھ بھی جائے لیکن پولیس اور عدالتوں کا نظام وہی ہو اور عدالتیں اور پولیس اسی طریقے سے کام کرتی رہیں اور مجرم زیادہ سزا سے بھی بچے رہیں تو پھر اس قانون کا فائدہ کیا ہوا؟ اس لیے میری یہ درخواست ہوگی کہ قانون میں ترمیم کی بجائے ہونا یہ چاہیے کہ عدالتی نظام میں بھی اصلاح کی جائے، procedural law میں amendments کی ضرورت ہے اور پولیس کے نظام کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! اس قانون کی اصل حقوں کی بات کرتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ اس میں جہاں پر توہین رسالت اور زنا کی ملزمہ کے بارے میں پولیس کی investigation

کو lower rank سے بڑھا کر SP rank کو دیا گیا ہے' SP بھی انسان ہے اگر lower investigation officer غلطی کر سکتا ہے تو SP بھی کر سکتا ہے اور کل اگر SP rank کے officers بھی غلط investigation کرتے رہے تو پھر کیا SP کی بجائے DIG rank کے officer کو investigation officer مقرر کیا جائے گا اور اگر DIG بھی غلطی کرتا رہا تو کیا پھر IGP کو investigation officer مقرر کیا جائے گا۔ اصل وجہ یہ ہے کہ اس وقت ہمارا نظام گل سڑ چکا ہے اس کو renovate کرنے کی ضرورت ہے اور اس میں صرف مجرم کے لیے سزا بڑھانے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور investigation level upgrade کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ Lower level کے investigation officer کو ایسی تربیت دیجیے کہ وہ صحیح investigation کرے اور اس کے نتیجے میں مجرم سزا سے نہ چھوٹنے پائے بلکہ مجرم کو صحیح طور پر سزا ملے۔

جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارا عدالتی اور پولیس کا نظام انگریز کے دور کا ہے اور اسی وجہ سے یہ خرابیاں ہیں۔ آزادی کے باوجود ہم نے اپنی آزاد مملکت کے لیے کوئی نظام نہیں بنایا۔ آزاد مملکت کے لیے اگر ہم آزادانہ نظام بنا لیں گے تو اس میں بہتری پیدا ہو سکے گی۔

جناب چیئرمین! مجھے اس بات سے اتفاق ہے کہ جو تعریف ہے یہ بالکل ناقص ہے' مبہم ہے اور اس کو revise کرنا چاہیے۔ مجھے اپنے فاضل دوست فاروق نائیک صاحب سے بھی اتفاق ہے اور انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ یہ تعریف جو کاروکاری اور سیاہ کاری کی ہے یہ مبہم ہے اور کئی اصطلاحات ہیں جن کی تعریف نہیں کی گئی ان کی تعریف ہونی چاہیے۔ جناب چیئرمین! میں بھی یہی بات عرض کرنا چاہوں گا کہ Section 302 کے ساتھ جو proviso لگایا گیا ہے اور جس میں اس جرم کو Section 302 کی (C) clause سے نکال کر (A) and (B) clauses میں لانے کی کوشش کی گئی ہے' یہ درست نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! یہ کہا جاتا ہے کہ جو جرم under sudden provocation ہو اس میں سزا میں تخفیف کی جاتی ہے' mitigate کیا جاتا ہے۔ یہ بات اسلامی قانون کے بارے میں درست نہیں۔ اس پر ماضی میں بھی کئی بیانات چھپ چکے ہیں۔ اس وقت بھی یہ کہا جا رہا ہے

کہ عدالتیں sudden provocation کے clause کا سہارا لیتی ہیں اور اس کی وجہ سے مجرموں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ میرے پاس بہت پرانا 12 جنوری 2001ء کا بیان ہے' Chairman of the National Commission for Women, Dr. Shaheen Sardar Ali کا ' اس میں ایک بات یہی ہے under grave and sudden provocation اور دوسری بات اس میں یہ بھی ہے' اس میں یہ بات کہی گئی ہے' اس وقت جو قانون موجود ہے وہ یہ کام انجام دے رہا ہے۔ اس قانون کی بنیادی طور پر ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس میں she said that amendment had already been done and few days back he superior judiciary had also awarded full punishment of murder in honour killing cases. اگر سزا دی جاتی ہے تو پھر Section 302 میں ترمیم کی کیا ضرورت ہے اور میں جناب چیئرمین! case law آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں گا۔ یہ Shariat Appel'..'e Bench ہے' PLD 1989 اور یہ case ہے' Federation of Pakistan versus Gul Hassan Khan, اس میں جسٹس تقی عثمانی صاحب کا یہ فیصلہ ہے اور یہ case law بن چکا ہے اور اس وقت یہ قانون نافذ ہے۔ دوسری طرف مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 300 میں بعض مستثنیات ایسی ہیں جو بالکل دوسرے تصور کے مطابق ایک جرم کو قتل عمد سے مستثنیٰ قرار دیتی ہیں اور وہ تصور اسلامی احکام کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔ یہ پرانی دفعہ 300 ہے۔ مثلاً دفعہ نمبر 300 کی پہلی استثنائی صورت سے متعلق ہے جب مقتول نے اپنے کسی فعل کے ذریعے قاتل کو شدید اور فوری نوعیت کا ایسا اشتعال دلایا ہو کہ اس کی وجہ سے قاتل اپنے آپ پر قابو نہ پا سکا اور اس حالت میں اس نے قتل کا ارتکاب کر لیا۔ لیکن اسلامی احکام کی رو سے محض اشتعال یعنی provocation خواہ وہ کتنی شدید نوعیت کی یا کتنی فوری ہو' بذات خود قتل کے جرم کی سنگینی میں کوئی کمی واقع نہیں کرتا۔ اس کے بجائے اسلامی احکام کی رو سے دیکھنے کی بات یہ ہوگی کہ کیا مقتول کوئی ایسا کام کر رہا تھا جس کی بنا پر وہ اسلامی احکام کی رو سے سزائے موت کا مستوجب ہو' مثلاً اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھے تو چونکہ یہ فعل ایسا ہے کہ اس کی سزا موت تک ہوسکتی ہے لہذا اس حالت میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی یا اس کے ساتھی کو قتل کرنے کا ارتکاب کرے اور پھر شہادت کے مطلوبہ معیار کے مطابق یہ

ثابت بھی کردے کہ اس کے قتل کرنے کی وجہ یہ تھی تو اس صورت میں بے شک قصاص سے مستثنیٰ ہوگا لیکن چونکہ ایسی صورت میں اسے قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی بجائے متعلقہ چارہ کار قانونی طور پر اختیار کرنا چاہیے تھا اور اس نے قانون اپنے ہاتھ میں لے کر State کے خلاف جرم کا ارتکاب کیا ہے اس لیے اس پر کوئی تعزیری سزا عائد کی جا سکتی ہے۔ سنت میں اس صورت کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو، صحیح مسلم کتاب العان۔

جناب چیئرمین! اسلام کا یہ قانون ہے اور یہ قانون اس وقت ملک میں نافذ ہے۔ قصاص اور دیت کے قانون کے ساتھ ہی اس کو نافذ کر دیا گیا تھا اور sudden provocation اسلام میں نہیں ہے۔ اسلام میں اس کے لیے لعان کا قانون ہے اور لعان کے قانون کے بارے میں آپ یہ بہتر جانتے ہیں کہ رئیس الانصار حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہی صورت پیش کی کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو ایسی حالت میں پاؤں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ چار گواہ پیش کریں گے۔ سعد ابن عبادہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اسی وقت فیصلہ کر ڈالوں گا اور کسی نے کہا کہ سعد غیرتی آدمی ہے اس لیے اس نے ایسی بات کہی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد غیرتی ہے، میں اس سے بڑھ کر غیرتی ہوں اور اللہ ہم سب سے بڑھ کر غیرتی ہے اور اس کے بعد پھر عملاً واقعہ پیش آیا اور حلال ابن امیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر شکایت کی کہ اس نے اپنی بیوی کو غیر مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پایا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ آپ کو چار گواہ پیش کرنے ہوں گے ورنہ آپ پر قذف کی حد جاری کی جائے گی۔ حضرت حلال ابن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سچ کہتا ہوں لیکن یہ کہ میں اگر چار گواہ لاتا تو اس وقت تک تو مجرم بھاگ چکا ہوتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات ارشاد فرمائی لیکن اسی وقت سورۃ نور کی یہ آیات نازل ہوئیں جن میں لعان کا طریقہ ہے کہ مرد چار بار یہ قسم کھائے گا کہ میں سچا ہوں اور پانچویں بار وہ کہے کہ میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر لعنت ہو اور پھر عورت سے کہا جائے گا کہ یا تو وہ اقرار کرے اور یا پھر وہ چار بار اس بات کی قسم کھائے کہ یہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ اگر یہ سچا ہے، تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ حضرت حلال ابن امیہ اور ان کی

بیوی دونوں سے یہ قسم لی گئی اور اس کے بعد دونوں میں جدائی ڈالی گئی۔

اس بات سے مجھے مکمل اتفاق ہے کہ کسی کو بھی اجازت نہیں کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اسلام صبر کی تلقین کرتا ہے۔ شوہر سے بھی یہ کہتا ہے کہ وہ صبر سے کام لے اور لعان کے طریقے کو اختیار کرے، لیکن یہ اسلامی سزا بھی کہ اگر کوئی شخص ایسے افراد کو قتل کرے جن کے کسی جرم کی سزا قتل نہ ہو تو پھر قصاص کیا جائے اور اگر ان کے جرم کی سزا قتل ہو تو ان کو قصاص تو نہیں کیا جا سکتا البتہ ان کو تعزیر کی سزا دی جا سکتی ہے۔ جناب چیئرمین! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ اصل میں انگریزی قانون ہے جو اس وقت ہمارے ہاں رائج ہے۔ انگریز کا قانون پہلے سے رواج پذیر ہے۔ عدالتیں اگر غلطی کرتی ہیں تو اس کی وجہ انگریزی ہے قانون اگر اسلامی قانون پر عملدرآمد ہو تو یہ غلطی نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین! sudden provocation English Law میں اس کی حقیت کیا ہے یہ

Section 3 of the Homicide Act, 1957 now deals with provocations, the Section states: where on a charge of murder there is evidence on which the Jury can find that the person charged was provoked (whether by things done or by things said or by both together) to lose his self-control, the question whether the provocation was enough to make a reasonable man do as he did shall be left to be determined by the Jury; and in determining that question the Jury shall take into account everything both done and said according to the effect which, in their opinion, it would have on a reasonable man.

جناب چیئرمین یہ انگلینڈ کی عدالتوں کا فیصلہ ہے۔

" When a man is taken in adultery with another man's wife, if the husband shall stab the adulterer, or knock his brain, this is bare manslaughter; for jealousy is the rage of a man, and adultery is the

highest invasion of property" (Regina v. Mawridge, 84 England Report 1107 at 1115

یہ انگریزی قانون ہے۔ اسلامی قانون کا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ اسلامی قانون ہمارے ملک میں نافذ ہے اور اسی قانون کے مطابق ہمارے فیصلے ہونے چاہیں۔

جناب چیئرمین! ہم نے یہ درخواست کی تھی اور تحریک move کی تھی کہ اس قانون کو اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بھیجا جائے۔ فاضل وزیر محترم نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ اس قانون میں کوئی چیز بھی قرآن و سنت کے خلاف نہیں۔ جناب چیئرمین! Clause 4 اس قانون کی جو Section 305 of Pakistan Penal Code amend کر رہی ہے اس میں in the Penal Code, in Section 305, in Clause (A) after the word, "law", the words "shall not include the accused or the convict". Convit کی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن accused کو ولایت سے کیسے خارج کیا جا رہا ہے۔ Accused وہ شخص ہے جس کے خلاف ابھی تک جرم ثابت نہیں ہوا۔ اس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ کسی شخص پر غلط الزام لگایا گیا ہے اور وہ الزام جھوٹا ثابت ہوجائے لیکن آپ نے اس کے ولی ہونے سے تو اس کو محروم کر دیا اور یہ صرف قرآن و سنت نہیں دنیا کے کسی بھی قانون کے خلاف ہے۔ اس لیے یہ اس میں موجود ہیں اور اس کو نہیں بھیجا گیا۔ جناب چیئرمین، اس کے بعد اس میں اور کئی باتیں یہاں پر آگئی ہیں۔ جناب چیئرمین، میں عرض کرنا چاہوں گا کہ Cr.CP کے سیکشن کو تبدیل کیا گیا ہے جس میں، میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ investigation level کو بڑھایا گیا ہے۔ صرف investigation level کو بڑھانے کی ضرورت نہیں، پولیس کے سارے نظام کو renovate کرنے کی ضرورت ہے اور اس طریقے سے ہی یہ سب کچھ درست ہو سکتا ہے۔

Mr. Presiding Officer: Please try to conclude now.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ کسی جرم تک پہنچنے کے جو ذرائع ہوتے ہیں، شریعت کی ایک اصطلاح ہے "بابُ السدّ الذرائع" جرم تک

پہنچنے کے دروازوں ہی کو بند کیا جائے اور اس جرم تک پہنچنا کہ کوئی باپ اپنی بیٹی کو، کوئی شوہر اپنی بیوی کو ، کوئی بھائی اپنی بہن کو کسی غیر مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پائے ، اس تک پہنچنے کے دروازے بند ہونے چاہئیں۔ اخلاقی تعلیم دینے کی ضرورت ہے، قوم کے اخلاق اور معاشرے کے اخلاق کو درست کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ جرائم ہی نہ ہوں۔ اس طریقے سے ہم معاشرے کو پاک کر سکتے ہیں اور جناب چیئرمین! میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں اور اعتراف کرتا ہوں کہ بعض اوقات یہ جرم انتہائی گھناؤنی صورت اختیار کر لیتا ہے اور ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ عورت کو محض اس لیے قتل کیا گیا ہے کہ کسی دشمن پر وہ الزام ڈال دیا جائے اور دشمن کو بھی پھر قتل کر دیا جائے ورنہ نہ اس کا دشمن اس جرم میں گناہ گار ہوتا ہے اور نہ وہ خاتون گناہ گار ہوتی ہے۔ اس بات سے مجھے اتفاق ہے کہ یہ جرم موجود ہے۔ اس وقت معاشرے کی بگڑی ہوئی حالت موجود ہے، اس کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! ہم اس قانون کی مخالفت برائے مخالفت نہیں کر رہے بلکہ اس قانون میں بنیادی خامیاں ہیں۔ اس پر بیٹھ کر بات کرنے کی ضرورت ہے، اس کو بہترین صورت میں ڈھالنے کی ضرورت ہے اور اس کے بعد اس میں ترمیم کی ہماری طرف سے بالکل اجازت ہو گی اور ہم اس سے اتفاق کریں گے اور جیسے میں نے عرض کیا کہ پہلے سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ بدل صلح میں عورت کو نکاح میں دینا، اس سے پہلے یہ بات موجود ہے کہ اس کو صلح کا بدل نہیں بنایا جا سکتا اور اگر کسی خاتون کو دیا جائے تو وہ عدالت جا سکتی ہے اور یہ جس بیان کا میں نے کہا اس کا ایک جملہ میں پڑھ کر سنانا چاہوں گا کہ شاہین صفدر علی صاحبہ یہ کہتی ہیں، پشتو میں اس کو "سوارہ" کہتے ہیں کہ مقتول کا خاندان مطالبہ کرتا ہے کہ قاتل خاندان کی لڑکی ان کے خاندان کے ایک فرد سے بیاہی جائے۔ اس کو "سوارہ" کہا جاتا ہے but recently ایک ایسا "سوارہ" was taken up and the court set the girl free to marry anywhere she wish to تو اس سے یہ بات بالکل واضح ہے اور ثابت ہے کہ قانون مکمل ہے اور قانون پر عمل درآمد کی ضرورت ہے، عدالتوں کے نظام کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور پورے عدالتی نظام کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ صرف یہاں ظلم نہیں ہو رہا، اس وقت ملک میں افراتفری ہے، بدامنی ہے، قاتل کو سزا نہیں مل رہی اور اسی وجہ سے نہیں مل رہی کہ عدالتی طریق میں نقص ہے،

پولیس کے نظام میں نقص ہے ، کسی بھی قتل کے قاتل کو سزا نہیں مل رہی۔ دوسرے جرائم کے مجرموں کو سزائیں نہیں مل رہیں۔

جناب چیئرمین! میں آخری بات عرض کروں گا کہ Cr.PC کے شیڈول میں ترمیم کی گئی ہے اور یہ Clause 16 ہے۔ Amendment of Schedule-II, Act 5 of 1898 in the code, Schedule-II میں (C) جو ہے Clause 16 کا (C) پیرا against the entry in column-1 relating to Section 311 in column 6, for the existing entry, the word "Compoundable" shall be substituted.

جناب! جب میں نے اصل قانون کا مطالعہ کیا اور یہ شیڈول۔ II جو آخری page پر ہے اور اس میں 311 میں Column 6 دیکھیں تو اس میں پہلے سے compoundable لکھا ہوا ہے۔ یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کے کیا معنی ہیں کہ وہاں لکھا جاتا ہے shall be substituted for compoundable or it is existing as compoundable. تو اس میں بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ چند معروضات ہیں کہ اس قانون پر مزید بحث کی بھی ضرورت ہے اور ہم نے درخواستیں دیں کہ اس کو Standing Committee کے سپرد کیا جائے، وہ بھی نہیں مانی گئیں۔ Islamic Ideology Council کے بھی سپرد نہیں کیا گیا اور public elicitation کے لیے بھی نہیں۔ تو میری یہ درخواست ہو گی کہ اس قانون کو اس صورت میں پاس نہ کیا جائے۔ بہتر یہ ہوگا کہ اس کو Standing Committee کے حوالے کیا جائے اور Standing Committee میں اس پر مزید غور ہو اور اس کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے اس کو پھر ہاؤس میں پیش کیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Sardar Muhammad Latif Khan Khosa.

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Mr. Chairman sir, let me first at the very outset, make it very clear that I am not partisan on the Bill. In fact this Honour Killing Bill was introduced by the Pakistan Peoples Partry in the Senate. We stand for the rights of

women. We also recognized that the women in this part of world, unfortunately are on the receiving end. Let me give a few figures to you sir, before I open my debate on the main Bill itself. Sir, from the first January, 2004, in this year, till the 19th of September, 2004, there were 437 victims of honour killing in this country. There were only 212 FIRs registered and the number of accused that were arrested again were so minimal that it really gives a picture of how these honour killings unfortunately are dealt with, investigated, enquired into and the state abdicates its complete obligations in going through these cases, why? Because the heirs of the victim themselves are involved in the killing of their females or their girls or their women. Sir, again let me tell you burning cases. Burning cases, I have the figures which in this very year have taken place, the burning cases are 350 out of which 280 unfortunate victims died as a result of the burns whether there was acid burns or there were the burns due to the man doing it or kerosene or whatever burns and only 59 cases were registered and the culpirts who were caught were 22 only, for killing 350 burned cases of women. So out of this, sir, you can imagine that during this year and then there is an official statistic that 4101 were killed in the name of honour in the last five years. This is sir, tip of an iceberg. These are those cases which were reported. There were scores and hundreds of cases which are not reported because in honour killing people do not even go to the police station to make the report.

Sir, now we are signatory, Pakistan is a signatory to the

convention for elimination of all form of discrimination against women. We are also a part of the declaration on elimination of discrimination against women, 1967. We are also a part of the women declaration of Universal Declaration of Human Rights 1948 but in fact as for 1500 years back, Islam emancipated the women and Islam gave the rights to the women folk and brought them equal to the man but unfortunately is the male hegemony allowing equal rights to the women. Sir, kindly see that within this part of the world, not the enlightened world becuase in the cities, it is a different story altogether. In the rural areas, the circumstances as my learned friend was just saying that the women are considered as the prize and priced commodities. They are not free enough to marry of their own free will and if they choose to marry, they are considered as run away girls. They are considered either declared *Kala Kali* or *Karo Kari*, whatever name you give them, they are killed by their own relatives and either the man or the woman, they are sold sir, and they have to pay money and they are literally considered as animal in that part of the world. We are talking here of an emancipated society. We are talking that the laws should not be amended. We are saying that laws are there which cater for all these eventualities. Sir, unfortunately they do not. Now this Penal Code was appeared in the 1860---

Mr. Presiding Officer: Khosa Sahib, please take your seat. Let the House be in order and attentive to the learned speaker because I think that the speaker demands the attention of the House and particularly

every member. If you want to have conferences, we should go out in the Lobby. Yes, please. Mushahid Sahib, please be attentive.

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, I was saying that this Pakistan Penal Code was promulgated in the year 1860. Could you imagine that over more than hundred and fifty years, the laws are static. I mean, it is amazing that we are the legislatures, we are here because we must be making laws which are dynamic, which cater for the needs of the time and which ameliorates the miseries of the people of Pakistan and especially the down trodden and the women folk. Sir, I fully agree with your goodself when you said that these laws again which have been promulgated here and which are sought to be now made into the form of an Act through this Bill, they don't cater for anything. In fact this confusion compounded.

As a matter of fact, in the year 1980 the Peshawar High Court first of all gave a judgement and said that Chapter 16 relating to human hurt and human body, this is unislamic and then it took 9 years in Gull Hassan's case 1989, Supreme Court Page 633, the Supreme Court, Shariat Appellate Bench, they declared all these provisions to be unislamic and on the touch stone which I would refer herein. Then in 1990, in a review petition which was moved by the Federation of Paksitan against the NWFP Government, that judgement was reaffirmed and it was said that this will become effective from the 12th of *Rabiulawal* 1990 and the unique feature of that judgement is sir, that the judges said that whether

there is a law or there is no law, the law of Islam or the law of common, law of Islam relating to human hurt shall prevail. Now, the Supreme Court and the Federal Shariat Court's Appellate Bench have no jurisdiction to legislate. They could, at best say that this law is repugnant to the injunctions of Islam and blunted but they could not at the same time promulgate a law which is not within their domain at all. They said in case of a vacuum, so, it was then so onward that Ordinances floated intermittently and for years and years we had Ordinances which compounded further the ambiguities, unfortunately which existed in our legal system, in our criminal system.

Now, in that criminology what have we done? We are a hotchpotch. It is neither an Islamic system of dispensation of justice, it is neither Anglo Sax'on nor Italian or anything. It is the merger of everything. Neither the lawyers understand what human hurt and this *Sheja-e-Khafifa*, *Sheja-e- Madiha*, *Scandi Parupture* etc., etc., nor the judges know how to dispense it and nor the lawyers know. Sir, very unfortunate state of affairs in which a dictator thrust it through Ordinances and this is the state of affairs ultimately through which we have now landed and this Bill is going to be compounded further. Now this is the third patch work which is being done here without any serious deliberation. Sir, you are right. We were right when we said for God's sake we are not against this Bill. We want it in fact to be fool proof. We want the rights of the women to be protected. We want to ameliorate the miseries which are being meted out to the unfortunate women and

children of this country but for God's sake don't create a law which is interpreted in a manner by the Court said confusion is compounded.

Now sir, look here yesterday the full bench of the Lahore Court set aside the juveniles Ordinance 2000. They set aside such a good law otherwise the intention of the law was good. You cannot hang minor.. You cannot hang the children of Pakistan. It is the uproar as the international community is going to call you with so many names that look how barbaric they are. They are even hanging their children. So, sir, this law was good but the manner in which unfortunately the Juvenile Ordinance, 2000 was promulgated, it had so many contradictions. It had so many inherent loopholes in it that the full bench of the Lahore High Court has set aside and quashed and declared it, and thereof cases have been directed to be sent back to the courts of session exposing them to be hazards of a death sentence. Now sir, I say for God's sake your intention is good, we appreciate the treasury's intention, we appreciate some of the provisions which I am going to refer, they are good but for God's sake let us not make a law like the Juvenile Systems Ordinance although your intention may be laudable that you do'nt want to be called barbaric in world by saying that you are even hanging your children. Who are minors, tender ages but at the same time if you are bringing in a honour killing Bill like this then of course the courts are going to interpret in such a manner that probably this again would be thrown out from the courts and it will create further ambiguities and it will compound the miseries of the people of Pakistan. The laws have to facilitate the

functioning and ....

Mr. Presiding Officer: Yes please.

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, now let me draw briefly what are the absurdities in the Bill itself. Sir, the first thing is, it appears that the State has abdicated itself from the criminology. Now are we going to give this right to the State to prosecute the culprits and to see that no crime goes unpunished because the basis and genesis of a law is of a civil society is that no crime should go unpunished. Now it is the obligation of the State to see that no crime goes on unpunished. Now, the first thing is that in such like cases sir, what we find is that the prosecuting agency initially either is reluctant to register a case because the legal heirs of the deceased themselves or itself are involved or otherwise even if they register a case, they challan it in such a manner that there is nothing left in the case and ultimately when it goes on first date, the legal heirs compound the offence and there goes the culprit. Sir, I was doing a case in which one of the adult woman, a Lady Doctor, she came from Peshawar and landed in *DASTAK*, in one of the places where the women unfortunately who are being hounded by their parents and who want to use their discretion, they take refuge. Now, look sir, in this case the mother comes with a man who is wearing a *'CHADAR'* and there is guard deployed at that *DASTAK*, he asked why this man going in. The mother says, I can't walk, so he is escorting me for walking purpose. And sir, when the mother goes and the girl is there

that man takes off the ' *CHADAR'* he shoots the daughter of the mother, in front of the mother and the mother says shoot her. And the girl, unfortunate daughter is shot dead right in front of the mother and the mother and that culprit, the murderer they try to run away sir, and then what happens is that on the very first date I was engaged as the council, we opposed the bail etc. on the very first date they came up with the compromise, all the legal heirs, they submitted the compromise and the court says thank you very much the culprit is acquitted escort free.

Now, what is this? Is it a civil society transforming its laws into perfection, are we giving protection to the woman, was that woman not within her right to seek her right of divorce from her husband and or to seek that she lives her own life. Now the mother has said bring in assailant and then under the guise of a protective she gets her own daughter shot and on the first date the culprit is got acquitted because the mother and others they submitted a compromise. So, sir kindly see in this situation, are we talking of, are we giving the right of prosecution, are we giving the right of justice to this stage, are we giving it to the persons? So, here we have to draw a distinction. I would say that Islamic dispensation does not say, Islamic dispensation calls for protection to the rights of the women. It does not call for the women's killers being pardoned in such a manner. So, therefore, you have to draw a line, you have to draw a line between where genuinely an accident has taken place and in that eventuality if a compromise is submitted, good enough. *'Qisas'* stands blunt in an eventuality, you compensate the person

monetarily because it is good for the family of the victim and it rehabilitates the family. But then Islam does not say that a killer in such a manner should be given the right of pardon and just for a paltry amount of three lac, now it is three hundred thousand, this is the price of a human being. Three hundred thousand rupees and you can kill and get away with anything you want. Sir so, therefore, I would say that the Courts, the Supreme Court has time and again said, there has to be dynamism in the approach of the Court and there should be dynamism in the approach of this House as well. Sir, there has to be proportionality between crime and punishment. Now the Supreme Court has changed the stance, we have shown leniency to the accused far beyond their requirement and we have ignored the civil society and the rights of the people of Pakistan. Crime is so rampant that now people cannot sleep in their houses because the laws are defective, the agencies are corrupt, the courts have become lenient and labour pretext, the sentences are either reduced or the culprits are acquitted, they get off escort free and then they roam about and because they have got away with killing a human being which Islam says killing one man is killing humanity.

So, they become bold and then they commit crimes with shameless impunity and that is the end of a civil society. Now kindly see, sir, what have they done, what has this built on. The definition of honour killing Bill, this is the most absurd thing again. If you see Section 299, how have they defined. So, you have also commented on that. I would say, now what is this? In Clause 2, "offence committed in the

name or on the pretext of honour means an offence committed in the name or on the pretext of *Karo-kari*, *Siah-kari* or similar other customs or practices. What is this definition? You have given a leverage to the courts to do anything they want and under garb to have any interpretation that they choose. And where is the acid burning and where are the cases where you say:

اے میری منگ سی جی، میں تے اس نوں مار دینا اے، کدھرے شادی ہور جگہ تے نیئں کرن دیاں گا۔ Now, what do you say this, doesn't fall here it all but you kill a person because, بھئی منگ تھی اگر نہیں ہوئی اور اس کے parents کسی اور جگہ کر رہے ہیں یا وہ لڑکی خود اپنے بالغ ہونے کے بعد کہیں اور کر رہی ہے تو you have no right to say and insist کہ نہیں جی میں اسے دی کدھرے ہور شادی نئیں ہون دیاں گا۔ What do you call that وہ نہ کارو کاری ہے اور نہ کالو کالی ہے، وہ ایک اس definition میں بھی نہیں آئے گی اور یہ honour killing میں بھی نہیں آئے گی۔ آپ نے اس کو مار دیا ہے and you get away with that, they doesn't fall in the definition. Acid burning sir, it is the worst thing that can happen to a human being. آپ کسی کے منہ پر تیزاب پھینک دیں، اس کے جسم پر تیزاب پھینک دیں، جناب! یہ مار دینے سے بھی بدتر ہے۔ ہم نے دیکھا اس کو اندھا کر دیا، اس کی جلد جلا دی، وہ بیچاری شکل دکھانے کے قابل نہیں ہے۔

Sir, you believe me that the punishment is five years and this is the most absurd thing, of course, you said that I say, he has his graver sentence, I am conscious of that. You have to cut the limit somewhere, it was five years, in respect of honour crimes under Section 324, it was not in respect of the others. So, I say sir, this *Karo-kari* definition is absolutely defective. It gives the very wide leverage to the court to

interpret anything in the name of *Karo-kari*, *Kala-kali* and such other, what do you mean by such other? And then all other eventualities are not catered for in the definition of *Karo-kari* at all.

Now, sir kindly see we go to the next, then this is 302, the dispensation now goes on. My learned friend here was saying we have inherited the British legacy. Well I, at least as a lawyer from the criminal side, all my life having being invested in that, I have not been able to find anything which was repugnant to the injunctions of Islam. It is a different thing that we had it 302, 303, 304 and 323, 324, 325, 326 which were stream lined. Now sir, the more complicated you bring in, the more confusion it creates and the more absurdities it ushers in the law. Law must be simple, straight and understandable so that people know that if you violated this is a punishment you are going to get and courts have no discretion in the nature that you have to punish him according to law, rather than on the pretext of loopholes under the male hegemony, you have a tendency of letting off the criminals and culprits and let them loose on society because *"Fasad fil Arz"*, the element which has been introduced herein, when the culprits are let loose on society, when they are acquitted on labour pretext, when the sentences are reduced, when they are not actually delt with according to law. So therefore sir, what has to be seen is that the loopholes have to be minimized the discretion has to be minimized in such matters because it is a mind set. Mind you sir , unfortunately we are in a society of male hegemonistic society, we have not as yet recognized the rights of women there. We give them a second

rate, with respect to my sisters, sitting on this side, as yet male hegemony persisting in this part. No daughter, probably in Pakistan can marry at her own free will, parents have to regulate her life, her destiny, her future, carrier everything, everything unfortunately they regulate. So, you have to change the mind set and if you cannot change it by persuation, then you need to change it through law and it is only the legislature which can change the mind set of the people of Pakistan and channelize them and bring them into the civilized society and tell them that this is the right of the women and if you violate it, this is the punishment you are going to get so that for times the laws had to be stringent, for times we have to pass certain legislatures which may be on the harsher side, for times at least the courts have to also be on the tougher side in order to see that the mind set of the people of Pakistan changes and therefore, the women are not treated in the manner unfortunately in which they are being treated.

Now, sir the other thing which in this is, of course may be there are heartening factors that at least we have taken the case out of 302(c), we have relegated the case in 302(a) and (d). Unfortunately, in this part of the world 302(a) is not adhered to. Sir, it is redundant, I don't know, unfortunately, Mr. Justice Zullah sided with them and we had the Gul Hassan's case which is now being hammered upon us and upon the court. Sir, you believe me 306 to 311, they are redundant provisions of law, they are redundant in the sense that nobody ever has been convicted under the *'Qisas'*. My friends on this side, on MMA side will say *'Qisas'*

but where is *'Qisas'*? Has anybody ever been tried under the *Qisas* in Pakistan, you cannot try them because there is the criterion of Section 304 of the PPC is wanting in this case on the touch stone of

تزكية الشهود

you don't have even a single witness in this country who can come and depose and so that *'Qisas'* is given to a person because you don't have those type of witnesses coming up on the touch stone of

تزكية الشهود

in terms of Section 304 of the PPC. Even though since 1990 we are on this *'Qisas'* business. For the last 14 years not a single case has been tried under the *'Qisas'* neither anybody has been convicted on *'Qisas'*. So, the courts have now drawn the distinction that these provisions will apply only to *Qisas*, it is *'Qisas'* which will become *Sakit*, if one of the *Walis* or otherwise if the murderer is one of the beneficiary is out of the legal heirs . So, therefore, these provisions again are obsolutely redundant unfortunately, why should all they be on the statute book when you cannot enforce them and you cannot execute them. When you cannot implement them, when they are not even functional, we are still putting them on the statute book, why? Because we are afraid of certain discussions. Well, let us open up, for God's sake, let us open up, let us talk of realities, let us talk of the society that exists. If you don't have those type of witnesses, you cannot try them on the element of *'Qisas'* then why have them on the statute at all. So far as *Tazeer* is concerned, sir, the State must be the *Wali*, the State has entire rights, society has the

rights to see that whether forgiveness should be given, whether pardon should be accepted, whether compromise should be accepted at all or it should not be accepted. So, I say, therefore, compoundability is the most irritating factor in this Bill and in this part of the world also.

Mr. Presiding Officer: Please, try to conclude now.

Senator Sardar Muhammad Latif Khosa: Yes, sir. Because compoundability here it costs 300000 rupees

تین لاکھ روپے انسان کے خون کی قیمت ہے' تین لاکھ روپے میں جو نہیں مان رہا' اس کو بھی مار دو اور اس کے بعد وہ سارے خود ہی مان جائیں گے ۔ اس کے وہ legal آپ کے ساتھ آ گئے' تین لاکھ روپے میں آپ نے خون بیچ دیا' آپ قتل سے بچ گئے۔ دولت کے بل بوتے پر آپ جتنی عورتیں چاہیں' ان کو ماریں' قتل کریں اور جو نہیں مان رہا' اس کو بھی قتل کر دیں۔

Sir, the crime has increased, society is going to the brinks of disaster, the women folk are being dealt with more and more mercilessly than before. Why have a law which has its repercussions and which rebounces in destroying the civil society rather than unifying and strengthening it. So, I say, compoundability should be taken away and compoundability should be vested in the State rather than in the legal heirs in cases of family honour killing because in the honour killing the legal heirs are involved and you don't expect them that they would be taking any stand in favour of the victim who is dead and not in favour of the brother or husband or father who is alive and who obviously has a predominant influence on them. So, sir, in this Bill whereas we are obsolutely for honour killing, we want this to be made fool proof, we want that all the

loopholes should be covered, we want that no crime should go unpunished in the garb and under the pretext of Islamic injunctions because Islam does not say that just let the murderers out, let them go on the roads

فساد فی الارض بڑھے۔

This is the basis of Islam that women have to be protected, we as men also have been enjoined with the obligation and duty to protect the women, not to kill them and not to pain them on false pretexts. Here unfortunately, if you see sir, the whole system of our criminal dispensation of justice is that there are four types of offences. One is

حقوق اللہ کے خلاف، وہ تو اللہ اور انسان کے درمیان ہے۔ دوسرا ہے حقوق العباد جن کو آپ Civil Rights کہتے ہیں۔ تیسرا ہے جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا سنگم ہے لیکن preponderance جو ہے وہ حقوق اللہ کی طرف ہے like ڈکیتی۔ اس میں اس کا بھی نقصان ہوتا ہے لیکن سوسائٹی کا زیادہ ہے، وہ حقوق اللہ ہے، وہ compoundable نہیں ہے۔ چوتھا ہے جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی violation ہے لیکن preponderance جو ہے وہ حقوق العباد کی طرف ہے like human hurt وغیرہ۔ تو اس offence کو انہوں نے compoundable بنایا ہے۔

Now, the jurists must sit down to evolve a strategy that with this prevalent system of criminal justice and criminology going on in the country, what should be the methodology in *Taazir* punishment for evolving a compromise, if at all it has to be genuine compromise, what should be the conditionalities, whether it is in favour of the victim or not because the prime consideration should be, that it should be in favour of the victim. If he has children behind then the children must be

rehabilitated. If he has left behind the family, that family must be rehabilitated and it should be only for the benefit of society and for the victim. Sir, we have seen cases

جہاں عورت بیچاری کا حلیہ ہی بگڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس کی تو زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ ایسے burns

What have we done for them? Nothing, you think, 5 کے ساتھ ہوتا ہے۔

Is that enough? دفعہ 324 میں اب ۵ سال ہو گئے ہیں۔ years you have made it.

میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تو کوئی سزا ہو ہی نہیں سکتی۔ Compensation بھی mandatory ہو اور سزا بھی mandatory ہو۔ سزا ایسی ہو جس میں discretion نہ ہو minimum سزا کا تعین کیا جائے۔ ہم Honour Killing Bill کے ساتھ ہیں لیکن جیسا کہ آپ نے کہا' اب آپ Chair میں ہیں' اس وقت آپ کے پاس موقع بھی اچھا ہے' آپ خود اس کو Standing Committee میں refer کر دیں تاکہ ہم دونوں sides بیٹھ کر اس پر ایک ایسا fool proof case بنائیں جس میں پاکستان سرخرو ہو بین الاقوامی طور پر بھی اور ان اداروں میں بھی کہا جائے کہ دیکھیں پاکستان legislature has passed the law for the betterment of the women folk and now honour killing is unauthorized. Thank you sir.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Anybody from this side?

Senator Tanveer Khalid: Mr. Chairman, I endorse whatever Senator Latif Khosa has explained here. I endorse and agree to a great extent. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Mr. Kamran Murtaza.

سینیٹر کامران مرتضٰی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! پہلے تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے treasury benches سے belong کرتے ہوئے بھی اس Bill میں جو نقائص تھے ان پر سیرحاصل بحث کی۔ میری اس میں جو speech ہے وہ تقریباً آپ کی بات

کی repetition ہوگی مگرچونکہ بہت اہم Bill ہے اس لیے میں اس پر بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

جناب چیئرمین! اس Bill سے یہ تاثر ملتا ہے کہ اس سے پہلے غیرت کے نام پر قتل شاید جائز تھے اور اس کی کوئی سزا مقرر نہیں تھی اور اگر کوئی سزا مقرر تھی تو وہ بہت کم تھی۔ جناب چیئرمین! یہ Bill قانون کی بجائے زیادہ تر سیاسی ہے۔ اس کی Section 2 دیکھیں اس میں ambiguity بہت زیادہ ہے۔ آپ نے خود اس کو point out کیا۔ 16 اس کی sections ہیں' 12 sections سے آپ PPC amend کرنا چاہتے ہیں جبکہ 4 sections سے Cr.PC کو amend کرنا چاہتے ہیں۔ Section 2 میں offence کو انہوں نے define نہیں کیا۔

" (ii) "Offence committed in the name or on the pretext of honour".

Offence, which offence, this has not been defined. On the pretext of honour,

Means an offence committed in the Honour کیا ہے؟ اس کو define نہیں کیا۔ name or on the pretext of *karo kari*. کارو کاری کو define نہیں کیا' سیاہ کاری کو define نہیں کیا اور similar other customs or practices کو define نہیں کیا۔ تو اتنی بڑی ambiguity اس میں چھوڑ دی گئی ہے کہ اس کے بعد ایک problem پیدا ہو جائے گا۔ اگر فرض کریں کہ میں کسی کو غیرت کے نام پر گالی دیتا ہوں تو شاید وہ بھی اس میں fall کرے۔ So, this needs to be amended or to be changed.

تیسری اس میں جو section ہے اس میں یہ جو provision add کرنا چاہ رہے ہیں

provided that nothing in this clause shall apply to the offence of the *qatl-i-amd* if committed in the name or on the pretext of honour and the same shall fall within the ambit of clause (a) or clause (b), as the case may be.

جیسا کہ سینیٹر لطیف کھوسہ صاحب نے فرمایا کہ Section 302 کی تین clauses ہیں یعنی Section (a) A,B and C. تو تقریباً already redundant ہو چکا ہے۔ سیکشن ۳۰۴ پی پی سی کا proof available ہی نہیں ہوتا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام میں قصاص کے ثبوت کے لیے ایک سخت قسم کا اصول مقرر ہے جو کہ اس وقت معاشرے میں available نہیں ہے ۔ پھر ۳۰۲(اے) already redundant تھی اب اس سیکشن کی اس proviso کو add کرکے یہ ۳۰۲ (سی) کو بھی redundant کرنا چاہتے ہیں جو کہ ناانصافی ہے۔اس سے پہلے جو offence commit ہو رہے ہیں غیرت یا honour کے نام پر اس میں سزا ۳۰۲(بی) میں ہی دی جا رہی ہے مگر بعض ایسے cases ہوتے ہیں جن میں ۳۰۲(سی) attract کرتی ہے ۔ اس میں کورٹ ملزمان کو سزا دیتی ہے ۔ مگر وہ جائز cases جن میں ۳۰۲(سی) attract کر رہی ہے، وہ لوگ ، وہ ملزمان اس سے محروم ہو جائیں گے جو کہ سراسر زیادتی ہو گی ۔

چوتھی جو amendment یہ introduce کروا رہے ہیں in the Penal Code وہ سیکشن ۳۰۵ میں ولی کی definition کو amend کرنا چاہتے ہیں ۔ مگر اس کے ساتھ سیکشن ۳۱۷ پی پی سی کو شاید نہیں دیکھا ۔ وہ include کرنا چاہ رہے ہیں کہ

but shall not include the accused or the convict in case of Qatl-i-Amd is committed in the name of or on the pretext of honour, shall be added

یہ ولی کی definition میں ہے ۔ جناب! یہ سیکشن ۳۱۷ میں پہلے سے provided ہے ۔

Person committing *Katl* depart from succession:-

Where a person committing *Qatl-i-Amd* or Qatl-i-Shabiamd is an heir or a beneficiary under the will, he shall be debarred from the succeeding to the state of the victim as a heir or a beneficiary

تو یہ سیکشن جو ہے اس کا کوئی مقصد نہیں ہے لیکن definition کو amend کرکے وہ سیکشن ۳۱۷ میں پہلے سے debar کیا ہوا ہے ۔ اسی میں انہوں نے ایک clause

"but shall not include the accused or the convict in case of"

یہ accused کی جو بات ہے جیسا پروفیسر ابراہیم صاحب نے فرمایا ہے ، جب تک وہ ملزم

ہے اس وقت تک اس کو debar نہیں کیا جا سکتا ۔ Convict کو تو debar کیا جا سکتا ہے مگر accused کی صورت میں یہ اس طرح سے ممکن نہیں ہے ۔

پانچویں ترمیم جو انہوں نے introduce کروائی ہے in the Penal Code یہ سزائیں بڑھانے کی بات ہے ۔

In the Penal Code, in Section 308, in Sub-section (1), for the words 'fourteen years' occurring twice, the words, "25 years" shall be substituted and in Sub-section (2), for the words, 'fourteen years', the words, 'twenty five years' shall be substituted.

اب سیکشن ۳۰۸ کو دیکھیئے، یہ دراصل زیادتی ہو گی کہ سیکشن ۳۰۸ کو سیکشن ۳۰۲ کے ساتھ mix up کر دیا جائے ۔

Section 308 - Punishment in *Qatl-i-Amd* is not liable to *'Qisas'*, where an offender guilty of *Qatl-i-Amd* is not liable to *'Qisas'* under Section 306. The 'Qisas' is not enforceable under Clause (c) of Section 307, he shall liable to a 'diat'. Where an offender is minor or insane, a 'diat' shall be payable either from his property or from such person as may be determined by the court. Provided further that where at the time of committing Qatl-i-Amd, the offender being a minor or being insane and he is able to realize the consequences of his act, he may also be punished with imprisonment of either description for a term which may be extended to 14 years.

اس 14 years کو 25 years کرنا بھی میرا خیال ہے زیادتی ہو گی ۔ اس کو ۳۰۲ کے almost equal وہ punishment اور ۳۰۲ (بی) جو ہے اس کی equal کر دیں گے ۔ ۳۰۸ ہو جائے گی ۔ اس میں death ہے یا life ہے تو life ہے ۔ Alternate جو اس کی punishment ہے وہ ۳۰۸ کے equal ہو جائے گی، یہ اس کے ساتھ زیادتی ہو گی ۔

انہوں نے جو اگلی ترمیم سیکشن ۳۱۰ میں متعارف کروائی ہے ۔ ایک proviso add کرنا چاہتے ہیں

Provided that a female shall not be given in marriage or otherwise in *'Badl-i-Sulha'*

یہ جناب نے بھی point out کیا کہ یہ پہلے سے موجود تھی مگر اس کے ساتھ جو ایک اور insertion ہے Penal Code میں وہ punishment کا ہے ۔ یہ newly introduced ہے اور یہ میرا خیال ہے بہت اچھا ہے سیکشن ۳۱۰ (اے) کا ' اس کے لیے انہوں نے جو punishment مقرر کر دی ہے یہ پہلے نہیں تھی' یہ ہونی چاہیے ۔ وہ یہ ہے کہ

punishment for giving a female in marriage or otherwise

یہ otherwise کا جو لفظ ہے وہ پھر ambiguity create کر رہا ہے ۔ Otherwise ختم ہونا چاہیے 'خالی marriage تک رہنا چاہیے 'بدل صلح میں

Whoever gives a female in marriage or otherwise

یہاں سے بھی otherwise omit ہونا چاہیے بدل صلح میں۔

shall be punished with rigorous imprisonment which may extend to 10 years but shall not less than three years..

پھر next amendment جو انہوں نے سیکشن ۳۱۱ میں introduce کروائی ہے فساد فی الارض والی ۔ اس میں جناب ہوتا یہ تھا کہ پہلے جب بھی کوئی کورٹ یہ دیکھتی تھی کہ کوئی offence اس طرح سے brutally commit ہوا ہے تو اس کو پھر سیکشن ۳۱۱ میں proceed کرتی تھی ۔ اب 311 میں جو proposed amendment ہے اگر یہ amend کر لیں گے تو 311 کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا اور اس کے بعد لوگ صلح سے avoid کرنے لگیں گے۔ کیونکہ اگر صلح کے بعد بھی death ہونی ہے تو لوگ صلح سے avoid کرنے لگیں گے۔ اس لیے اس سیکشن میں جو amendments ہیں وہ غلط ہیں اور اس میں عدالت کی discretion کے متعلق جو کہتے ہیں کہ اس کو omit کریں ' وہ بھی سراسر غلط ہے ۔ اس میں سے compounding کا concept ختم ہو جائے گا۔

Next amendment جو انہوں نے 316 میں introduce کروائی ہے ' In the Penal Code, in section 316, for the words "fourteen years", the words "twenty -five years" shall be substituted. 316 کی punishment کو 25 years, کے حوالے سے دیکھنے سے پہلے بہتر یہ ہے کہ پہلے Section 315 کو پڑھ لیا جائے کہ 315 ہے کیا؟

Qatl Shibh-i- Amd---whoever with intent to cause harm to the body or mind of any person causes the death of that or of any other person by means of a weapon or an act which in the ordinary course of nature is not likely to cause death, is said to commit *qatl shibh-i-amd.*

جناب والا! 316 میں جو سزا مقرر ہے اگر اس کو 302(B) کے ساتھ تقریبا equivalent کر دیا جائے تو وہ بھی سراسر زیادتی ہوگی۔ جناب نے خود بھی اس کو اچھی طرح point out کیا ہے Sir, next amendment 337(N)- میں ہے -

after the word "criminal", occurring at the end, the words, "or the offence has been committed by him in the name or on the pretext of honour" shall be added.

جناب والا! یہ بھی بالکل غیرضروری ہے۔ عدالت کو آپ پابند نہ کریں بلکہ اس کو حالات اور واقعات کا پابند رہنے دیں نہ کہ اس کو پابند کر دیں کہ جہاں پر اس طرح کے واقعات ہوں وہاں وہ پابند ہو جائے۔ تو یہ addition نہ صرف غیرضروری ہے بلکہ contradictory بھی ہے۔ یہاں پر بھی اس کو open کرنا چاہیےاس میں کارو کاری یا سیاہ کاری لکھنا ضروری نہیں ہے۔

جناب والا! Section 338(E) next amendment میں ہے۔ یہاں عجیب بات یہ ہے کہ کاروکاری کو تو انہوں نے compoundable کر دیا ہے مگر اس کاروکاری کے بدل صلح میں اگر کوئی اپنی بچی، بیٹی یا بہن دیتا ہے تو وہ compoundable نہیں ہے۔ یہاں پر contradiction ہے Major offence compoundable ۔ اور minor offence جو اس کا result ہوگا وہ compoundable نہیں ہے تو اس contradiction کو remove کرنا

چاہیے۔

اس کے بعد انہوں نے دو amendments Section 156 (A) & (B) کے طور پر introduce کروائی ہیں کہ ایک تو 295(C) میں اگر کوئی offence commit ہوگا تو اس کو بھی Superintendent of Police investigate کرے گا اور دوسرا زنا کے حوالے سے اگر خاتون اس میں ملوث ہو تو اس میں بھی investigation Superintendent of Police کرے گا۔ یہ بھی سراسر discrimination ہے ۔ اس میں یہ اعتراض لگنا شروع ہو جائے گا کہ جب دو طرح کے کیسوں میں Superintendent of Police investigate کرے گا تو باقی کیسوں میں Superintendent of Police investigate کیوں نہ کرے۔ اس کا مطلب ایک اور طرح سے یہ ہوگا کہ اس سے چھوٹے درجے کے جو افسر ہیں یا تو وہ نااہل ہیں یا دوسری بات اس میں یہ ہوسکتی ہے کہ اس پر مٹی ڈالو، مطلب یہ ہے کہ Superintendent of Police کے پاس نہ تو اتنا وقت ہوگا نہ ان دو طرح کے cases میں investigate کر سکے گا۔ تو یہ دونوں بھی غیرضروری ہیں، کوئی بھی ASI کے درجے کا افسر یا SI کے درجے کا افسر ان دو کیسوں میں investigate کر سکتا ہے۔

پھر Section 345 Cr. PC میں compromise کے حوالے سے amendment ہے وہ بھی غیرضروری ہے اس میں جو ترمیم لا رہے ہیں

against the entry relating to *Qtl-e-Amd* in the first column, in the third column, after the word "victim" at the end, the comma and words, other than accused or the convict if the offence has been committed by him in the name or on the pretext of *karo kari*, *siyah kari* or similar other customs or practices" shall be added.

اس کو add کرنا ضروری نہیں ہے ۔ اس کو open رہنے دیں تو بھی اس میں مطلب حل ہو سکتا ہے، مطلب اس سے پہلے بھی حل ہو رہا تھا۔ پھر next amendment جو یہ introduce کروانا چاہ رہے ہیں Section 400(A) میں، اس میں قصاص اور دیت کے hurt کے متعلق یا death کے متعلق جتنے بھی cases ہیں، جناب نے خود point out کیا کہ اس میں جب heirs

یا victims consent نہ دیں اس وقت تک حکومت بھی اس کو waive نہیں کرتی۔ جب حکومت waive نہیں کرتی تو پھر اس amendment کو اس طرح change کرنا بالکل غیر ضروری ہے۔

پھر اس کے بعد Section 310(A) کا schedule انہوں نے بتایا اور اس کے بعد Clause "(C)" میں پروفیسر ابراہیم نے جس طرح سے فرمایا کہ پہلے سے Section 311 compoundable ہے' یہاں پھر انہوں نے change کرکے کہ against (B)&(C) in column 1 relating to Section 311, in column 6, for the existing entry, the word "compoundable" shall be substituted. تو وہ word جو پہلے سے use ہوا ہے وہ compoundable ہے تو اس کو کس چیز سے substitute کریں۔ Compoundable کو compoundable سے substitute کریں۔

جناب! اس میں عرض یہ ہے کہ یہ جو Bill ہے' گو کہ ایک ایوان سے منظور ہو کر آیا ہے مگر یہ نقائص سے پر ہے' اس کو جلد بازی میں منظور نہ کیجیے۔ یہ قانون سے زیادہ سیاسی ہے۔ اس کو refer کیجیے public opinion کے لیے اور اسلامی نظریاتی کونسل کو۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کو کمیٹی میں بھی refer کیجیے۔ قانون صرف اپنے لیے تو نہیں بنانا' آنے والی نسلوں کے لیے بنانا ہے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Mr. Farhatullah Babar.

سینیٹر فرحت اللہ بابر، شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! یہ جو Bill ہے' Pakistan Penal Code 1860 میں ترامیم کا' یہ محض ایک قانون میں ترمیم کا Bill نہیں بلکہ تین بنیادی اور انتہائی اہم قوانین میں ترمیم کا Bill ہے۔ اس Bill کے ذریعے کارو کاری اور غیرت کے نام پر ہونے والے قتل کے issue کو address کیا گیا ہے۔ اس Bill میں 1979 کے جو *Hudood Ordinances* ہیں اور اس میں جو زنا سے متعلق Ordinance ہے اس کو بھی address کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس Bill میں ایک اور انتہائی اہم قانون جو

ناموس رسالت کا ہے' اس کو بھی address کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

گویا جناب چیئرمین! تین بنیادی اور اہم قوانین' کاروکاری' Hudood Ordinances اور ناموس رسالت' ان تمام کو ایک ہی Bill میں یکجا کرکے یہ Bill pass کیا جا رہا ہے۔ اس پر بڑے غور و خوض کی ضرورت ہے۔ یہ تینوں issues ایسے ہیں کہ ان پر گزشتہ 20, 25 سال سے بحث و مباحثہ ہوتا رہا ہے۔ خواتین کی انجمنوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ NGOs نے بھی ان پر اپنی رائے دی ہے۔ سیاسی پارٹیوں کے منشور میں بھی یہ موجود ہیں کہ ہر سیاسی پارٹی کا ان تمام issues پر کیا موقف ہے۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ اس کو عجلت میں pass نہ کیا جائے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ قومی اسمبلی سے جب pass ہوا تو اسے Standing Committee بھیجا بھی گیا تھا لیکن جناب چیئرمین! آپ کے علم میں یہ بات ضرور ہوگی کہ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف نے' ہماری پارٹی نے بھی ایک Bill جمع کرایا تھا اسی موضوع پر لیکن اس Bill کو زیر غور لایا ہی نہیں گیا نہ اس کو Council of Islamic Ideology میں بھیجا گیا' نہ public میں اس کی تشہیر کی گئی اس سے پتا لگتا ہے کہ اس میں کتنا discussion اور debate کا input شامل ہے۔

جناب والا! میں ان تینوں اہم issues پر بڑی مختصر بات کروں گا۔ سب سے پہلے جو کاروکاری کا مسئلہ ہے۔ جناب چیئرمین! غیرت کے نام پر اب تک قتل کیوں ہوتے رہے ہیں۔ غیرت کے نام پر جو قتل ہوتے رہے ہیں اس کی جو بنیادی وجہ تھی جناب چیئرمین! وہ یہ تھی کہ ہمارے جو موجودہ قوانین ہیں ان کے اندر قصاص' بدل صلح اور compoundability, یہ تین issues ہیں جن کی manipulation کی وجہ سے غیرت کے نام پر جو قتل ہوتے تھے ان کا سدباب نہیں ہوسکا۔ جس طرح جناب چیئرمین صاحب! جب آپ خود اس Bill پر بات کر رہے تھے تو آپ نے بڑے خوبصورت انداز میں بات کی تھی۔ مثلاً اس وقت موجودہ قانون میں PPC میں سیکشن 306 ہے اور اس سیکشن 306 کے تحت حسب ذیل صورتوں میں قتل عمد مستوجب قصاص نہیں ہوگا۔

نمبر ا : جب کوئی مجرم اپنے بچے یا پوتے کی ہلاکت کا باعث ہو یا جب ضرر رسیدہ کا کوئی ولی مجرم کی براہ راست نسل سے ہو۔ گویا موجودہ قانون میں سیکشن 306 کے تحت کوئی مجرم

اپنے بچے یا پوتے کی ہلاکت کا اگر باعث ہو تو اس پر قصاص لاگو نہیں ہوتا۔ اسی طرح ضرر رسیدہ کا کوئی ولی مجرم کی براہ راست نسل سے ہو تو اس پر بھی قصاص لاگو نہیں ہوتا اور honour killing میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ان کا تعلق انہی رشتہ داریوں سے ہوتا ہے اور ان کو موجودہ Bill کی سیکشن 306 میں جیسے آپ نے بھی فرمایا address نہیں کیا گیا۔ گویا اس سیکشن کے تحت جن لوگوں کو قصاص سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اور وہی قاتل ہے اور وہی چھوٹتے جائیں گے۔

دوسری خرابی اس میں یہ ہے کہ سیکشن 309 جو alreadyموجود ہے PPC میں اور وہ ہے حق قصاص سے دستبردار ہونے کی سہولت۔ سیکشن 309 کے مطابق قتل عمد کے مقدمے میں کوئی بالغ، ذی فہم ولی کسی بھی وقت بلامعاوضہ اپنے حق قصاص سے دستبردار ہو سکتا ہے۔ نمبر ۲ اور ۱ اگر مقتول کے ایک سے زیادہ ولی ہوں تو ان میں سے کوئی بھی حق قصاص معاف کر سکتا ہے۔ اور سیکشن 306 کے تحت کئی رشتہ دار قصاص سے مستثنیٰ ہوگئے اور سیکشن 309 کے تحت حق قصاص سے دستبرداری بھی ہوسکتی ہے اور اس بل میں 309 کو بھی address نہیں کیا گیا تو گویا یوں غیرت کے نام پر قتل کا یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

تیسرا جناب چیئرمین! جو PPC کا سیکشن 310 ہے اس میں بدل صلح کی provision ہے۔ موجودہ قانون میں جو ترمیم کی گئی ہے اس میں صرف یہ ہے کہ provided that giving a female in marraige shall not be a valid Badl-i-Sulah. جناب چیئرمین، اس تمام Bill میں جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے جس کو بالکل ایڈریس نہیں کیا گیا وہ یہ ہے کہ موجودہ صورتحال میں مقتول کے رشتہ دار جو ہیں، کوئی ایسی provision قانون میں اب نہیں ہے صرف اس صورت میں اس کے ولی ہوں جب ان کو قاتل سے کوئی ہمدردی نہ ہو۔ This is very important کہ جی ولی ہو اس کو قاتل سے کوئی ہمدردی نہ ہو۔ جب وہ قاتل سے ساز باز کا کوئی شک و شبہ، شائبہ نہ رکھتے ہوں اور وہ معاف کریں یا خون بہا لے لیں۔ قاتل سے رشتہ داری یا اس کے اثر و رسوخ کی بنیاد پر مجبور نہ ہوں لیکن یہ issue یا point اس Bill میں address نہیں کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ غیرت کے نام پر یہ Bill انتہائی ناقص ہے۔ اس پر مزید discussion کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں دوسرے قانون میں ترمیم کی طرف آتا ہوں۔ وہ حدود آرڈیننس 1979 ہے جس میں زنا آرڈیننس میں ترمیم کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ ایس پی کے level--

(اس مرحلے پر جناب قائم مقام چیئرمین نے کرسی صدارت سنبھالی)

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! اس Bill میں یہ کہا گیا ہے کہ حدود Ordinances میں جو چار Ordinances ہیں ان میں سے ایک میں تفتیش کے لیے صرف ایس پی کے rank کا آفیسر بااختیار ہو گا' اس سے نیچے کا نہیں ہو گا۔

ہم سمجھتے ہیں جناب چیئرمین! کہ حدود Ordinances میں صرف یہ ایک قباحت نہیں تھی کہ صرف SHO کے level کا آفیسر انکوائری کرتا ہے۔ حدود Ordinances میں چار مختلف Ordinances ہیں۔ جس میں ترمیم کی گئی ہے اس کا تعلق Zina Ordinance سے ہے۔ جناب چیئرمین! یہ Ordinances جو 1979ء میں promulgate ہوئے تھے' ان پر پارلیمان میں کوئی بحث نہیں ہوئی تھی۔ پچیس سال پہلے یہ promulgate ہوئے' پارلیمان میں اس وقت بحث ہوئی' نہ اس کے بعد اس پر بحث ہوئی۔ ملک کے مختلف طبقات کے ماہرین نے اسے غیر اسلامی اور ناانصافی پر مبنی قرار دیا ہے۔ گزشتہ پچیس سالوں کے جو مشاہدات ہیں ان میں بھی ہم نے دیکھا ہے کہ کیسے اس قانون کا خواتین کے خلاف غلط استعمال کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ گزشتہ دس سالوں میں خواتین کے حقوق سے متعلق دو کمیشن بنے ہیں۔ ایک کی سربراہی جسٹس ناصر اسلم زاہد نے کی' دوسرے کے سربراہی جسٹس ماجدہ رضوی نے کی اور ان دونوں کمیشنوں نے متفقہ طور پر اور واضح اکثریت کے ساتھ ان قوانین کی منسوخی کی سفارش کی تھی اور کہا تھا کہ اسلامی قانون کی روشنی میں یہ قوانین تبدیل کر دیے جائیں کیونکہ موجودہ حدود Ordinance کے قانون کا اسلام اور قرآن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ملکی آئین کے منافی ہیں۔ صنف کی بنیاد پر امتیاز برتتے ہیں۔ یہ ایسا قانون ہے کہ جس میں حد جاری کرنے کے مسئلے پر عورت کی شہادت قبول نہیں کی جاتی۔ اگر مسلمان عورت کے ساتھ مسلمان مرد زیادتی کرے اور کئی مسلمان عورتیں وہاں موجود بھی ہوں تو ان کی

گواہی قبول نہیں ہوتی۔ یہ ایسا قانون ہے کہ اگر غیر مسلم عورت کے ساتھ مسلمان مرد زیادتی کرے اور کئی ایک مسلم خواتین ہوں اور غیر مسلم مرد ہوں تو ان کی گواہی قبول نہیں ہوتی۔ یہ ایسا قانون ہے کہ زنا اور زنا بالجبر میں کوئی فرق اور تمیز نہیں کرتا اور اگر کوئی خاتون زنا بالجبر کی رپورٹ کرتی ہے اور وہ مقدمہ ثابت نہیں کر سکتی تو زنا کا الزام اس پر لگتا ہے اور اگر وہ زنا بالجبر کی رپورٹ میں تاخیر کرے تو پھر اس کو مزید زناکاری کا مورد الزام ٹھہرا کر سزا دی جاتی ہے بے شمار cases اخبارات میں رپورٹ ہو چکے ہیں۔

اس لیے جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون میں بجائے اس کے کہ صرف یہ ترمیم کی جاتی کہ تھانے دار کے level سے بلند ہو کر ایس پی تفتیش کرے گا' یہ قطعاً ناکافی ہے۔ جیسے کہ پروفیسر ابراہیم نے بھی کہا کہ اس پر علمی بحث ہونی چاہیے جس میں ملک کے تمام لوگوں سے' مذہبی سکالرز سے ' NGOs سے' خواتین کی تنظیموں سے' سب سے مشاورت ہونی چاہیے۔ پھر ان قوانین میں مکمل تبدیلی کی جائے۔

اسی طرح جناب چیئرمین! میرا آخری نکتہ ناموس رسالت Bill کا ہے اس میں بھی ترمیم کی گئی ہے کہ ایس پی level کا آفیسر investigate کرے گا لیکن ناموس رسالت Bill میں بھی جناب چیئرمین! صرف یہی کمی نہیں ہے۔ اس وقت ناموس رسالت Bill میں بڑی خامی ہے اور میں آپ کو بتا دوں کہ وہ یہ ہے کہ اگر خدا نخواستہ کسی سے بھول پن میں کوئی ایسی بات ہو جائے' کوئی ایسی چیز ہو جائے جو خدا ناخواستہ توہین رسالت کے زمرے میں آتی ہو اور وہ شخص معافی بھی مانگے تو قانون اس بارے میں خاموش ہے۔

جناب والا! 29 جنوری 2001ء کو' پشاور سے ایک اخبار نکلتا ہے "فرنٹیئر پوسٹ" اس میں رات کے گیارہ بجے ای میل کے ذریعے ایک خط آیا۔خط لکھنے والے کا نام Bin Dizac تھا۔ رات کے گیارہ بجے کا وقت تھا۔ اس وقت جو sub-editor تھا' اس نے پڑھے بغیر اسے چھاپ دیا۔ خط کا title ایسا تھا کہ جو بھی دیکھتا تو شاید وہ یہ سمجھ لیتا کہ یہ innocuous قسم کا خط ہے۔ اس نے جانے دیا۔ جناب والا! وہ خط انتہائی توہین آمیز تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس میں توہین رسالت کا پہلو تھا۔ جب اخبار کے مالکان اور editor کو پتا چلا کہ یہ غلطی ہو گئی ہے تو انہوں نے فوراً عملے کو معطل کر دیا اور ملک کے تمام اخبارات میں صفحہ اول پر معافی مانگی

اور یہ کہا کہ یہ غلطی ہو گئی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ اور قوم سے معافی مانگتے ہیں لیکن جناب والا! قانون اس بات کی اجازت نہیں دیتا تھا ۔ اس لیے وہ لوگ جیلوں میں چلے گئے ۔ پندرہ بیس دن ہوئے ہیں کہ اس کیس میں جو آخری آدمی جیل میں تھا' وہ رہا ہوا ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جو توہین رسالت کا قانون ہے ' اس میں بھی کئی سقم ہیں اور انہیں redress کرنے کی ضرورت ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ اس قانون میں معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مثلاً اگر کسی سے غلطی ہو جائے' اگر کسی سے قرآن شریف گر جائے اور وہ کہے کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے لیکن اگر اس کے خلاف کوئی مقدمہ بنانا چاہے کہ نہیں ' اس نے تو دانستہ طور پر قرآن شریف کو نیچے پھینکا تھا تو قانون میں اس کے بارے میں کسی رعایت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اس لیے میں پروفیسر ابراہیم کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں ان تمام قوانین کو عجلت میں پاس کرنے کی بجائے اس پر مکمل اور علمی بحث کرنی چاہئیے ۔ ملک کے تمام ان اداروں اور NGOs سے جن کا اس میں stake ہے ' ان سے مشاورت کرنی چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ آف پاکستان کو چاہیے کہ وہ اس Bill کو پاس نہ کرے بلکہ اسے Select Committee کے سپرد کر دے اور اسے عوام میں ان کی رائے لینے کے لیے مشتہر کر دے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ ممتاز بی بی صاحبہ۔ میری speakers سے ایک گزارش ہے کہ چونکہ کافی points cover ہوگئے ہیں اور خاص طور پر legal aspects پر اس لیے اگر repetition نہ ہو اور نئی بات کہیں تو بہتر ہو گا ۔ Let's make it short, please.

سینیٹر ممتاز بی بی: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ اسلام میں غیرت کے نام پر قتل کی گنجائش نہیں ہے۔ انسان کی جان رب کائنات کا عطا کردہ سرمایہ ہے اور نہ ہی اسلام نے کبھی اس کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس بل میں قتل غیرت اور کاروکاری کے نام پر شرعی قانون کو چھیڑا گیاہے جس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ غیرت کے نام پر قتل' قتل عمد ہے اور قتل عمد کی سزا بہت واضح طور پر ہمارے قانون میں موجود ہے مگر اس Bill کی

آڑ میں اسلام کے قانون قصاص و دیت کو چھیڑا گیا ہے جس کے تحت ولی یا مقتول کے ورثاء سے معاف کر دینے کا قرآنی حق چھینا جا رہا ہے جو کہ پاکستان کے آئین کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔

جناب والا! موجودہ Bill میں معاف کر دینے کے قرآنی حق جو کہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 178 میں واضح طور پر درج ہے، کو ختم کرنے کی گھناؤنی جسارت ہے۔ اس Bill میں غیرت کے نام پر قتل کی سزا، صرف سزائے موت ہی مقرر کی گئی ہے۔ ولی سے معاف کر دینے یا صلح کرنے کا حق چھین لیا گیا ہے۔ NGOs اس کے لیے یہ دلیل لا رہی ہیں کہ باپ اور بھائی ان مقدمات میں قاتل ہوتے ہیں، ان کو معافی کا کوئی حق نہیں دیا جانا چاہیے۔ مگر یہ بات واضح رہے کہ judges اور عدالتوں کے پاس آج بھی تعزیری سزاؤں میں حالات و واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے سزائے موت تک کی سزا دینے کا اختیار ہے تو یہ ترمیم سوائے قرآن حکیم کی تردید کے اور کوئی مزید سزا نہیں دے رہی۔

جناب چیئرمین صاحب! دوسری قابل اعتراض تبدیلی یہ ہے کہ عدالت کی اجازت کے بغیر معافی یا راضی نامہ نہیں ہوگا جب کہ PPC کی دفعہ 338E میں یہی بات تعزیر کے ذیل میں درج کی گئی ہے Cr. PC کے سیکشن 345 کی کلاز ۲ میں ان افراد کا ذکر کیا گیا ہے جن کے پاس معاف کرنے یا صلح کرنے کا اختیار ہے مگر اس شق میں تبدیلی کرتے ہوئے چند مخصوص واقعات میں باپ اور بھائی یا ولی سے معاف کر دینے کا حق چھیناجا رہا ہے یعنی اگر باپ قاتل ہے تو اسے بھی بدلے میں قتل ہی کیا جائے گا جب کہ شریعت کا اصول ہے کہ باپ اصل کو اولاد فرع کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں سماجی مصلحت یہ ہے کہ اگر ولی کو قتل کر دیا گیا تو خاندان کے بچوں سے ان کے سربراہ یا کفیل کو چھین لیا جائے گا جو کہ خاندانی سسٹم کو مزید تباہ کر دے گا۔ جناب والا! تاہم اس بل میں دو قابل تحسین ترمیمات بھی شامل ہیں جس میں عورت کو بدل صلح میں نہ دینے کا حکم شامل ہے اور قتل کی سزا ۱۴ سال سے بڑھا کر ۲۵ سال کر دی گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ شرعی قانون قصاص و دیت کو نہیں چھیڑا جائے گا اور آئین کی بالادستی کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلے کو حل کیاجائے گا۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ - بڑی مہربانی آپ کی۔اسفند یار ولی صاحب کی باری تھی۔Now I give the floor to کنرانی صاحب۔ کنرانی صاحب بولیں -

سینیٹر امان اللہ کنرانی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ماحول کو خراب نہ کرنے کے ڈر سے میں اپنی گفتگو کو تھوڑا سا لاگ لپیٹ کر پیش کروں گا۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: چھوٹی -

سینیٹر امان اللہ کنرانی: اچھا۔ گزارش یہ ہے جناب چیئرمین! کہ یہ کارو کاری کے نام سے ایک issue جو ہمارے ملک میں چل رہا ہے اور جس طرح اس کو highlight کیا جا رہا ہے ' دراصل یہ ہمارے ملک کا مسئلہ ہے ہی نہیں۔یہ صرف اخباروں کا مسئلہ ہے - یہ صرف international media اور international forum کا مسئلہ ہے جس کو پاکستانی عوام اور اس کے کلچر پر تھوپ دیا گیا ہے - یہ ہمارے معاشرے پر ایک دھبہ ہے۔حالانکہ ہمارا معاشرہ اتنا برا نہیں ہے۔ہمارے ہاں اتنا سنگدل کوئی نہیں ہے۔ہمارے ہاں اتنی کرپشن نہیں ہے۔ ہماری سوسائٹی کے اندر اس سے بڑھ کر کئی مسائل موجود ہیں ' اس سے بڑھ کر کئی جرائم موجود ہیں مگر ان جرائم پر اس طرح کھل کر بات نہیں کی جاتی۔جس طرح اس کارو کاری کو issue کے طور پر پیش کیا جاتا ہے' اس کے پیچھے ایک ulterior motive ہے تاکہ ہمارے خاندانی نظام کو تباہ کیا جائے' ہماری خواتین کی حرمت کو پامال کیا جائے اور ان کے نام کو exploit کرتے ہوئے دنیا کے اندر اس کو رنگینیوں کی زینت بنایا جائے - ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ ایک مشرقی معاشرہ ہے۔ہمارا معاشرہ ایک اسلامی معاشرہ ہے اور ہم اپنے معاشرے کی اقدار سے مطمئن ہیں اور قانون کے اندر جو کچھ اس وقت موجود ہے 302 کے اندر 324 کے اندر اور باقی جتنے بھی قوانین ہیں وہ بالکل واضح ہیں بطور وکیل اور بطور طالبعلم قانون کو میں سمجھتا ہوں' کبھی بھی کسی عورت کے قتل پر کسی کو معاف نہیں کیا گیا۔آج بھی اگر کوئی قتل ہوتا ہے تو اس کی FIR 302 کے تحت درج ہوتی ہے۔یہ صرف چند اداروں کو خوش کرنے کے لیے قانون کی overlapping کی جا رہی ہے اور اس کے ذریعے بین الاقوامی دنیا کو دکھایا جا رہا ہے کہ ہم پہلے uncivilized تھے' اب ہم civilized ہو گئے ہیں جب کہ ہم پہلے بھی civilized تھے ' پہلے

بھی ہمارا معاشرہ اچھا تھا' عورتوں کا تقدس تھا اور آج بھی ہے ' عورتوں کا احترام ہے ' مشرقی معاشرے کے اندر بھی اور اسلامی معاشرے کی حیثیت سے بھی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کے بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ اس بل کو واپس لیا جائے اور ہمارے PPC کے اندر اور قصاص و دیت کے اندر جو تمام قوانین دیئے گئے ہیں وہ بالکل درست ہیں اور ان کو نہ چھیڑا جائے تو بہتر ہے ۔بہت زیادہ دنیا میں اپنا نام پیدا کرنے کے لیے اپنی اقدار کو پامال نہ کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ ' فوزیہ فخر الزمان صاحبہ آپ بولیں گی۔ آپ نے نام بھیجا ہے۔

سینیٹر فوزیہ فخر الزمان خان: شکریہ جناب ! ہم خواتین تو زیادہ تر لطیف کھوسہ صاحب کے ساتھ ہی ہیں اور اس کو بالکل جلد بازی میں نہ طے کیجے اسے standing committee کو refer کیجے۔ اس کی بہت سی شقیں ادھوری ہیں جن کو پورا ہونا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ بیگم صاحبہ ۔سعدیہ عباسی صاحبہ ۔

Senator Saadia Abbassi: Thank you Mr. Chairman, Mr. Latif Khosa has spoken very eloquently and before him the other speakers also and Mr. Farooq Naik, I am not going to repeat what they have said. The issue is that even on the other side they have also said that this matter should be referred to the Standing Committee. So, if this is the sense of the House I think the matter should be referred to the Standing Committee. These things should not be done in haste. So, I'll just endorse what they have also said and they have supported Khosa Sahib. So, let us refer it to the Standing Committee; what is the urgency? That is all that I want to say.Thank you sir.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Dr. Kausar Firdaus Sahiba.

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! قانونی پہلوؤں پر بہت زیادہ تفصیل سے ادھر اور ادھر سے ماہرین نے بات کی ہے۔ میں اس کے اغراض اور وجوہ جو یہاں پر دیے گئے ہیں اس کے حوالے سے ایک دو نکات پر بات کرنا چاہوں گی۔ یہاں پر جو وجوہ میں لکھا گیا ہے کہ عزت کے نام پر قتل اور کاروکاری اور سیاہ کاری اور ایسی ہی دیگر رسومات کے نام پر کیے جانے والے دیگر ناموسی جرائم کا معاملہ ہمیشہ سے انسانی حقوق کی تنظیموں اور بالعموم عوام کے لیے باعث تشویش رہا ہے۔ جس نے حالیہ برسوں میں زیادہ اہمیت اختیار کر لی ہے۔ اور دوسرا حصہ جو ہے وہ پولیس کے بارے میں ہے لیکن وجوہ میں یا جو محرک ہے اس Bill کا جو بیان کیا گیا وہ یہ ہے کہ انسانی حقوق کی تنظیموں کے pressure کی وجہ سے یا ان کے کہنے کی وجہ سے ہم اس Bill کو لے کر چل رہے ہیں۔ میرا نکتہ یہ ہے کہ ہم ضرور اپنے قانون کا جائزہ لیں، ہم ضرور اپنی چیزیں جن کو ہم نے implement کیا ہے اور ان پر کس طرح سے عمل ہو رہا ہے اس کو دیکھیں مگر محرک یہ نہیں ہونا چاہیے کہ کیونکہ حقوق انسانی کی تنظیموں کا کہنا ہے یا ان کی طرف سے اس پر ایک آواز اٹھائی جاتی ہے تو اس وجہ سے ہم اس کو تبدیل کریں۔ یہ بات میں کیوں کہنا چاہ رہی ہوں؟ میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ جیسے یہاں بھی ذکر کیا گیا کہ convention for elimination of all kinds of discrimination جو ایک معاہدہ ہے، جس کے ہم بھی signatory ہیں اور اس پر جو Beijing Plus 5th June,2000 میں نیویارک میں ہوئی تھی اور اس کے شرکاء میں سے میں بھی ایک تھی وہاں پر عورتوں کو انسانی حقوق کے حوالے سے جس آزادی کے لیے mandate لینے کے لیے lobbying ہو رہی تھی وہ یہ تھی کہ lesbians کو بھی بنیادی حق ہے، اس کو تسلیم کیا جانا چاہیے جس کا اسلام کی رو سے میں اور آپ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ہاں اس چیز کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اگر انسانی حقوق کی تاریخ لی جائے اور جو کچھ وہ انسانی حقوق کی تنظیمیں کر رہی ہیں تو پھر ہم اپنے دین کی اصل کو بھی گم کرسکتے ہیں یا دوسری مثال جیسے

شراب نوشی کی ہے اس کو بھی کہا جاتا ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ ہر انسان کا یہ حق ہے کہ جو چاہے وہ کھائے اور جو چاہے پیے ،لیکن اسلام فرد کی اس آزادی کے حق پر' اس پورے معاشرے اور اجتماعیت کے نقصان کی قیمت پرقدغن لگاتا ہے اور اس کو کھلی چھوٹ نہیں دیتا۔

اب میں یہ بھی آپ کو یاد دلانا چاہوں گی کہ ترکی یورپی یونین کا ممبر بننے کے لیے بہت کچھ چھوڑ چکا ہے ۔ سکارف پر وہاں پابندی ہے ' اذان بھی وہاں پر نہیں دی جاسکتی لیکن اس کے باوجود اس کو یورپی یونین کے اندر داخلہ نہیں مل رہا ۔ میں آپ کو یہ بھی یاد دلانا چاہوں گی اور دلیل کے لیے یہ کہنا چاہوں گی کہ جب demands ہوتی ہیں تو وہ کسی ایک نکتے پر نہیں رکتیں ' ان کی ایک آخری حد بھی ہوتی ہے اور وہ آخری حد کیا ہے اس کا ثبوت خود قرآن پاک میں سورۃ روم کی پہلی ہی آیت ہے (عربی) کہ رومی قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے۔ جناب! یہ اس وقت کی دو Super Powers ایران اور روم تھیں ۔ رومی اہل کتاب تھے اور ایرانی آتش پرست تھے۔ اس وقت جب رومیوں (عیسائیوں) کو شکست ہوئی ہے تو عیسائی بادشاہ نے آخر میں یہ کہا کہ میں ہتھیار ڈالتا ہوں لیکن ایران کے بادشاہ نے جس کا لقب قصریٰ تھا اس نے یہ کہا کہ جب تک پابند سلاسل ہو کر یہ میرے سامنے آ کر عیسائیت سے تائب نہیں ہوتا میں اس کو نہیں چھوڑوں گا ۔ جناب! آخری حد یہ ہے ۔ بہت سارے compromises بھی ہم کرتے چلے جائیں لیکن آخر میں ہم راضی نہیں کر سکیں گے اور پھر اس نکتے پر جا کر اس کی حمیت جاگی اور پھر وہ کھڑا ہوا اور اس نے فوجیں جمع کیں اور سات سال میں روم دوبارہ غالب آ گیا۔ میں کہنا یہ چاہ رہی ہوں کہ ہماری اپنی ترجیحات ہونی چاہییں' ہمیں اس پر کام کرنا چاہیے۔ ایک بات اور کہ اس وقت بھی جناب! ہم دیکھتے ہیں کہ ایک atomic war ہے جس میں افراد بھی جاتے ہیں' گھر بھی جاتے ہیں اور وسائل بھی جاتے ہیں' ایک biological war ہے جس میں گھر تو سلامت رہتے ہیں' انسان ختم ہوتے ہیں' ایک cultural war ہے جس میں انسان بھی سلامت رہتے ہیں اور گھر اور وسائل بھی سلامت رہتے ہیں لیکن فرد اپنی شناخت گم کر دیتا ہے۔ انسان کو ruler جو بھی کہتا ہے وہ وہی کرتا جاتا ہے' اگر کہے بیٹھو تو وہ بیٹھتا ہے' جو کہے وہ پہنتا ہے۔ جناب! اس دور میں cultural war کی بہت ساری چیزیں directly

نہیں کی جاتیں وہ indirectly کی جا رہی ہیں اور اس میں حقوق نسواں کا یہ ایک عالمی ایجنڈا بھی ہے جو کہ ہمارے خاندانی نظام کو target کر کے اسے ختم کرنے کے لیے ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ درست ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ذرا wind up کرنا شروع کر دیں' please

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس: اچھا جی۔ پوری دنیا میں اور ہمارے اس so called اسلامک معاشرے میں بھی عورتیں ظلم کا شکار ہیں۔ ایک حد تو یہ ہے کہ اپنی جہالت کی وجہ سے وہ ظلم کا شکار ہوئیں اور اب ان کو ایک دوسری extreme پر لے جا کر ایک نئے طرح کے ظلم کا شکار بنایا جائے گا۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اصل جو چیز ہے وہ اپنی تہذیب کا تحفظ ہے اور تہذیب کا تحفظ اس نظریے کا تحفظ ہے جس پر کہ ہماری بنیاد ہے اور نظریے میں ہم نے یہی کہا تھا کہ ہمارے پاس ایک الہامی کتاب ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عورت کے حقوق کا ضابطہ دیا ہے' جو قانون دیا ہے وہی بہترین اور متوازن ہے' وہ درمیان میں ہے' وہ pendulum کی طرح کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر ہمیں نہیں لے کر جاتا تو جب ہم اس پر اعتماد کرنے والے ہیں' ایمان رکھنے والے ہیں تو ہمیں اس کی روشنی میں اپنی ترجیحات طے کرنی چاہییں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس: جناب! ایک ذرا سی بات اور کر لینے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بس ذرا سی ہی کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس: اچھا جی۔ میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ جو قانون اسلامی معاشرے کا ہوتا ہے وہ اس معاشرے کی افادیت کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے ایک مباح ہے یعنی نہ گناہ ہے اور نہ اس میں ثواب ہے' ایک نفل ہے جس میں آپ چاہیں تو کریں اور پھر ایک فرض بنتا ہے کہ آپ نے وہ نیکی ضرور کرنی ہے۔ اسی طرح سے ایک کبیرہ گناہ ہے اور ایک صغیرہ ہے' کبیرہ بڑا ہے اور صغیرہ چھوٹا ہے اور پھر حرام ہے۔ اس کے پیچھے علت یہ ہے کہ جس درجے میں یہ فائدہ مند ہے اس درجے میں اس کو لازمی قرار دے دیا اور جس درجے میں وہ

نقصان دہ تھا اتنا ہی اس کو منع کر دیا گیا۔

جناب! یہ تینوں چیزیں جو چھیڑی گئی ہیں اس میں، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ قتل عمد والی بات ہے کہ محض شبہ کی بنا پر ہوتا ہے اور غیرت کے نام پر بھی ہوتا ہے تو بھی اسے قتل عمد ہی لیا جائے۔ اس کی اصل وجہ میں اور آپ، ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارا وہ جاگیردارانہ نظام ہے جس میں ایک جاگیر دار جو اپنے مخالف کے لیے کرنا چاہتا ہے وہ اسے غیرت کے نام پر قتل، کارو کاری یا جو چاہے وہ کر لے اور کہہ دے۔ ہماری عدالتیں اور ہماری پولیس کا نظام بھی ان کا معاون ہے، اس فرد مظلوم کے لیے معاون نہیں ہے۔ اس کا سدباب ہونا چاہیے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Rukhsana sahiba.

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: Thank you Mr. Chairman. جب سے یہ ہاؤس معرض وجود میں آیا ہے، جتنے بھی قوانین یہاں آئے اور یہاں سے pass ہوئے وہ یا تو person specific تھے یا even dis-specific تھے یا purpose specific تھے، وہ اس قسم کے قانون نہیں تھے کہ جس طرح honourable انور بھنڈر صاحب نے فرمایا کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے جو could stand for a long time اور جو test of time pass کر سکے۔ چاہے آپ Election Order, 2000 لیں وہ بھی person specific تھا، اس کے بعد LFO,we I do remember, کا جو قانون تھا اس میں nuclear chemicals پھر wasted lot of time کہ جس میں ہمارے local problems ہیں ہم نے I was going through that speech ان کو identify نہیں کیا، جہاں پر weapon of mass destruction chemical storage بن جاتے ہیں، کوئی law نہیں ہے جو اس کو regulate کر سکے کہ آبادیوں میں نہ ہو۔ اسی طرح سے مجھے یہ قانون بھی لگتا ہے۔ جس طرح پچھلے پانچ سال سے enlightened moderation کی حکومت رہی ہے اور مطلق العنان حکومت، جہاں پر کوئی مسئلہ نہیں تھا، کوئی اسمبلی جس کا کچھ نہیں تھا، اس میں کوئی ordinance عورتوں کی بہتری کے لیے نہیں آیا سوائے representation in the National and Provincial Assemblies یہ واحد ایک قانون

آیا ہے جس میں خواتین کی بہتری کی بات کی گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ یہ بھی purpose specific ہے اور purpose یہ ہے کہ جو different out side ہیں agencies' organizations ہیں ان کو بتانا کہ ہمارے جنرل مشرف اور آپ کے President Musharraf کہتے ہیں کہ ہم نے پاکستان کو sovereign look دینی ہے this is just to give a sovereign look to Pakistan. Sir, I think, we are blessed, آج بھی پانچ عورتیں روزانہ کسی pretext نہ کسی situation ہے۔ آج کی this House is blessed, we have eminent jurists sitting here جنہوں نے بڑی valuable contributions دی ہیں، لطیف کھوسہ صاحب، فاروق نائیک صاحب، انور بھنڈر صاحب، مرتضیٰ صاحب they are amongst us and they have done a wonderful job. My concern is about the problem of compromise because usually, they are ہوتے ہیں the sons accused جو ہے، اس میں compounding sons or the husbands or the fathers or brothers or uncles and they get away because family stands by them اور یہی وجہ ہے کہ پچھلے دنوں میرے خیال میں انور بھنڈر صاحب کے question کے جواب میں آیا تھا کہ بہت کم مقدموں کے فیصلے ہو سکے۔ Sir, ایک تو فیصلے ہوتے ہی نہیں ہیں، فیصلے اس لیے نہیں ہوتے ہیں کہ Chief Justice صاحب نے کہا ہے کہ اتنے cases courts میں pending ہیں کہ اگر کوئی reforms نہ کی گئیں، کوئی بہت ہی revolutionary steps نہ لیے گئے تو there will be 50000 pending cases, now question is کہ کتنے cases higher level پر جاتے ہیں 85% of the cases are decided on lower level اور lower level پر اگر ان magistrates کی discretionary power نہ ختم کریں گے، جہاں پر 85% cases ہوتے ہیں تو this law is going to be of not any use. جو اس میں بہتری ہے کہ SP will be a person یہاں پر اس کی مخالفت کی گئی، میں سمجھتی ہوں کہ یہ higher level تھوڑا ہوتا ہے تو ہم بہتر expect کر سکتے ہیں۔ That is one positive thing and also جس میں زنا accused cannot be arrested without permission of the court بدلہ صلح

is a positive thing. However the legislation needs to be taken more seriously, it needs to go to the Standing Committee. آپ جانتے ہیں کہ یہ Bill Pakistan Peoples Party کی MNA شیری رحمٰن نے Assembly میں present کیا تھا اور کئی مہینے گزرنے کے باوجود اس کو Standing Committee میں بھی نہیں لے جایا گیا اور اس کو discuss بھی نہیں کیا گیا اور Government نے یہ Bill پیش کیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایسے issues پر ہمیشہ سب کو bipartisan ساتھ لے کر چلنا چاہیے، سب کا in put ہو تاکہ اس سے بہتر نتائج حاصل ہو سکیں and you would have supported that and we stand by the rights of women and we feel that drastic measures and revolutionary measures have to be taken. Sir, ایک اہم چیز جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہوں گی، وہ ہے such جو discretionary powers of judges that is not taken care of and then Jirga and compromises allow کرتے ہیں Punchait is there آپ جانتے ہیں کہ courts سے فیصلہ ہو گیا لیکن اسمبلیوں میں کھڑے ہو گئے، حکومتی اراکین نے، حکومتی وزراء نے اس پنچائیت کے فیصلے کو، جرگے کے فیصلے کو support کیا۔ جس میں President کو action لینا پڑا اور ایک خاتون کو rescue کیا گیا and finally she had to leave the country just to avoid death that is the state of affairs, that is the fact. Sir, ہمارا جو مسئلہ ہے، وہ legislation سے زیادہ implementation of justice کا ہے، implementation of justice پر جب تک وہاں seriously کام نہیں ہو گا we will not be benefitted by good luck. Thank you sir.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

بی بی یاسمین صاحبہ۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: Sir, اس Bill پر کافی ساری باتیں ہو چکی ہیں، میں آپ کا زیادہ time نہیں لوں گی، صرف پانچ منٹ لوں گی۔ Sir, مسئلہ یہ ہے کہ میں اس بات پر زیادہ

کہوں گی اس میں کہا گیا ہے کہ عورت کو جلا دیا جائے گا یا جیسے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ on ہے، ذرا تھوڑا جھک جائیں، آپ بڑی لمبی ہیں، ہاں تو یہ، وہ بڑا دور ہے، ہا۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: Sir, میری آواز آرہی ہے؟ جناب چیئرمین! اس Bill میں جو کہا گیا ہے کہ تیزاب ڈالنے پر یا جلا دینے پر ۵ سے ۱۰ سال سزا مقرر کی گئی ہے تو میری گزارش ہے کہ اس سزا کو زیادہ کیا جائے اور اس سزا کو بڑھا دیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس میں کہا گیا ہے کہ جیسے بدلے میں لڑکیاں دی جاتی ہیں، اس میں بھی جو ۱۰ سال کی سزا ہے اس کو بھی بڑھا دیا جائے۔ یہ قانون بہت اچھا ہے اور میرے خیال میں اس Bill کو پاس ہو جانا چاہیے کیونکہ یہ صرف عورتوں کے لیے نہیں بلکہ مرد حضرات کے لیے بھی ہے جو misuse ہو رہے تھے یا جو بے قصور مارے جا رہے تھے یا جن کو سزائیں مل رہی تھیں، ان کے حق میں بھی یہ Bill جاتا ہے۔ میرے خیال میں یہ Bill بہت اچھا ہے اور اس کو پاس ہو جانا چاہیے۔ پچھلی جو حکومتیں آئی ہیں انہوں نے کبھی بھی عورتوں کے لیے کوئی قانون پاس نہیں کیا۔ یہ سارا کریڈٹ اس حکومت کو جاتا ہے کہ اس حکومت میں یہ Bill پاس ہو جائے گا۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Buledi sahib, not present. Raza Muhammad Raza sahib,

وہ بھی نہیں ہیں۔ رضا ربانی صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani: Thank you Mr. Chairman. I wanted to go into great details on this Bill, but judging from the general mood, I don't think it would be appropriate because I would just be taxing a lot of people. So, I think, I would be brief and at the very outset, I would say that we strongly oppose and reject this Bill as being insufficient. It would be recalled sir, that the Pakistan Peoples Party was

the first party in the National Assembly to have tabled a Bill on Honour Killing and under one pretext or the other, the government delayed the consideration of that Private Members Bill and then finally it was said that a Bill is being brought by the government itself. But unfortunately, when that Bill came, that Bill is far lacking in a lot of spheres and here, I would like to adopt the arguments that have come forward from Senator Farooq Naek and Senator Latif Khosa. It is unfortunate that I have been asked to speak at such a time when I would have personally liked to have gone on record of the Senate with the clause to clause that ready this Bill. But I think one or two points that I would like to make is; which has already been made by almost everyone is on the question of the compoundability. No. 2 is, the question of the minimum mandatory punishment and thirdly, the most important question of the *wali* being the state or not in which this Bill is deficient. We would have definitely moved amendments in the form of the Bill that we had moved in the National Assembly but unfortunately the rules came in our way because had we moved those amendments, they would have changed the total complexion of this Bill which would not have been permissible under the rule. So, therefore, sir, I would like to place on record, I would not go through all of those amendments because the proposed amendments deal with the Pakistan Penal Code, and we have proposed amendments in the Code of Criminal Procedure, and therefore, with your permission, I would like to lay these amendments on the table of the Senate, so that they do form a part of the record of these proceedings of the Senate and can be

taken that these are the proposals, that the Pakistan Peoples Party has and would have made but I would also like to state at this time that immediately after this bill has been passed, we would be moving this bill in the Senate as a Private Members Bill and we hope that the Leader of the House, when he winds up the debate, would be forth coming in making a categorical statement because a lot of amendments have also been moved by my friend in the MMA and by other honourable Senators. So, I think it would be a good gesture if we take another look at this Bill in greater detail because we have seen, sir, and it has been reported in the press today that the Juvenile Ordinance has been struck down by the Lahore High Court that shows the shoddy manner in which legislation is being done and in which drafting is being carried out. I would also say that there are a number of other Bills that, unfortunately, this Parliament has passed which if put before the judiciary would meet the same fate as the Juvenile Ordinance met. Then with these remarks, sir, I would like to thank you very much.

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ رضا ربانی صاحب - پری گل آغا صاحبہ - بنگزئی صاحب! جب آپ کا نام آیا تو list close ہو چکی تھی - دیکھیے یہ ڈیڑھ گھنٹے سے بات چل رہی ہے اور آپ نے نام ابھی دیا ہے - ٹھیک ہے میں بعد میں وقت دوں گا - پری گل صاحبہ -

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ مجھے تھوڑا سا بولنے کی اجازت عطا فرمائی - میں اس بل کی favour کرتی ہوں کہ اس کو ضرور پاس ہونا چاہیے کیونکہ یہ قومی اسمبلی سے پاس ہوکر سینیٹ میں آیا ہے تو ہمیں پاس کرنا چاہیے - خواتین کے ساتھ تو کئی سالوں سے یہ ظلم ہوتا چلا آ رہا تھا' آج تک کسی نے کوئی آواز نہیں اٹھائی -

اس حکومت نے ہمارے لیے یہ اتنا بڑا کارنامہ کیا ۔ سب سے پہلے میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں اس بل کے حوالے سے کہ خواتین کے چہرے پر تیزاب وغیرہ جو ڈالا جاتا ہے اس کے لیے پانچ سے دس سال سزا ہے لیکن میں تو یہ چاہتی ہوں کہ اس طرح کی حرکت کرنے والے کو براہ مہربانی وہ سزا دیں کہ وہ ساری زندگی جیل میں سڑے تاکہ وہ کسی خاتون یا بہن کا یا کسی کا چہرہ نہ جلا سکے ۔ میں حکومت کا شکریہ ادا کرتی ہوں ۔ میں کافی عرصہ ایم پی اے ' منسٹر ' مختلف حکومتوں میں رہی ہوں ۔ مگر کسی حکومت نے ایسا کوئی بل پیش نہیں کیا یا خواتین کی طرف کسی نے توجہ ہی نہیں دی ۔ خواتین کو قتل کرتے تھے ' مارتے تھے ' اتنا ظلم ہوتا تھا ۔ یہ پہلی حکومت ہے ۔ اس لیے اس بل کو آج پاس کریں تاکہ دوبارہ کم از کم ہمارے اس ماحول میں ایسی بات نہ ہو ۔ جو میں نے تیزاب کا کہا ہے اس کے لیے صرف ایک آپ سے درخواست ہے کہ پانچ یا دس سال نہیں بلکہ ساری زندگی عمر بھر قید میں اس بندے کو ڈالنا چاہیے تاکہ وہ دوبارہ سورج کا منہ بھی نہ دیکھ سکے ۔ شکریہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : لیاقت بنگزئی صاحب ! صرف دو منٹ ۔ آپ اس فہرست میں نہیں ہیں لیکن پھر بھی میں دو منٹ دیتا ہوں ۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی : میری محترمہ بہن پری گل آغا نے سورج پر بات ختم کی ۔ میں اپنی بات سورج سے شروع کرتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : دو منٹ تو آپ نے ابھی ہی لگا دیے ۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی : جناب چیئرمین ! قانونی پہلوؤں پر اس قدر سیرحاصل بحث ہوئی کہ مزید بات کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مانند ہوگی بالخصوص مجھ جیسے قانون کے ایک طالبعلم کے حوالے سے ' اگر میں بات کروں ۔ میں نے اتنے سارے بہترین وکلاء اور بیرسٹر کو سنا اور میں نے بہت کچھ حاصل کیا ۔ البتہ میرے دل میں ایک حسرت ہے کہ ہمارے جسٹس ریٹائرڈ عبدالرزاق تھہیم صاحب ابھی تشریف لائے ہیں ۔ میں یہ چاہتا ہوں اور اپنے پاس ریکارڈ رکھنے کے لیے بھی کہ میں ان کے خیالات کو بھی سنوں قبل اس کے کہ یہ wind up ہو ۔ جسٹس وسیم سجاد صاحب تو ویسے بھی wind up کریں گے ۔ ---

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ آپ کا اپنا ریکارڈ ہے؟

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جی ہاں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اچھا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: میرا اپنا ریکارڈ ہے۔ میں اپنے علم میں اضافے کے لیے رکھتا ہوں۔ بھنڈر صاحب نے، کنرانی صاحب نے، کھوسو صاحب نے، پروفیسر ابراہیم صاحب نے اور سب سے بڑھ کر جو اختتامی تقریر ربانی صاحب نے کی ہے۔ جناب چیئرمین! اگر ہم ایماندارانہ تجزیہ کریں یعنی impartial ہوکر، جذباتی انداز میں نہیں تو آپ سے میرا یہ سوال ہوگا کہ وہ کون سا جرم ہے جس کی سزا ہمارے قوانین میں نہیں ہے۔ ہر جرم کی سزا مخصوص ہے اور اس کی سزا مجرم کو دینی بھی چاہیے لیکن افسوس یہ ہے کہ جہاں بھی سزا کا معاملہ آتا ہے وہاں ہماری نیتوں کا دخل ہے، ہماری نیتوں میں فتور آجاتا ہے۔ میری بہن فرما رہی ہیں کہ پانچ سال کی بجائے دس سال سزا کی جائے خصوصاً ان کے لیے جو تیزاب پھینکتے ہیں بلکہ ان کے لیے عمر قید ہونی چاہیے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اسلام میں اس کا فیصلہ قصاص بل میں باقاعدہ ہو چکا ہے ---

جناب قائم مقام چیئرمین: بنگزئی صاحب! آپ کے دو منٹ تو بہت ہی لمبے ہو گئے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب! جو تیزاب پھینکے اس کے منہ پر تیزاب پھینکا جائے۔ جناب والا! میں گزارش کروں گا کہ کیا ہمارے ملک میں یہ ایک ہی جرم باقی رہ گیا تھا کہ جس کی سزا آج ہم تجویز کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیے گئے صراط مستقیم جسے الکتاب کہا جاتا ہے اس میں تمام جرائم کی سزا موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قصاص اور دیت کے ساتھ ہم اس کاروکاری کے مسئلے کو mix up کر رہے ہیں۔ یہ کوئی libral سوچ ہو گی لیکن یہ اسلام کی سوچ نہیں ہے۔----

جناب قائم مقام چیئرمین: معاملہ کچھ late ہو رہا ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب والا! میری صرف یہ گزارش ہے کہ اسے اسلامی نظریاتی کونسل کے حوالے، جیسا کہ ہم نے مطالبہ کیا تھا، نہیں کیا گیا۔ اب اس کو ایک کمیٹی

کے سپرد کیا جائے جو ہماری متعلقہ standing committee سے ہٹ کر ہو، جو اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرے اور اس کے بعد کوئی جلدبازی نہیں ہے، 9 دسمبر تک ویسے بھی ہمارا اجلاس چل رہا ہے اگر ہم نے اس پر ایک دن مزید بڑھا دیا تو میرا خیال ہے کہ اس ایوان میں ایک sense بنی ہوئی ہے، اس طرف سے ہماری بہن نے یہ مطالبہ کیا کہ اس بل کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے، میں بھی یہی مطالبہ کرتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Mr. Wasim Sajjad.

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Sir, I would like to take this opportunity to congratulate you on the excellent manner in which you have conducted the proceedings of this House. You have upheld the highest traditions of this House and also the highest traditions of democracy in allowing everybody to have a say on what I would submit is a very important Bill.

This Bill has both a symbolic as well as substantive significance. It is symbolic in the sense that we have shown concern to the crimes against women in our country. We have shown concern against the atrocious acts committed in the name of religion, the humiliation of women in this country and I think, in introducing this Bill, in discussing it, we have answered an issue which has been an issue of vital concern not only to the women folk of Pakistan but I would say generally all over Pakistan.

Honour killing has been labelled as a crime but some people have mistakenly said and given the impression as if it was somehow connected with the religion. We know, it is not. And I think, in

discussing this Bill several aspects have been brought to light. Some good aspects, I think, have been accepted even by the honourable members of the Opposition. Some flaws have also been pointed out and I think, in the spirit in which this Bill has been brought and the discussion which has taken place, I think, all these points which have been brought out, the written comments which Mr. Raza Rabbani is placing on the table of the House, I think, all this should be considered by the Law Committee and I undertake on behalf of the Treasury Benches that anything which is brought before the Law Committee, as far as the Government is concerned, it will be considered with all earnestness and seriousness. And we will make every effort to improve this Bill so that genuine relief is given to the women of Pakistan. It is in this spirit that I would suggest to the honourable members of the Opposition, that instead of moving their amendments, they should also bring these amendments before the Law and Justice Committee of the House so that all this can be considered and if we can come to a consensus, a Bill can be brought by the Government which will be an agreed Bill and let this Bill be brought and let this Bill then make a further improvement on what is a significant step, I think in the legislative history of this country. Thank you, sir.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Bhinder sahib. I mean younger one.

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر (وزیر مملکت برائے قانون، انصاف و انسانی حقوق): جناب

چیئرمین! اگر اس Bill کی criticism پر سوچا جائے تو criticism further بھی ہو سکتا ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ both sides, criticism بھی ہوتا ہے۔ اس میں اس Bill کے جو فائدے ہیں وہ میں highlight کرنا چاہتا ہوں اور اس House کی information کے لیے بتانا چاہتا ہوں کہ یہ Bill جو کاروکاری کا تھا 30 جولائی 2004ء کو قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا اور then the report of the Standing Committee came on 20th of October, دو مہینے 20 دن یہ Bill, National Assembly کی Standing Committee میں deliberate ہوا' وہاں پر تمام جماعتوں کی نمائندگی تھی اور اس کمیٹی میں

there are eminent lawyers, out of 18 there are 12 lawyers sitting in that Committee and it was deliberated thoroughly by the Standing Committee of the National Assembly and then it was finally passed by the National Assembly. Now, sir, I would like to say first of all, the definition has been criticised but nobody gave the definition. Originally the Bill was produced in the National Assembly, I have a copy, it had a different definition and then ultimately, in deliberations, it was changed by the Standing Committee. Now, it is being said that *Karo Kari or Siyah Kari* should be eliminated. The thing is that *Siyah Kari*, what is *Siyah Kari?* It is a custom being practiced in Balochistan. The name is given to this in Balochistan, the honour killing. In Sindh it is being said as *Karo Kari*. So, all these practices which are there, they have been defined here as a definition. So, every common man who reads this, he should understand that this Bill relates to the honour killing which is being practiced there.

اور اس چیز کو روکنے کے لیے یہ کاروکاری کا Bill National Assembly میں introduce ہوا اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں جناب! کہ اس ملک میں زیادہ آبادی عورتوں کی ہے اور عورتوں پر اس زیادتی کے سلسلے کو روکنے کے لیے یہ Bill لایا گیا۔ کچھ دوستوں نے کہا کہ جی یہ آئین کے

خلاف ہے تو آئین کا

Article 25, sub-Clause 3, very clearly says, that nothing in this Article shall prevent the State from making any special provision for the protection of women and children. So, this is a special Bill for the protection of women,

جن کے خلاف یہ زیادتی ہو رہی تھی اور اگر یہ law اب اس حکومت نے introduce کیا ہے یا سینیٹ سے pass ہو رہا ہے تو اس پر بھی اعتراض کیا جا رہا ہے کہ جناب! Bill میں یہ flaws ہیں، یہ تو نہیں ہونا چاہیے تھا۔ کچھ کہتے ہیں کہ یہ un-Islamic ہے۔

This pertinent question delayed the proceedings of the National Assembly Committee and we had gone through the pros and cons of the Islamic provisions.

اب جناب! سوال یہ ہے کہ PPC پہلے انگریزوں کا بنایا ہوا تھا اور پھر وہ PPC کی جو provisions تھیں وہ ساری substitute ہوئیں by Qisas and Diyat through an amendment. اب قصاص اور دیت کی جو Islamic provisions ہیں ان کو اس Bill میں touch نہیں کیا گیا اور جو Islamic provisions تھیں، the concept of *wali*, is not.....

سینیٹر امان اللہ کنرانی: جناب! جیسے وزیر صاحب نے کہا ہے کہ کیونکہ National Assembly Committee نے pros and cons کو دیکھا ہے، اب یہاں سینیٹ کی کمیٹی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ تو پھر اس کو House میں لانے کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا ہے اور اس کمیٹی کی بھی کوئی افادیت نہیں ہے، یہ سوچ جو ہے اس House کی افادیت کو ختم کر دیتی ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: کنرانی صاحب! normally دیکھیں جب منسٹر-----

جناب امان اللہ کنرانی: یہ جناب! پارلیمنٹ کا اہم ادارہ ہے وفاقی وحدتوں کی ایک

اہم جگہ ہے جس میں برابری کی بنیاد پر سینیٹ کو یہ حیثیت دی گئی ہے۔ اگر اس کو آپ نیشنل اسمبلی کے برابر کرتے ہیں جو صرف اور صرف آبادی کی بنیاد پر ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے دیکھ لیا ہے' یہاں تو بس ایسے ہی چلنے دیں تو یہ غلط ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ' شکریہ۔

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر: میں نے یہ نہیں کہا کہ ایسے ہی چلنے دیں۔ میں نے جناب! یہ کہا کہ it has been deliberated thoroughly in the National Assembly اب اس میں گزارش ہے کہ جو laws ہیں' آپ جانتے ہیں جناب! changes in laws, اور یہ صدیوں سے چلتا آرہا ہے کہ amendment in laws, this is a continuing process laws آتے ہیں' بنتے ہیں' amend ہوتے ہیں۔ جیسے Leader of the House نے کہا کہ جو ان کی تجاویز ہیں وہ اپنی سٹینڈنگ کمیٹی میں discuss کریں اور اس میں جو بہتری لائیں گے کہ اس law میں further کوئی amendment نہیں ہوسکتی۔ we are not saying that نہیں۔ اگر اس میں کوئی اچھی چیزیں آئیں گی' definitely the Government will admit اور جو اس میں اچھی چیزیں ہیں ان کو خود بھی انہوں نے consider. Why not? کیا ہے کہ یہ' یہ اس میں اچھی چیزیں ہیں۔ اب میں crux جو finally in very short terms ہے اس پر بات کر لیتا ہوں کہ اس بل میں جو safeguards provide کیے گئے of the Bill ہیں وہ صرف یہ ہیں کہ Section 302 کو amend کیا گیا ہے اور اس میں honour killing لایا گیا ہے۔ اس میں punishment جو ہے that will be in the case of honour دوسرا جناب! killing punishment ہوگی by death or by imprisonment for life میں Section 305 کی گئی ہے amendment to provide for the murderer, where اس the wali is a murderer وہ اس definition سے نکلے گا باقی will remain as such میں کوئی اور amendment نہیں ہے۔ Section 308 ہے dealing with Qatl-e- Amd not liable to Qisas has been amended to enhance the punishment form 14 years to 25 years. Another amendment is proposed پہلے جیسے کہا جا رہا تھا کہ

بدل صلح میں female دی جاتی تھی۔ پہلے یہ provided تھا لیکن punishment provided نہیں تھی، اگر اس کی violation میں پھر بھی کوئی دے دیتا تھا تو there was no punishment provided اس کی punishment اب provide کر دی گئی ہے اگر کوئی کرے گا تو he will be punished for 10 years. اب اس کی compoundability پر بھی بات کی گئی ہے کہ جی اس کو تو آپ نے non-compoundable رکھا ہے اور main offences کو compoundable رکھا ہے۔ تو question اس کا کہ giving female in Badl-i-sulah کسی صورت میں قابل قبول نہیں ہے اسی لیے اس کو non-compoundable رکھا گیا ہے کہ کسی صورت میں بھی یہ چیز نہیں ہونی چاہیے، اس کو روکنا چاہیے۔

The next Section 311 of the Pakistan Penal Code which provides punishment of *Tazir* even where the offence has been waived or compounded in cases of *Fasad fil Arz* in addition to already provided punishment of 14 years, the punishment of death penalty or imprisonment for life has also been included

تاکہ اس کو honour killing کے ambit میں لایا جائے۔ اسی طرح سے مختلف sections ہیں 316, 324, 377, ect. سب میں punishment enhance کی گئی ہے to curb this menace تاکہ severe punishments آئیں اور اس menace کو curb کیا جائے کیونکہ یہ ایک بڑا دیرینہ مسئلہ اس ملک کا بنا ہوا تھا اور یہاں پر honour کے نام پر عورتوں کو قتل کیا جاتا ہے۔ Acid throwing کی بات ہوئی ہے، وہ ساری amendments اس میں covered ہیں اور hurts میں covered ہیں۔ اب میری finally گزارش یہ ہے کہ

this Bill has no flaw, this is prefectly alright, if any new suggestion comes definitely we welcome them and we should proceed equivalent process.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Raza sahib, I think your amendments . . , you are a member of the Law Committee, aren't you? I would suggest that under the prevailing conditions you take these suggestions there, I think may be something would arrive. I will give a suggestion to Bhinder sahib. I think that should be an excellent idea.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, we have not moved any amendment. I placed our amendments on the record.

Mr. Acting Chairman: O.K.

Senator Wasim Sajjad : My offer to Raza Rabbani is that we will take them earnestly, we will take them in a spirit to discuss them and if we come to a conclusion.....

Mr. Acting Chairman: Yes, absolutely Now, I understand, I can feel the House. I think some good may come out. Even Bhinder sahib

آپ سے بھی میری request ہے۔

You have some terrific suggestion, why do not you send them to the Law Committee. It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: لاء کمیٹی میں تو پھر بل جائے گا، اگر میں Bill move کروں یا وہ کریں تو وہ جائے گا، کمیٹی کو amendments نہیں جاسکتیں۔

Mr. Acting Chaiman: Fine. It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure 1898, [the Criminal Law (Amendment) Bill 2004], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: There is an amendment in the name of Syed Hidayatullah Shah and others in Clause 2, please move the amendment.

پروفیسر صاحب! آپ کردیں کیونکہ وہ تو ہیں نہیں۔ آپ کا نام ہے اس میں۔

Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: I, on behalf of my friends, beg your pardon to move that in Clause 2 of the Bill, in the proposed new Clause 2, the word, *"Sahkari"* occurring in the second line be omitted.

Mr. Acting Chairman: Is it opposed?

بولیں جی۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! اس بل میں تعریف کی گئی ہے اور یہ تعریف اس سے پہلے بھی ہم عرض کر چکے ہیں کہ یہ ambiguous ہے اور اس میں ہم نے move کیا ہے کہ اس میں کارو کاری اور سیاہ کاری دو الفاظ آئے ہیں اور ان کے ایک ہی معنی ہیں اس لیے ہماری یہ درخواست ہے کہ سیاہ کاری کے لفظ کو یہاں سے حذف کر دیا جائے۔ اس کے لیے کارو کاری ہی کافی ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you, Minister Sahib

آپ بولیں گے؟

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر: جناب میں! اس سے پہلے بھی بتا چکا ہوں واضح طور پر کہ سیاہ کاری کا word use ہوتا ہے بلوچستان میں ' کارو کاری کا ہوتا ہے

in a separate province. So both are necessary and the amendment.....

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Please address the Chair. No cross talk.

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر: یہاں جو relevant terminology ہے وہی use کی گئی ہے اور جہاں پر نہیں ہے وہاں use نہیں کی گئی۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ amendment unnecessary ہے۔

Mr. Acting Chairman: Fine, I now put the amendment to the House.

(The motion was negatived)

Mr. Acting Chairman: The question is that Clause 2 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The question is that Clause-3 do form part of the Bill. There is no amendment in Clause 3. The question is that Clause 3 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The Ayes are very luke warm. Clause 4, the question is that Clause 4 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 5, the question is that Clause 5 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 6, the question is that Clause 6 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 7, the question is that Clause 7

do stands part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: There is an amendment in the name of Syed Hidayatullah Shah and others in Clause 8. Amendment may be moved.

پروفیسر صاحب! آپ move کریں گے؟

Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: I move that in Clause 8 of the Bill, paragraph 3,4 and 5 be omitted.

Mr. Acting Chairman: Minister Sahib, opposed?

Ch. Shahid Akram Bhinder: Opposed Sir.

جناب قائم مقام چیئرمین: بولیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! Clause 8 جو سیکشن 311 کو amend کر رہا ہے، اس میں 3 میں سزا بڑھائی گئی ہے death or imprisonment for life اور اسی طریقے سے Clause 4 میں ایک proviso کو بڑھایا گیا ہے provided that if the offence has been committed in the name or on the pretext of honour, the imprisonment shall not be less than 10 years. اس کی تجدید کر دی گئی ہے اور in the explanation to the word 'community' and the 5th میں کہا گیا ہے comma and words, or if the offence has been committed in name or pretext of honour shall be added. جناب چیئرمین! پہلے جو سزائیں یہاں پر درج تھیں، وہی سزائیں کافی ہیں۔ ان کو بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے البتہ ان سزاؤں کو لاگو کرنے کے لیے عدالتی نظام اور پولیس کے نظام میں بہتری لانے کی شدید ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کچھ بولیں گے۔

Ch. Shahid Akram Bhinder: Sir, the question is to curb this

menace as I have already said that severe punishment is required and they are taking the punishments down. Therefore, I would say since the severe punishments are necessary, therefore, this amendment is unnecessary and uncalled for.

Mr. Acting Chairman: Thank you. I now put the amendment to the House.

(*The motion was negatived.*)

Mr. Acting Chairman: The amendment is rejected. The question is that Clause 8 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The Clause 8 stands part of the Bill. Clause 9. The question is that Clause 9 do form part of the Bill.

(*The motion was carried)*

Mr. Acting Chairman: Clause 9 stands part of the Bill. Clause 10. The question is that Clause 10 do form part of the Bill.

(*The motion was carried)*

Mr. Acting Chairman: Clause 10 stands part of the Bill. There is an amendment in the name of Syed Hidayatullah Shah and others in Clause 11. Prof.Sahib, the amendment may please be moved.

Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Mr. Chairman, I move that in Clause 11 of the Bill, paragraph (b) be omitted.

Ch. Shahid Akram Bhinder: Opposed.

Mr. Acting Chairman: Prof. Sahib.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان : جناب والا ! Clause 11 جو PPC کے Section 337(n) کو amend کر رہی ہے اور Section 337(n) میں ہے "cases in which *Qisas* for hurt shall not be enforced". یہ جناب چیئرمین ! Islamic provision ہے۔یہ پہلے سے اس میں موجود ہیں۔ Clause 11 (b) جو ہے

(b) "for the full stop a colon should be substituted and thereafter the following proviso should be inserted, namely:-

"Provided that the Ta'zir shall not be less than one-third of the maximum imprisonment provided for the hurt caused if the offender is a previous convict, habitual, hardened, desperate or dangerous criminal or if the offence has been committed in the name or on the pretext of *karo kari*."

اس میں Section 337(n) جو ہے اس میں Clause (b) پہلے سے موجود ہے '

organ of the offender liable to *"Qisas"* is lost before the execution of *"Qisas"* provided that the offender shall be liable to "irsh" and may also be liable to "Ta'zir" provided for the kind of hurt cause"

یہاں جو بڑھایا جا رہا ہے اور تجدید ہو رہی ہے ' عدالت کی discretion کو کم کیا جا رہا ہے ' یہ مناسب نہیں ہے۔ اس سے پہلے اسلام کے قانون کے مطابق سزا موجود ہے ' وہی کافی ہے اور اسے بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب۔

Ch. Shahid Akram Bhinder: It is for providing more severepunishment in cases of hurt and in relation to the honour killing. Therefore, the amendment is unnecessary and it may be rejected.

Mr. Acting Chairman: Thank you. I now put the amendment

to the House.

(The motion wss negatived)

Mr . Acting Chairman: The amendment is rejected . The question is that Clause 11 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr . Acting. Chairman: Clause 11 stands part of the Bill . Clause 12. The question is that Clause 12 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr . Acting Chairman: Clause 12 stands part of the Bill . Clause 13. The question is that Clause 13 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 13 stands part of the Bill.

There is an amendment in the name of Syed Hidayatullah Shah and others in Clause 14 . Amendment may be moved . Professor Sahib , move it.

Senator Prof . Muhammad Ibrahim Khan: I move that in Clause 14 of the Bill , in paragraph (a) , in sub-paragraph (i) , the word 'accused' occurring in the line and the word *'siyah kari'* occuring in the 5th line be omitted and paragraph 'b' be omitted.

Ch. Shahid Akram Bhinder: I oppose it.

Mr. Acting Chairman: He opposed it. Yes. Prof. Sahib.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! Article 14 یہ 345 Cr.PC کو amend کر رہا ہے۔ اس میں جو لائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ in sub-section

(2), in the table:-

(i) against the entry relating to *Qatal-i-amd* in the first column, in the third column, after the word "victim" at the end, the comma and words, "other than the accused or the convict if the offence has been committed by him in name or on the pretext of *karo kari, siya h kari* or similar other customs or practices" shall be added.

اس میں جناب چیئرمین ! victim کے بعد ان الفاظ کے بڑھانے سے اس کی compoundability میں ترمیم لائی جا رہی ہے اور اس میں جہاں convict کو debar کیا جا رہا ہے اس کو compoundability سے منع کیا جا رہا ہے' وہاں ساتھ ہی accused شامل کر دیا گیا ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ accused کو اس سے نکالا جائے۔ جب تک اس کے خلاف جرم ثابت نہ ہو accused ملزم رہتا ہے' اس کو مجرم نہیں کہا جاتا اور ملزم کو اس طریقے سے punishment دینا' اس کو سزا دینا یہ نہ تو اسلام کی رو سے درست ہے۔ نہ کسی اور قانون کی رو سے درست ہے' اس لیے پہلی درخواست تو ہماری اس ترمیم میں یہ ہے کہ accused کے الفاظ ہٹا دیے جائیں اور اس کے ساتھ ہی *siyah kari* کے الفاظ بھی زائد ہیں جس طرح پہلے یہ کہا گیا کہ *siyah kari* ایک زبان میں اور *karo kari* دوسری زبان میں کہتے ہیں' اس ملک میں اور بھی بہت ساری زبانیں بولی جا رہی ہیں تو اس کے لیے یا تو سب زبانوں میں ہو یا ایک ہی زبان میں ہو یہ بات کافی ہے اور paragraph 'b' میں یہ کہا گیا ہے

"after sub-section (2), the following new sub-section shall be inserted, namely;

"(2a) Where an offence under chapter XVI of the Pakistan Penal Code, 1860 (Act XLV of 1860) has been committed in the name or on the pretext of *karo kari, siyah kari* or similar other customs or practices, such offence may be waived or compounded subject to such conditions as the Court may deem fit, to impose with the consent of the parties having regard to

the facts and circumstances of case."

Consent of parties

کے بارے میں پہلے بھی بات آ گئی ہے۔ اس میں consent of parties کا کوئی sense نہیں بنتا۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے پہلے جو قانون موجود ہے وہی کافی ہے' اس لیے میری درخواست ہے کہ اس ترمیم کو اس بل کا حصہ بنا لیا جائے۔

Mr. Acting Chairman: Yes, Minister Sahib.

Ch. Shahid Akram Bhinder: Accused and *siyah kari* are necessary for the true interpretation of the section.

اب جناب! یہ کہتے ہیں کہ accused کا word نکل جانا چاہیے۔ اب جناب! compromise کس نے کرنا ہے' یہ accused نے کرنا ہے یا convict نے کرنا ہے۔ اس لیے accused کا لفظ رہنا چاہیے اور similarly paragraph 'b', it is also necessary to make an effective compromise under the supervision of the Court ہم تو اس کی compoundability کو ختم نہیں کر رہے ہیں۔ It will be compoundable اور اس کا فیصلہ Court کرے گی to see the circumstances of each case اس لیے جناب!

I request that amendments are unnecessary and should be rejected.

Mr. Acting Chairman: I now put the amendment to the House.

(The motion was negatived)

Mr. Acting Chairman: The amendment is rejected. The question before the House is that Clause 14 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 14 stands part of the Bill. There is an amendment in the name of Syed Hidayatullah Shah in Clause 15. The amendment may be moved. He is not present.

پروفیسر صاحب! آپ move کرلیں۔

Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Mr. Chairman, I move that in perviso of Clause 15 of the Bill, the words " *Siyah Kari*" accurring in fourth line, be omitted.

جناب قائم مقام چیئرمین: Opposed? پروفیسر صاحب بولیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! وہی بات ہے جو اس سے پہلے بھی عرض کرچکا ہوں کہ سیاہ کاری جو ہے یہ ظاہر ہے اور تعریف پہلے ہی سے ناقص تھی' اس تعریف کو مکمل ہونا چاہیے اور محض ایک زبان کے اضافے سے کافی نہیں ہے یا تو سب زبانوں کو اس میں جمع کیا جائے یا پھر دو زبانوں کی بجائے ایک زبان رہنے دی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ایک لفظ نکال لیں جو ساری زبانوں میں ہو۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: سیاہ کاری کا لفظ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ بولیں گے۔

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر: اس میں میری گزارش اتنی ہے کہ یہ جو الفاظ استعمال کیے گئے ہیں these are commonly used and known in Pakistan. جناب! ویسے بھی سیاہ کاری جس کے ساتھ ہوتی ہے اس کو پتا ہوتا ہے کہ سیاہ کاری کیا ہے۔اس لیے میری گزارش یہ ہے کہ جو word ہے سیاہ کاری اس کو رہنا چاہیے اور ان کی جو amendments ہیں these are unnecessary and should be rejected.

Mr. Acting Chairman: I now put the amendment to the House.

(The motion was negatived).

Mr. Acting Chairman: The amendment is rejected. The question is that Clause 15 do form part of the Bill.

(The Motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 15 stands part of the Bill. Clause

16. The question is that Clause 16 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 16 stands part of the Bill. We now take up Clause 1, Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, you are disturbing the procedure. I think you want to leave.

سینیٹر میاں رضا ربانی: Sir, first of all میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ Democratic Alliance ہے اس نے in the second reading لہذا جو voice vote تھا amendments کے وقت پر abstained کیا' یہ میں ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ متحدہ اپوزیشن یہ سمجھتی ہے کہ یہ Bill نامکمل ہے اور پورے تقاضوں کو meet نہیں کرتا۔لہذا third reading میں ہم اس کا حصہ نہیں بنیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس کا مطلب ہے آپ تھک گئے ہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا)

Mr. Acting Chairman: We now take up Clause 1, Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, Preamble and Title do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The Clause 1. Preamble and Title stands part of the Bill. Pelase move Item No.5.

Ch. Shahid Akram Bhinder: Mr. Chairman sir, I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Amendment) Bill, 2004], be passed.

Mr. Acting Chairman: It has been moved that the Bill further

to amend the Pakistan Penal Code , 1860 and the Code of Criminal Procedure,1898 [The Criminal Law (Amendment) Bill,2004] , be passed.

(The motion is carried)

Mr . Acting Chairman: The Bill stands passed . Now million dollar question . I would suggest that we should have two sittings a day otherwise you are not going to get through by nine , unless we extend it.

کیا خیال ہے؟ دو session رکھنے ہیں یا شام کو ملنا ہے so that I announce. شام کو ہی رکھیں ۔ All right, same time.

The House stands adjourned to meet again on Wednesday , the 8th December, 2004 at 4.15 pm.

.....

(The House was then adjourned to meet again on Wednesday at 4.15 pm).

.....